صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 20 جنوری 2014ء بمطابق 18 ربیع الاوّل 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چھپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائمقام سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِO الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَO فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَO کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِO وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَO کِرَامًا کٰتِبِیۡنَO یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ۔

(ترجمہ): اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا۔ (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا۔ اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے۔ جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب قائمقام سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپی!

جناب قائمقام سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ دو تین باتیں جو ہیں، وہ میں نے ڈسکس کرنی ہیں، اس پوائنٹ آف آرڈر میں۔ ایک تو اس دن جو یہاں پہ ناخوشگوار واقعہ ہوا تھا اور اس سے اب آپ دیکھ لیں کہ گیلریز جو ہیں، وہ بالکل خالی پڑی ہوئی ہیں۔ میری، سکندر خان اور انیسہ زیب بی بی کی یہ کوشش تھی اس دن کہ ہم لوگ میڈیا کو راضی کرتے اور ہم لوگ یہاں پہ لے آتے لیکن انہوں نے جب یہ بات کی کہ سپیکر صاحب آئیں اور سپیکر صاحب نے یہاں پہ آرڈر کیا کہ آئی جی پی صاحب اور سی سی پی صاحب آئیں گے اور انہوں نے باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی جس کے ابھی تک کوئی نتائج نہیں نکلے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہ لڑکا جو ہے، وہ بہت زیادہ زخمی حالت میں ہے اور اس وقت بولٹن بلاک کے کمرہ نمبر 7 میں پڑا ہوا ہے۔ ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اس کو دیکھنے کیلئے بھی نہیں گیا اور نہ ہی اس کے علاج معالجے کیلئے کوئی جناب سپیکر صاحب، کیونکہ صحافت جو ہے وہ ہمارا چوتھا ستون ہے۔ ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ کیمروں کی مدد سے کچھ دیکھیں گے تو وہ کیمرے تو کمیٹی دیکھے گی کہ اس میں کیا، مطلب اس میں وہاں کیا ہوا ہے، کس کا قصور ہے اور کس کا قصور نہیں ہے؟ تو یہ تو جناب سپیکر، پہلے یہ کمیٹی بلا لینی چاہیئے تھی اور اس۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ نگہت اورکزئی: تو جناب سپیکر صاحب، یہ ہماری جو ہاؤس کی باتیں ہیں تو یہ یہاں پر ہی رہتی ہیں اور جن لوگوں کو ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جنہوں نے ہمیں مینڈیٹ دیکر اس ہاؤس میں بھیجا ہے ان کے مسائل کیلئے، تو جناب سپیکر! یہ کمیٹی بنا تو لی تھی لیکن سپیکر صاحب کے آرڈر کے باوجود سر، یہ چیئر جو ہے یہ بہت Powerful، اللہ کے بعد یہ چیئر بہت Powerful Chair ہے، مجھے ابھی تک ایک چھوٹی سی بات یاد ہے کہ جب ہمارے سپیکر ہوتے تھے ایم ایم اے کے دور میں تو سیکرٹری ہیلتھ کو انہوں نے کسی کام کیلئے ٹیلیفون کیا اور جب سیکرٹری ہیلتھ نے دو تین دفعہ بہانہ بنایا اور ان کو پتہ چل گیا کہ یہ مجھ سے بات نہیں کرنا

چاہتا تو جناب سپیکر صاحب! سیکرٹری ہیلتھ کا داخلہ یہاں پہ بند تھا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بیوروکریسی جو ہے، یہ آپ لوگوں کو کہیں اور طرف لے جارہی ہے، یہ آئی جی پی صاحب ہوگئے، یہ دوسرے جو پولیس والے ہوگئے، یہ ان میں کوتاہیاں جو ہیں، کوتاہیاں کرتے وہ ہیں اور بات ہاؤس پہ آتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی چیئر کی خدانخواستہ احترام جو ہے، اس کو زک پہنچتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو اس مسئلے کو حل کریں اور دوسرا جو میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب سپیکر صاحب، یہ بھی بہت Important ہے اور یہاں پہ چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ کے توسط سے میں یہ بات کروں گی کہ کانونٹ جو سکول ہے، وہاں پہ جناب سپیکر صاحب! ایک آرڈر پاس ہوا ہے اور وہاں پہ 70% ہماری بچیاں اور بچے جو ہیں، وہ مسلمان ہیں اور کچھ اساتذہ بھی مسلمان ہیں لیکن وہاں پہ ایک آرڈر ایشو ہوا ہے کہ ہر بچی نے بھی اور ہر استاد نے بھی صلیب گلے میں لٹکانی ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہ چیز جو ہے، اس چیز کو میں آپ کے نوٹس میں، آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے نالج میں لانا چاہ رہی ہوں کہ اگر ایسا آرڈر پاس ہوا ہے اور یہ ہوا ہے کیونکہ وہیں کے دو تین لوگوں نے مجھ سے Contact کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جی ہر بچی کیلئے اور ہر بچے کیلئے اور اساتذہ کے گلے میں، یہ انہوں نے کہا ہے کہ صلیب ڈالی جائے گی تو جناب سپیکر صاحب! یہ بات ہے۔ تیسری بات جو Important بات ہے جناب سپیکر صاحب! کہ راولپنڈی میں جو واقعہ ہوا، جو کل ہمارے بنوں میں ایف سی کے، بنوں کے جو واقعات ہیں جناب سپیکر صاحب اور اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا، میڈیا پہ جناب سپیکر صاحب! بار بار اس کو دہرانے کو مطلب جی نہیں کرتا، لگتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے خدا نخواستہ وہ طالبان ایک دن میں شاید، اللہ نہ کرے، میرے منہ میں خاک لیکن شاید وہ تیار بیٹھے ہیں کہ ایک دن میں کہیں اس صوبے کو Takeover نہ کرلیں۔ جناب عالی! میں آپ کے توسط سے ایک اور بات بھی کرنا چاہتی ہوں لیکن میرے اپوزیشن کے ممبران جو ہیں، جتنے بھی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ممبران ہیں کیونکہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے، یہ ہمارے صوبے کیلئے بالکل ایک دیمک کا کام کرتا ہے، یہاں پہ منسٹرز جو ہیں، مطلب کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کے سوالات ہیں تو اگر ان کے Important سوالات آپ لے لیتے ہیں کیونکہ میرے جتنے بھی Colleagues ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بہت ہی Important سوالات ہیں، تو سر، اس کے بعد ہم Rule کو Suspend کرکے اگر لاء اینڈ آرڈر پہ بات کریں، ان دھماکوں پہ بات

کریں، طالبان نے جو مذاکرات کی پیشکش کی ہے، اس پہ Seriously بات کریں، فیڈرل گورنمنٹ جو Strategy بنا رہی ہے، اس پہ بات کریں اور جناب سپیکر صاحب، یہاں سے پھر ایک ایسی قرارداد جائے، ہم سب اپوزیشن کی طرف سے آپ کو آفر کر رہے ہیں کہ ہم اس صوبے کے لوگوں کی وجہ سے، ہم لوگ چاہے وہ قومی وطن پارٹی سے ہیں، چاہے وہ نون کے ہیں، چاہے وہ اے این پی کے لوگ ہیں، چاہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی ہے، چاہے وہ جے یو آئی (ف) ہے، چاہے وہ آپ ہیں، ادھر اور ادھر کے لوگوں میں ہمیں فرق نہیں کرنا چاہیئے اور ہم لوگ ایک ریزولیوشن لے کر آئیں تاکہ وہ گورنمنٹ یعنی فیڈرل گورنمنٹ کو جائے اور وہاں پہ اس Strategy پہ بات ہو کہ ہم نے آگے کرنا کیا ہے تاکہ ہمیں وہ جو 'ان کیمرہ' بریفنگ اور یہ جو سب کچھ ہے، وہ تمام چیزیں جناب سپیکر صاحب، حالات بہت بگڑ رہے ہیں تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ میرے جن بھائیوں کے جو بہت Important سوالات ہیں، اگر ان کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے یا پھر بات کر کے اور پھر Rule کو Suspend کر کے لاء اینڈ آرڈر پہ اگر ہم ڈائریکٹ آ جائیں تو یہ آپ لوگوں کی مہربانی ہو گی۔ آپ کے سامنے اس بات کو میں نے رکھا ہے، باقی آپ کی مرضی ہے جناب۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ میں سب سے پہلے حبیب الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے، بنوں کینٹ میں جو ہمارے 22، 23 بھائی شہید ہوئے ہیں اور اسی طرح آج راولپنڈی میں تقریباً آٹھ لوگ شہید ہو چکے ہیں، ان کیلئے دعائے مغفرت کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائمقام سپیکر: چونکہ میڈم نے ایک پوائنٹ کی طرف اشارہ کیا ہے، جو ہمارے میڈیا کے بھائی زخمی ہوئے ہیں اور اس وقت ہاسپٹل میں Injured ہیں، میں بذات خود ایک گھنٹہ پہلے وہاں سے ہو کر آیا ہوں اور وہاں پہ صورتحال میں نے دیکھی ہے۔ میں نے سی سی پی او سے بھی بات کی ہے اور ان شاءاللہ Within hour اس پہ Medico-legal Report فائنل ہو کر ذمہ داران کے خلاف ایف آئی آر درج ہو جائے گی، ان شاءاللہ میں آپ کو تسلی دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: کیونکہ وہ میرے تو Colleagues ہیں اور جس دن یہ واقعہ ہوا، اسی دن میں ہاسپٹل میں ان کے ساتھ رات کو ڈیڑھ دو گھنٹے بیٹھا رہا اور ان کی ساری Examination ہم نے کرائی، چیک اپ کرایا اور اس کے بعد اس کو بولٹن بلاک میں کمرہ دیا، شفٹ کیا تو ایسی کوئی بات نہیں کہ گورنمنٹ نے پوچھا نہیں، ابھی ابھی میں ان سے پوچھ کر آیا ہوں تو دو ڈاکٹرز ابھی بھی ان کے ساتھ کھڑے تھے، مجھے وہاں بتایا ہے کہ جی ڈاکٹرز کھڑے ہیں، وہ ابھی کر رہے ہیں، تو ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی ان شاء اللہ۔

جناب قائمقام سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' کے بعد ان شاء اللہ پھر بات کرتے ہیں۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں مفتی فضل غفور صاحب سے، کوئسچن نمبر ہے 790۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم معراج ہمایون صاحبہ، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ بہت بہت، سپیکر صاحب۔ جیسے میری بہن نگہت اورکزئی نے کہا، مجھے سخت تشویش ہو رہی ہے، ایک عرصے تک تو میں چپ رہی لیکن اور چپ رہا نہیں جا سکتا۔ یہ جو حالات ہمارے صوبے میں ہو رہے ہیں، یہ ایسا لگ رہا ہے کہ ایک بہت ہی Comprehensive plan بنایا گیا ہے جس سے ہمارے صوبے کو بالکل ہی تباہ اور برباد کیا جا رہا ہے۔ یہ تسلسل جو ابھی شروع ہوا ہے اور ایک طرف تو تبلیغی جماعت کے ابھی ہمارے آنسو ہم نے پونچھے بھی نہیں، وہ زخم ابھی بھرے نہیں ہیں کہ کل واقعہ ہوا بنوں میں، اس پر ہم رو رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ چاروں طرف سے گھیرا ڈالا گیا ہے، ہمارے سکالرز، ہمارے فوجی افسران، ہمارے سیکورٹی افسران، ہمارے سٹوڈنٹس، ہمارے عام عوام، ہم سب کو خوف زدہ اور ہراساں کیا جا رہا ہے اور آہستہ آہستہ یہ صوبہ ہم سے لیا جا رہا ہے۔ اب یہ کس کی سرپرستی میں ہو رہا ہے، یہ پوچھنا چاہیئے کہ اس میں کس کا ہاتھ ہے؟ ابھی تک حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی بھی ایسا لائحہ عمل نظر نہیں آ رہا، کوئی بھی Strategy نہیں آ رہی کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیا Step انہوں نے لیا ہے؟ بس ایک الزام تراشی ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو یہ ہے تشدد اور دوسری طرف ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ہمیں اتنا بڑا تمغہ پہنا دیا ہے کہ ہمارے سر پہلے سے بھی جھکے ہوئے تھے جو حالات تھے کہ ہمیں جھوٹا، ہمیں دھوکہ باز، پٹھانوں کو کیا کیا نہیں کہا گیا اور اس صوبے کے لوگوں کو کیا کیا نہیں کہا گیا، اب ورلڈ ہیلتھ

آرگنائزیشن نے ہمارے صوبے کو پولیو وائرس کا ڈپو قرار دیدیا ہے اور حکومت کی طرف سے کوئی بھی Statement نہیں آرہی۔ ایک اعلیٰ لیڈر اگر آجائے اور ایک ڈسٹرکٹ میں جو وزیر اعلیٰ کا ڈسٹرکٹ ہے اور وہاں 60 سیکورٹی افسران کے گھیرے میں کھڑے ہو کر وہ پولیو ڈراپس ایک کیمرے کے سامنے دیتے ہیں، یہ Strategy نہیں ہے، حکومت کو چاہیئے کہ ان کے سارے وزراء بلکہ سارے ممبرز جو ہیں، پھیل جائیں سارے ڈسٹرکٹس میں اور وہ جا کر پولیو ڈراپس دیدیں۔ وہ نہیں ہو رہا، پولیو ڈراپس ہمارے پھر ختم ہو گئے ہیں، آج اخبار میں آیا ہے کہ پھر وہ Postponed ہو گیا، وہ اب نہیں ہو رہا ہے، تو ہمیں لنگڑا لولا بھی کر رہے ہیں، ہمیں مار بھی رہے ہیں اور جب شہادت ہوتی ہے پولیو ورکرز کی تو Compensation بھی نہیں مل رہی گورنمنٹ کی طرف سے۔ میرے اپنے گاؤں میں جون میں دو، ایک استاد اور ایک ہیلتھ ورکر کو شہید کرایا گیا ہے، کل بھی اس استاد کا والد میرے پاس روتا ہوا آیا ہے کہ ایک پیسہ بھی ہمیں نہیں ملا۔ نہ اس ٹیچر کی جگہ اس کے بھائی یا اس کے بیٹے یا کسی رشتہ دار کو نوکری ملی ہے اور نہ Compensation حالانکہ میں خود ڈی سی کے پاس گئی تھی، انہی دنوں میں پولیس کے پاس گئی تھی کیونکہ پولیس کی سیکورٹی جو تھی اس کے ساتھ، وہ پیچھے ہٹ گئے تھے اور وہ اکیلا آگے چھوڑا گیا۔ ڈی سی نے مجھے کہا تھا کہ وہ مل رہی ہے، بس فائل آ رہی ہے، وہ مل رہی ہے۔ جون اور آج کا دن، کل کا دن، میرے گھر آکر اس نے مجھے بتایا کہ ابھی تک کوئی ایک پیسہ نہیں دیا، تو Compensation کا کیا ہو رہا ہے، ہمارے فنڈز کہاں ہیں؟ یہ تو ہمارے عوام کیلئے فنڈز ہیں، نہ ہمیں فنڈز مل رہے ہیں کہ ہم جا کر کسی کے ساتھ مدد کریں، وہ بھی نہیں ریلیز ہو رہے ہیں، اتنا ٹائم اس میں ہو رہا ہے، نہ یہاں پر سٹینڈنگ کمیٹیز بن رہی ہیں کہ اس میں ہم بات کریں اور یہ چیزیں اٹھا لیں۔ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ حکومت بھی ان کے ساتھ شامل ہے کہ یہ صوبہ تباہ ہو جائے۔ میرے خیال میں آج تو مغفرت کی دعا جو مانگنی ہے، ہمیں حکومت کیلئے مانگنی ہے کہ حکومت مر گئی ہے اس صوبے میں۔ (تالیاں) ختم ہو گئی ہے تو مولانا صاحب سے کہیں کہ مغفرت کی دعا اپنی حکومت کیلئے مانگیں۔ شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! یہ جو پولیو کے متعلق میں نے بات کی تھی، اس کا جواب نہیں آیا، اگر آپ-----

Mr. Acting Speaker: Questions` Hour-----

(Pandemonium)

جناب قائمقام سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' ختم ہو رہا ہے۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی شوکت یوسفزئی، پلیز۔

وزیر صحت: سر، یہ جو میڈم نے بات کی پولیو کے حوالے سے، میں یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ Fully طور پہ Committed ہے پولیو کو ختم کرنے کیلئے جناب سپیکر اور اس کیلئے ہم نے باقاعدہ انتظامات کئے ہیں اور یہ جو پشاور کے حوالے سے بات کی ہے، اس میں ہم اتوار کے دن Fully طور پہ تمام U/Cs کے اندر جو ابھی آئندہ اتوار آنے والا ہے، U/Cs 50 کو ہم نے ٹارگٹ کیا ہے، اس کیلئے ٹیمیں بنادی ہیں، اس کیلئے سیکورٹی کا انتظام کر لیا ہے۔ باقی پولیو کا وہ روٹین جو ہے، اس میں مہم ہماری جاری رہے گی۔ اس کو دیکھیں کہ امن وامان کی صورتحال کتنی خراب ہے، اس کے باوجود دو حملے ہوئے ہیں پشاور میں لیکن ہم نے پولیو کی Campaign نہیں روکی اسلئے کہ ہم پوری طرح Committed ہیں اس کے ساتھ۔ اگر آپ کو بریفنگ چاہیئے، آپ Date مقرر کریں، ان شاءاللہ ڈیپارٹمنٹ آپ کو پوری طرح بریف کرنے کیلئے تیار ہے۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب قائمقام سپیکر: یہ مفتی فضل غفور صاحب، کوئسچن نمبر 791، (موجود نہیں)۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا، کوئسچن نمبر 872، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 873، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، (موجود نہیں)۔ (قہقہہ) کوئسچن نمبر 792، سردار حسین بابک صاحب۔

* 792 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں عبداللہ شہید گرلز ڈگری کالج کی تعمیر کیلئے ٹینڈر ہونے کے باوجود تاحال تعمیر شروع نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز حکومت کب تک مذکورہ کالج پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) کالج کیلئے جس قطعہ زمین کا انتخاب کیا گیا تھا، وہاں پر زمین کا انتقال نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر شروع نہ ہو سکی۔ چونکہ کاغذات مال میں مذکورہ زمین ایک غیر ممکن خوڑ (برساتی نالہ) ہے اسلئے ڈپٹی کمشنر بونیر کی رائے کے مطابق مذکورہ زمین کا انتقال نہیں ہو سکتا۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر نے اس سلسلے میں سیکرٹری بورڈ آف ریونیو اور محکمہ تعلیم کو خط بھی بھیجا ہے تاکہ قانونی رائے لی جاسکے۔ محکہ ہذا نے بھی سیکرٹری بورڈ آف ریوینو کو مراسلہ بھیجا ہے تاہم سیکرٹری بورڈ آف ریونیو کی طرف سے کسی بھی خط کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا، لہذا سیکرٹری بورڈ آف ریونیو کی طرف سے قانونی رائے ملنے کا انتظار ہے۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ما چې کوم سوال جمع کړے وو، د هغې جواب خو راغلے دے۔ په جواب کښې ډیپارټمنټ لیکلی دی چې "کالج کیلئے جس قطعہ زمین کا انتخاب کیا گیا تھا، وہاں پر زمین کا انتقال نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر شروع نہ ہو سکی۔ چونکہ کاغذات مال میں مذکورہ زمین ایک غیر ممکن خوڑ (برساتی نالہ) ہے اسلئے ڈپٹی کمشنر بونیر کی رائے کے مطابق مذکورہ زمین کا انتقال نہیں ہو سکتا۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر نے اس سلسلے میں سیکرٹری بورڈ آف ریونیو اور محکمہ تعلیم کو خط بھی بھیجا ہے تاکہ قانونی رائے لی جاسکے۔ محکہ ہذا نے بھی سیکرٹری بورڈ آف ریوینو کو مراسلہ بھیجا ہے تاہم سیکرٹری بورڈ آف ریونیو کی طرف سے کسی بھی خط کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا، لہذا سیکرٹری بورڈ آف ریونیو کی طرف سے قانونی رائے ملنے کا انتظار ہے"۔ سپیکر صاحب، داسې ده چې ډیپارټمنټ خو بهرحال خانه پوری کړې ده او جواب ئے ورکړے دے، زما مدعا دلته دا ده چې که مونږ وګورو په ډیرو ځایونو کښې د پټوار په کاغذاتو کښې چې په کوم ځائې کښې غیر ممکن خوړ، آیا دا تپوس پکار دے چې د دې صوبې په هره حصه کښې چې کله دا غیر ممکن خوړ وی، د دې تعین څو کاله مخکښې شوے دے او آیا په دې پټوار ډیپارټمنټ پینځه کاله پس یا لس کاله پس یا اته کاله پس دا څیزونه بیا Revisit کړی دی؟ دا چې کوم ځائې دوئ وائی، دا خو زما یقین دا دے چې ډیر ډیر کالونه مخکښې ظاهره خبره ده په کاغذاتو کښې غیر ممکن خوړ دے، باوجود د دې نه چې بیا ما منسټر صاحب ته ریکویسټ هم وکړو، هغوی هم ډیره زیاته مهربانی وکړه چې ډپټی کمشنر ئے رااوغبنتو، ما

هغوی ته په هغه ټائم باندې دا خبره وکړله چې دا خو چرته خدائے خبر چې اتیا کاله مخکښې غیر ممکن خوږ دے او که څو کاله مخکښې غیر ممکن خوږ دے، دا چې د کوم ځائې مونږ انتخاب کړے دے، د دې په دغه ځائې کښې لویه جناز ګاه ده، ورسره برغه مدرسه ده، د مدرسې بلډنګ دے بیا هلته مډل سکول دے، زما به ګزارش ډیپارټمنټ ته دا وی چې پکار دا ده چې دا Revisit شی، په کاغذاتو کښې په ګراؤنډ باندې د زمکې یو پوزیشن دے، په کاغذاتو کښې بل دے نو منسټر صاحب خو نن موجود نه دے چې څوک به جواب ورکوی نو که هغوی په دې باره کښې څه اووائی نو مهربانی به وی۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب عبیداللہ مایار۔

جناب عبیداللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے معدنی ترقی): جناب سپیکر صاحب، دا کوم سوال چې بابک صاحب کړے دے جی، د دې جواب به زه دا ورکړم چې نن دلته زمونږ سیکرټری ریونیو چې کوم راغلے دے، دلته اسمبلئ کښې موجود دے نو دیکښې به ان شاء اللّٰه د دوئ سره مونږ په دې بریک کښې یو ځائې میټنګ وکړو او ان شاء اللّٰه د دې بهتر حل به رااوباسو څنګه چې دوئ وائی هغه شان حل به ئے رااوباسو ان شاء اللّٰه۔

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ټهیک شوه جی، مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Question No. 874. Sardar Hussain Babak, please.

* 874 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں اساتذہ کے سروس سٹرکچر اور چار درجاتی فارمولہ متعارف کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ سروس سٹرکچر اور چار درجاتی فارمولے پر کہاں تک عملدرآمد کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) سروس سٹرکچر سکیل نمبر 16 اور اس کے نیچے اساتذہ کیلئے منظور کیا گیا جس پر مکمل عملدر آمد کیا گیا ہے۔ تقریباً 54 ہزار اساتذہ کو پروموشن دی گئی جن میں سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، اے ٹی، ٹی ٹی، قاری، پی ایس ٹی اور اسی سٹرکچر کے تحت تقریباً 58 ہزار 823 اساتذہ کو اپ گریڈ کیا گیا ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اسی طرح چار درجاتی فارمولے کے تحت گریڈ 17، 18، 19 اور 20 میں آسامیاں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اپ گریڈ کی ہیں اور 7 جنوری 2014 کو اس پر پی ایس بی ہو چکی ہے اور عنقریب تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب. د ډیپارټمنټ د جواب مطابق "سروس سٹرکچر سکیل نمبر 16 اور اس کے نیچے اساتذہ کیلئے منظور کیا گیا جس پر مکمل عملدر آمد کیا گیا ہے۔ تقریباً 54 ہزار اساتذہ کو پروموشن دی گئی جن میں سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، اے ٹی، ٹی ٹی، قاری، پی ایس ٹی اور اسی سٹرکچر کے تحت تقریباً 58 ہزار 823 اساتذہ کو اپ گریڈ کیا گیا ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اسی طرح چار درجاتی فارمولے کے تحت گریڈ 17، 18، 19 اور 20 میں آسامیاں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اپ گریڈ کی ہیں اور 7 جنوری 2014 کو اس پر پی ایس بی ہو چکی ہے اور عنقریب تعیناتی عمل میں لائی جائے گی"۔ سپیکر صاحب، د صوبې د ټولو استاذانو د پاره د ډسټرکټ کیډر د پاره او د پراونشل کیډر د پاره زمونږ تیر حکومت اپ ګریډیشن او پروموشن پالیسی مو ورکړې ده، بیا سروس سټرکچر او Four-tier، چار درجاتی فارمولا مونږ ورکړې ده، بالکل ډیپارټمنټ دا صحیح وائی چې زمونږ په وخت کښې چې څومره ډسټرکټ کیډر ټیچرز وو، هغه اپ ګریډ شوی هم دی، هغوی ته پروموشن هم ملاؤ شوے دے. د کومې پورې چې ډیپارټمنټ دا خبره کړې ده چې سروس سټرکچر باندې مکمل عملدرآمد شوے دے، دا بالکل مناسب خبره نه ده او که مونږه وګورو په دې تیرو پینځلس ورځو کښې په مختلفو اضلاع کښې ایډورټائزمنټ شوے دے. زه بهر ووم خو بیا هم ما ځان خبر ساتلے دے چې د ډسټرکټ کیډر او د پراونشل کیډر چې څومره پوسټونه خالی دی، د هغې د پاره

حکومت ایډورټائزمنټ کړے دے د ایډهاک د پاره. سوال دا دے چې کله د ډیپارټمنټل پروموشن مونږ یوه لاره جوړه کړه، مونږ یو سروس سټرکچر ورکړو، اته میاشتې چې کله ما د دې اسمبلئ په فلور باندې هم دا خبره وکړه چې تاسو د تعلیم د پاره د مختلفو ډیپارټمنټس د پاره ورکنګ ګروپس جوړ کړل، په ځائې د دې چې په تعلیم کښې د نوې تجربې وشی، پکار دا وه چې زمونږ حکومت کوم سروس سټرکچر ورکړے وو چې هغه کتلے شوے وے چې په هغې کښې دا ویکنټ پوسټونه چې څومره هم وو، وجه دا وه چې مونږ ډیپارټمنټل پروموشن ته ځکه ډیر خالی سیټونه پریښودل، مونږ ورته یو Space ورکړو چې کمیشن چې دے، پبلک سروس کمیشن په هغې باندې وخت اخستو، هغه اته میاشتې سپیکر صاحب! ضائع شوې. نن مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې School based appointments چې دې، دا حکومت فیصله کړې ده، د هغې د پاره قانون سازی لا نه ده شوې، رولز لا نه دی جوړ شوی او هغه څیزونه ایډورټائز شوا و چې کوم سروس سټرکچر مونږ ورکړے دے، په هغې باندې عملدرآمد ونشو. پکار دا وه چې دا خو ډیپارټمنټ سره ټوله ډیټا موجود ده، په یو میاشت کښې دننه دننه چې دا کوم سروس سټرکچر مونږ ورکړے دے، په هغې باندې که عمل وشو، په دې صوبه کښې به یو پوسټ خالی پاتې نشی او د کمیشن د کوټې Twenty five percent چې څومره پاتې دی، که هغه پرې هر څومره وخت اخلی پکار ده چې هغه هغوی وکړی. که مونږ له منسټر صاحب دا جواب راکوی چې دوئ دا خبره کوی چې مونږ په سروس سټرکچر باندې پوره عمل کړے دے نو بیا دوئ دا ایډورټائزمنټ څنګه کړے دے ؟

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر شاہ حسین، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، دا څنګه چې دوئ په دې جواب کښې لیکلی دی، د دې مختلف کیډرز د دې پروموشن، دیکښې د سی ټی پروموشن دے ایس ایس ټی ته، په هغې کښې دوئ جی لکه تقریباً څومره ټی ټی دی، اے ټی دی یا ډی ایم دی یا چې څومره پوسټونه دی، په هغې کښې د تهرډ ډویژن شرط نشته د پروموشن د پاره ځکه چې د سی ټی نه چې ایس ایس ټی

ته پروموټ کیږی نو د دې د پاره جی بنیادی شرط چې دے هغه بی ایډ دے۔ اوس کومو هلکانو یا کومو استادانو صاحبانو چې بی ایډ کړے دے نو هغوی ئے د تهرډ ډویژن دې شرط کښې ولې اچولی دی؟ په دې ټوله صوبه کښې تقریباً دا څه 60، 65 کسان دی، د 70 پورې چې دا تهرډ ډویژن والا دی۔ په دې تهرډ ډویژن باندې جی دوئ نوکران شوی دی، په دې باندې جی دوئ پینځلس پینځلس، شل شل کاله ماشومانو ته سبق هم لوستے دے، بیا په یو کېډر کښې دا شرط نشته سیوا د سی ټی نه چې ایس ایس ټی ته ځی نو که منسټر صاحب مناسب ګڼړی او د دې جواب دوئ په داسې انداز کښې راکړی چې د دې صوبې د دې تهرډ ډویژن دا سی ټی چې دی، د دوئ مسئله ورسره هم حل شی ځکه چې یو ځل دا پروموشن د دوئ بند شو نو دا به بیا ټول عمر د پاره داسې وی۔ بل دا چې دا د ایک ګریډ نه تر 22 پورې هم تهرډ ډویژن څه ځائې کښې ذکر نشته۔ دوئ له یونیورسټیانو ډګریانې ورکړی دی، دوئ بیا ماشومانو (ته سبق) لولی او شل شل، پینځویشت پینځویشت کاله سروس ئے کړے دے نو د تهرډ ډویژن دا شرط د د سی ټی نه ایس ایس ټی پروموشن نه ختم شی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): جناب سپیکر، یہ ایک بڑا ٹیکنکل اور جیسا کہ ایجوکیشن کے اندر جو Priority ہے اس حکومت کی، اس کے اندر نئی پالیسیز بھی ہیں اور جو 14 ہزار ٹیچرز کم تھے، جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ٹیچرز پورے ہوں اور 40 سٹوڈنٹس پر ایک ٹیچر ہو تو یہ جیسے ہی گورنمنٹ نے یہ ساری معلومات حاصل کیں کہ ہمیں کتنے ٹیچرز چاہیئں، کہاں کہاں پر ٹیچرز چاہیئں؟ نصاب کی بات بیچ میں آئی تو اگر ہم نے Equal education دینی ہے، Education for all and equal education for all تو یہ ساری چیزیں Revamp کرنا پڑتی ہیں، Rectification اس کے اندر ضروری ہے۔ اب 14 ہزار ٹیچرز کو کیسے ایڈجسٹ کریں گے پبلک سروس کمیشن کے تھرو؟ جو Time limit کی بات تھی کہ کتنے عرصے میں وہ یہ کر سکیں گے؟ لیکن جن پوسٹوں کی بابک صاحب نے بات کی ہے، وہ Adhoc basis کے اوپر Advertised ہیں، اگر قانون اس کیلئے وہی بن جاتا ہے تو وہ Permanent ہو سکتی ہیں لیکن اس وقت چونکہ لاکھوں بچے جن کے پاس ٹیچرز نہیں ہیں Out of

four million،40لاکھ سٹوڈنٹس میں سے 21 کے پاس فرنیچر نہیں ہے۔اب یہ ایجوکیشنل ایمرجنسی کے اندر یہ Steps لینے پڑتے ہیں لیکن چونکہ Minister concerned نہیں ہیں تو بہتر یہ ہے کہ منسٹر صاحب آجائیں اور یہ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کے ساتھ بات کرلیں تو اگر یہ مطمئن ہوئے، یہ پالیسی میں Help بھی کرا سکتے ہیں لیکن ایک چیز ذہن میں رکھیں بابک صاحب! کہ آپ نے یہ ساری مشکلات سامنے رکھنی ہیں کہ کتنے ٹیچرز چاہئیں؟ کتنے بچوں کے پاس ٹیچرز نہیں ہیں؟ فرنیچر نہیں ہے اور ایک نیک نیتی کے اوپر جو ایجوکیشنل ایمرجنسی ہے، وہ لیگل فریم ورک کے ساتھ ایڈجسٹ کرنا، یہ بڑا ضروری ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ Concerned Minister آجائیں، Serious question ہے تو وہ بابک صاحب کے ساتھ اور آپ کے ساتھ بیٹھ کے یہ ان کو دیدیں گے، نہیں تو اس کو کمیٹی کے حوالے بھی کرسکتے ہیں لیکن بہتر ہوگا جناب سپیکر کہ منسٹر صاحب آجائیں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> جی سردار بابک، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین:</u> تھینک یو، سپیکر صاحب۔ بالکل منسٹر صاحب نے جس طرح کہا کہ ان کا Concerned department نہیں ہے تو اس سے زیادہ اس پہ وہ نہیں کروں گا لیکن میں تو یہ بات فلور آف دی ہاؤس صرف اسی لئے کہتا ہوں، اسی لئے کرتا ہوں کہ جس طرح یہاں پہ موجودہ حکومت نے تعلیمی ایمرجنسی کا اعلان کیا ہے لیکن ابھی بڑی بدقسمتی سے موجودہ حکومت یہ ٹیچرز کی ریکروٹمنٹ کی پالیسی کی طرف جو جارہی ہے، یہ تو بالکل میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس تعلیمی ایمرجنسی کا انہوں نے حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ بڑی Simple بات ہے، میں اس پہ Reasoning نہیں کروں گا، نہ اس پہ تکرار کریں گے، نہ اس پہ مذاکرہ کریں گے لیکن جو سروس سٹرکچر ہم نے دیا ہوا تھا، دیکھیں پچھلے ایک سال ہماری حکومت نے اس پہ کام کیا تھا اور سارے صوبے کے ٹیچرز کی سنیارٹی لسٹیں جو تھیں، اس پہ کام ہوا تھا، اب وہاں پہ سنیارٹی لسٹیں موجود ہیں، سروس سٹرکچر کی کمی تھی، ہم نے وہاں پہ سروس سٹرکچر دیدیا، اب اسی سروس سٹرکچر کو سائڈ پہ رکھ کے حکومت School based appointments پہ جارہی ہے جس کیلئے ابھی قانون سازی نہیں ہے، جس کیلئے ابھی رولز نہیں بنے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے، کس طرح آپ

کریں گے؟ پھر آگے جا کر ان کی سنیارٹی آپ کس طرح Tally کریں گے School based appointment
کریں گے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے، یہ تو یورپ میں اس طرح ہوتا ہے، وہاں پہ School based
budgeting ہوتی ہے، وہاں پہ School based appointments ہوتی ہیں، لہذا میری گزارش
حکومت سے یہی ہو گی، بیشک اس کو کسچن کو ریفر کیا جائے کمیٹی کی طرف لیکن حکومت کو اپنے اسی فیصلے پہ
نظر ثانی اسی لئے بھی کرنی چاہیئے، حکومت نے اس چیز کی سٹڈی نہیں کی ہے، یہ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ
ایڈہاک پہ آپ ڈسٹرکٹ کیڈر کے جو ٹیچرز ہیں، آپ وہ بھرتی کر رہے ہیں، یہ تو ایک مہینے میں سروس
سٹرکچر رولز کے تحت Permanent سارے آگے جا کے پروموٹ ہو جائیں گے اور ساری ویکنٹ پوسٹیں
جو ہیں، وہ Fill ہو جائیں گی تو بالکل چونکہ Minister concerned یہاں پہ موجود نہیں ہیں، ریکویسٹ
میں بھی یہی کروں گا کہ اسی کو کسچن کو اگر ریفر کیا جائے تو اس پہ تفصیلی بحث کمیٹی میں کر لیں گے۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 792, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’. 874, Question No. 874. 874, Question No. 874.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 875, Sardar Hussain Babak, please.

* 875 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو باہر ممالک یعنی بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کس ملک کے مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد ملی ہے، نیز مذکورہ رقم کن کن مدات میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) بیرونی ممالک کی طرف سے ملنے والی امداد کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1۔ ناروے حکومت کی طرف سے تعلیمی سیکٹر میں تین سالوں کے دوران 687.254 ملین روپے کی امداد دی گئی جو کہ درج ذیل مدات میں خرچ کی جارہی ہے:

- گورنمنٹ پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد۔
- گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکولوں میں لائبریریوں کی بہتری۔
- سیلاب سے متاثرہ 134 سکولوں کی بحالی و مرمت۔

2۔ یورپی یونین کی طرف سے تعلیمی سیکٹر میں تین سالوں کے دوران 2706 ملین روپے کی امداد دی گئی ہے جو کہ درج ذیل مدات میں خرچ کی جارہی ہے:

- خیبر پختونخوا کے گورنمنٹ سکولوں کو سپلیمنٹری ریڈنگ میٹریل کی فراہمی۔
- خیبر پختونخوا کے سکولوں میں 400 اضافی کلاس رومز کی تعمیر۔
- 100 پرائمری سکولوں کا قیام بمعہ 10 پلے گراؤنڈز کی تعمیر۔
- 50 پرائمری اور 50 مڈل سکولوں کی اپ گریڈیشن اور 20 پلے گراؤنڈز اور 400 کلاس رومز کی تعمیر۔
- 50 پرائمری اور 50 مڈل سکولوں کی اپ گریڈیشن اور 15 پلے گراؤنڈز اور 350 کلاس رومز کی تعمیر۔

3۔ برطانوی مالیاتی ادارے DFID کی طرف سے تین سالوں کے دوران محکمہ ہذا کو 5087 ملین روپے کی امداد دی گئی ہے جو کہ درج ذیل مدات میں خرچ کی جارہی ہے:

- خیبر پختونخوا کے گورنمنٹ سکولوں کے عمارات کی تعمیر نو۔
- دس اضلاع کے گورنمنٹ سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی۔
- تعلیمی معیار کی بہتری کیلئے Independent Monitoring Unit کا قیام۔
- خیبر پختونخوا کے گورنمنٹ گرلز سیکنڈری سکولوں کی طالبات کو ماہانہ وظائف کی فراہمی۔
- ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی مالی معاونت۔
- اساتذہ کی تعلیمی کتابچے کی چھپائی۔

➢ اساتذہ کی تربیت۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، تاسو ته به مو دا هم گزارش وی چې دا کوم کوئسچن چې مونږ جمع کړو په اسمبلی سیکرټریټ کښې، که هغه هم تاسو زمونږ د دې کوئسچن سره نتهی کولې نو دا به ډیره زیاته شکریه او ډیره زیاته مهربانی به وه او بالکل ډیپارټمنټ چې کوم جواب ورکړے دے چې DFID ، Norwegian Government، یورپی یونین او باقی چې نورې کومې، انټرنیشنل کمیونټی ده، هغوی چې ایجوکیشن سیکټر کښې زمونږ صوبې سره کوم مالی امداد کوی۔ حقیقت هم دا دے چې دا ډیر زیات Appreciable ده، دا ډیر زیات قابل ستائش ده، شاباش ورکوؤ مونږه۔ سپیکر صاحب، زما د سوال جواب بالکل دلته راغلے دے او چې کوم فگرز دی، هغه هم ډیپارټمنټ ورکړی دی، که منسټر صاحب دا اووائی چې په رارواں وخت کښې اوس خو ظاهره خبره ده چې نوے حکومت دے، آیا څومره حکومتونو سره، بیرونی سره څه معاهدې شوې دی یا څه امکانات شته؟ نو ډیره زیاته مهربانی به وی۔

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات): سپیکر صاحب، سردار حسین بابک صاحب کا جو سوال ہے، اس کا جواب تو اس کے اندر تفصیلی موجود ہے لیکن جو اس نے نیا سوال کیا ہے کہ یہ اس کے اندر موجود نہیں ہے اور یہ بالکل ایک نیا سوال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو یہ یا ایک نیا سوال بھیج دیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ اس کا تفصیلاً جواب دیدے کیونکہ سوال اس نے ایک کیا ہے اور اس سوال کے اندر جو تفصیلی جواب ملا ہے تو اس نے نیا سوال کیا ہے، تو میں سردار حسین بابک صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ نیا سوال بھیج دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔ نیا کوئسچن لے آئیں سردار صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه جی۔ شاه فرمان صاحب چې کوم دے بالکل اوس ماشاء الله ماشاء الله (قہقہہ) مخکښې رواں دے، مهربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو جی۔ نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں، دس منٹ میں کوشش کرینگے ان شاءاللہ کہ پھر دوبارہ اجلاس شروع کریں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائمقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Acting Speaker: Ji, Question No. 875, Sardar Hussain Babak. (Not present). Question No. 876, Sardar Hussain Babak. (Not present).

(Interruption)

جناب قائمقام سپیکر: یہ ہو گیا، اب دوسرے کوسچن کیلئے انتظار کریں۔ (قہقہہ) کوسچن نمبر 877۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ ما خو 876 کښې هم تاسو ته حاضری ولګوله۔

جناب قائمقام سپیکر: تاسو 877 باندې خو راشئ اول۔

جناب سردار حسین: صحیح ده جی، صحیح ده۔ شکریه سپیکر صاحب، سوال نمبر 877۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

* 877 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین مہینوں کے دوران مختلف اساتذہ کو ٹرانسفر کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین مہینوں کے دوران PK-77 میں کتنے اساتذہ کو کس پالیسی کے تحت ٹرانسفر کیا گیا ہے، ٹرانسفر شدہ اساتذہ کے نام بمع سکول کے نام کی فہرست فراہم کی جائے، نیز کتنے ٹیچروں کی ٹرانسفر Ban relaxation کے تحت اور کتنے اساتذہ کو Simple chit کے ذریعے ٹرانسفر کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) PK-77 مردانہ سائڈ میں کل 158 پرائمری اساتذہ کو گریڈ 15 میں Revised placement of PSHTs B-15 Order کے تحت صوبائی محکمہ E&SE کی طرف سے شائع شدہ گائیڈ لائنز کی روشنی میں مختلف سکولوں میں رکھا گیا ہے۔ آرڈر کی فوٹو کاپی بحوالہ Endst: No. 892-99 dated 31-07-2013 ملاحظہ کی گئی۔

سات پی ایس ٹی اساتذہ کو Long tenure اور Ban relaxation کے تحت مختلف سکولوں میں ٹرانسفر کیا گیا ہے۔ آرڈرز کی فوٹو کاپیاں بحوالہ Endst: No. 523-26/F.No 28/DA 6 dated 20-09-2013 اور Endst: No. 1291-92/F.No.28/DA dated 05-10-2013 ملاحظہ کی گئیں۔

PK-77 میں ہائر، ہائی اور مڈل سکولوں میں مختلف کیڈر کے اساتذہ کو ٹرانسفر کیا گیا ہے جن کی کل تعداد پانچ ہے۔ (تفصیل ملاحظہ کی گئی)۔

(نوٹ): اگر کوئی استاد سابق ایس ڈی ای او کی سادہ چٹ کے تحت ڈیوٹی دے رہا تھا، اس کی منسوخی کا باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا ہے۔ نوٹیفیکیشن کی فوٹو کاپی بحوالہ Endst: No.1314-16 dated 14-10-2013 ملاحظہ کی گئی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زما د دې سوال د کولو مقصد دا وو چې کله نه دا نوې حکومت راغلے دے، ستاسو هم په نوټس کښې ده چې دلته د تعلیمی ایمرجنسی اعلان هم وشو او بیا ورسره ډیر په شد و مد سره زمونږ محترم وزیر اعلیٰ صاحب دا اعلان وکړو چې ټول ټرانسفرز به په میرټ باندې کیږی او دلته چې دا ټول ټرانسفرز په میرټ باندې د کیدو جواب چې دلته نتهی شوے دے، دا د هغه وخت آرډر دے چې کله مونږ استاذانو ته اپ ګریډیشن او د پروموشن پالیسی ورکړه۔ د هغې د لاندې بیا په پرائمری سکول کښې د 15 سکیل یو پوسټ Create کړو او دا د دې د پاره چې د هغې نه مخکښې په پرائمری سکول کښې څه ته چې هیډ ټیچرز وائی، Designated Head Teachers به په پرائمری سکولونو کښې نه وو او دا مونږ د دې د پاره ورکړل چې یو خو په دغه سکولونو کښې دا پته نه لګیده چې شل پینځویشت استاذان به پکښې وی، لس به پکښې

وی، هر څومره دی، یو تعداد معلوم نه وو۔ د سټوډنټس سره سره چې کله دا نوے حکومت راغلے هغه آرډر چې دے ، هغه بیا څلور میاشتې پس دوئ Revisit کړو او دا دومره زیات آرډرونه چې دی، دا په هغې کښې وشو خو زه بیا په دې خبره نه پوهیږم چې تر اوسه پورې حکومت هغه پالیسی نه ده جوړه کړې چې کله ئے پالیسی نه وه جوړه کړې چې دا دومره ټرانسفرز ئے وکړل، دا بالکل د Nepotism په بنیاد باندې شوی دی، دا بالکل د انتقام په بنیاد باندې شوی دی۔ چونکه زما Constituency ده، زه ترینه ډیر زیات خبر یم نو ګورو چې منسټر صاحب د دې په جواب کښې ما ته څه وائی خو بهرحال زمونږ به دا خواست وی حکومت ته، Minister concerned ته چې مهربانی د وکړی چې دا خو یو طرف ته خبره د میرټ کیږی، یو طرف ته خبره د ټرانسپرنسی کیږی او بل طرف ته د Nepotism نه کار اخلی، بل طرف ته د انتقام نه کار اخلی نو زما یقین دے چې دا خو ډیره مناسب خبره نه ده بهرحال منسټر صاحب به واؤرو۔

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات): جناب سپیکر، یہ معزز رکن سردار حسین بابک صاحب کے جو تحفظات ہیں اور جو Concerns ہیں، وہ اصل میں جو پالیسی کے اندر شفٹ آئی ہوئی ہے کہ جو School based recruitment یا Area based recruitment ہے، Non transferable teachers کی بات ہے تو اس لحاظ سے Adjustment and readjustment ہو رہی ہے تو اگر کہیں لوکل ٹیچرز نہیں ہیں اور جیسے پالیسی یہ بنائی جا رہی ہے بلکہ بن چکی ہے کہ وہاں کے لوکل ٹیچرز ہونے چاہئیں۔ اگر بابک صاحب کو کسی کے اوپر اعتراض ہے اور یا کوئی پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں کہ فلاں فلاں ٹیچر کو بدنیتی کے اوپر ٹرانسفر کیا گیا ہے یا ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے تو وہ یہ اگر پوائنٹ آؤٹ کریں، Individual cases تو ہم کر سکتے ہیں لیکن چونکہ پالیسی کے اندر اتنا بڑا شفٹ ہے تو اس کے ساتھ اب وہ پرانی پالیسی موجودہ حکومت کی ہے نہیں، نئی پالیسی ہے، نئی پالیسی ہے تو نئی پالیسی کے تحت یہ Adjustment and readjustment کرنا پڑتی ہے، بہر حال اگر کوئی خاص پوسٹنگ کے اوپر، ٹرانسفر کے اوپر بابک صاحب کا اعتراض ہے تو یہ Individually point out کریں، اس منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لینگے اس کی۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ شکریه به هم ادا کوم د منسټر صاحب بهرحال دا پوسټنګز چې دی، دا د پالیسئ د لاندې نه دی شوی، ما چې څنګه ذکر وکړو تر اوسه پورې لا د دوئ پالیسی جوړه نه ده، بهرحال منسټر صاحب خو ډیره زیاته اسانه کړه، زه به ګزارش کوم چې دا کمیټئ ته مونږ واستوؤ نو زما یقین دا دے چې هلته به پرې ډیر په تفصیل باندې خبره هم وکړو او که مناسب منسټر ګنړی نو اسانه به هم شی، ډیره زیاته اسانه به شی ځکه چې اوس۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ وعشر): جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر، دا زما دې ورور چې کومه خبره وکړه یقیناً چې دوئ ډیره مهربانی کړې وه او د پی ایس ټی ټیچرئ د پاره مطلب دا دے چې څنګه دوئ اوورئیل 15 سکیل ئے ورکړے وو او زمونږ په بونیر کښې 385 کسان چې کوم دے نو هغوی ته اپ ګریډیشن ملاؤ شوے وو او د بدبختئ نه د دوئ په هغه دغه کښې په هغه وخت کښې هغه په Pick and choose باندې چې کوم دے هغه دغه ورکړے شوی وو، چې دا حکومت کله راغے، د دوئ د پالیسئ مطابق هغه زړه پالیسی، د دوئ د پالیسئ مطابق، د نوې حکومت د پالیسئ مطابق نه، د دوئ د حکومت چې کومه پالیسی وه او په هغې باندې چهان بین وشو نو په هغه 385 کښې 158 دا دغه شوی وو نو هغه ئے یعنی د قاعدې، د دوئ د پالیسی چې کومه دوئ ورکړې وه، د هغې مطابق 158 کسان چې کوم دی، هغه په ضلع بونیر کښې بدل کړل، دا په دیکښې بدنیتی او هیڅ قسم شے شامل نه دے او دا په دې دغه باندې شوی دی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہاں پر جو بحث مباحثہ چل رہا ہے، جیسا کہ میں نے اپنے شروع میں جب میں پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھی تھی تو میں نے یہی بات کی تھی کہ جو ضروری کوئسچنز ہیں، اگر وہاں سے لوگ اٹھیں گے اور وہ کہیں گے کہ جی آپ کی پالیسی تھی اور یہ ہماری پالیسی تھی، ہم نے فیوچر کو دیکھنا ہے، ہم نے حال کو دیکھنا ہے اور آگے بڑھنا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان کا کوئسچن جو ہے، وہ جو بھی ان کا سوال ہے کمیٹی میں ریفر ہو جائے تو وہاں پہ ساری وہ بات ہو جائے گی۔ اگر کسی کو ہم لوگ ماضی میں وہ کرتے رہیں گے، اسی طرح ابھی جعفر شاہ صاحب کے تین کوئسچنز ہیں تو وہ ایک ہی کوئسچن بنا کر پیش کریں، اس کے بعد جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ یہ ایوان Seriously اس بات پہ غور کرے آج اور اس پہ بات کرے لاء اینڈ آرڈر پہ اور اس میں Rule کو آپ Suspend کریں ان کے کوئسچن کے بعد اور پھر اس کے بعد جناب سپیکر، لاء اینڈ آرڈر کیونکہ ہمارے گلی گلی میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب اور ہم چاہتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی بنانے سے پہلے اس صوبے کے لوگوں کی پالیسی، اس حکومت کی بھی کوئی پالیسی ہے تو ہم سب۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: محترمہ! آپ موشن موو کریں، ہاؤس کو Put کرتے ہیں، پھر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ان کے بس دو کوئسچنز ہیں، یہ آپ لے لیں، اس کے بعد جو ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، اوس خو ډیره زیاته اسانه شوه، ما خو د محترم خبره نه کوله، ما خو Minister concerned سره مخاطب ووم خو بهرحال زه به منسټر صاحب ته هم دا ریکویسټ کوم که مونږ وګورو، دا 77 constituency چې ده، د هغې نه زه Elect یم، پکار دا ده او دا خو اوس ډیره زیاته اسانه شوه چې زه وایم چې تاسو د Merit violation کړے دے او تاسو دا خبره وکړه چې یره مونږ په خپل وخت کښې کړے دے نو بنه خبره دا ده چې دا مونږ کمیټئ ته کړو نو په هغې کښې به ټوله پته ولګی خو بیا به زه ریکویسټ کوم چې کم از کم دا بې جا مداخلت په ټول بونیر کښې چې منسټر صاحب کوی، زه ورته ریکویسټ کوم، زه ریکویسټ کوم چې نه ده پکار، اوس مثال سپیکر صاحب! تاسو د یو

Constituency نه راغلی یئ او په هغه Constituency کښې یوه مسئله ده، پکار دا ده اخلاقی توګه باندې هم چې حکومت ستاسو رائے چې ده، که هغه واخلی نو دا به ډیره زیاته موزوں خبره وی۔ اوس خو ډیره زیاته اسانه شوه، زه به منسټر صاحب ته چې نن دلته موجود دے چې هغه کمیټئ ته کړی نو دا به ډیره زیاته اسانه شی۔

وزیر زکواۃ وعشر: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ وعشر: ما جی د پالیسئ خبره، زما دې خور په دغه واخستله، دوئ د پالیسئ خبره وکړه چونکه پالیسی نه ده جوړه کړې او تاسو مطلب دا دے چې د پالیسئ، د هغې مطابق تاسو ته ما اووئیل چې هغه پالیسئ کښې زمونږ اوس هم د امنډمنټ تجویز نشته، ما دا خبره کړې ده چې د پالیسئ مطابق چې د تیر حکومت کومه پالیسی وه، د هغې مطابق دوئ ډیره مهربانی کړې وه او 15 سکیل ئے پی ټی سی له ورکړے وو نو د هغې مطابق 385 پوسټونه هغه ما دا اووئیل چې په بونیر کښې وو، یعنی کلیئرکټ د پالیسئ مطابق، د میرټ مطابق دغه 158 په هغې کښې پاتې وو، په 385 کښې 158 کښېViolation of rules شوے وو نو د هغې په وجه په دې درې میاشتو کښې، ده چې درې میاشتې دغه کړے دے، نو هغه د پالیسئ هغه Violation چې کوم دے هغه Reinstate شو، هغه خپل بیا د پالیسئ مطابق بالکل Pure په میرټ باندې دی، نو په دې وجه باندې دیکښې د کمیټئ، مونږ که داسې هر شے کمیټئ ته حواله کوؤ او په کروړونو روپئ په دې دغه کوؤ نو هغه ضروری کارونه کمیټئ ته پکار دی خو داسې وړې وړې خبرې چې هغه بالکل د رولز مطابق دی او هیڅ قسم شک شبه په دیکښې بالکل شته نه، نو د دې وجې نه دا کمیټو ته لیږل دا مطلب دا دے لکه مناسب خبره ما ته نه ښکاری۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین۔

جناب سردار حسین: زه په دې اوس نه پوهیږم چې دلته دې هاؤس ته کوئسچن راغلے دے، منسټر صاحب ما له جواب راکړو شاه فرمان صاحب، زه دا خبره کوم چې دا ذاتیات شوی دی، Nepotism شوے دے او انتقام شوے دے۔ منسټر صاحب وائی چې نه دے شوے، زه خو بهتره ګڼړم چې منسټر صاحب شاه فرمان ته ریکویسټ وکړم چې په ځائې د دې چې په دې مونږ وخت خراب کړو، منسټر زکواة د هم هغه کمیټئ میټنګ ته راشی نو دا به ثابته شی نو په دې باندې دومره تکرار ولې کوؤ؟ پکار ده او څه حرج دے په دې خبره کښې چې تاسو کومه خبره کوئ چې تاسو ټهیک کار کړے دے نو بیا ته ولې د دې خبرې نه یریږې چې دا کوئسچن د کمیټی ته ریفر نشی۔

جناب قائمقام سپیکر: نه هاؤس ته به ئے Put کړو، هاؤس ته به ئے Put کړو۔

جناب سردار حسین: جی؟

جناب قائمقام سپیکر: هاؤس ته ئے Put کړو؟

جناب سردار حسین: هاؤس ته ئے هم Put کړئ خو د مسئلې نوعیت ته هم سپیکر صاحب تاسو وګورئ۔ تاسو ته هم مونږ ریکویسټ کوؤ چې لکه دیکښې خو داسې څه خبره نشته، مونږ خو شاه فرمان صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې کمیټئ ته ئے ریفر کړئ هلته به ثابته شی کنه۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

(شور)

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! رولز کے مطابق تو سوال پر بحث نہیں کی جا سکتی البتہ کمیٹی میں ریفر کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر صاحب! میں سردار صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئسچن جس وقت انہوں نے کیا یا جو اس کے Concerns ہیں، اس حوالے سے 'کنسرنڈ' منسٹر محمد عاطف خان سے ان کی بات ہوئی ہے کہ نہیں، مطلب اگر ان کے ساتھ یہ ملے ہیں اور انہوں نے اپنے

تحفظات کا اظہار کیا ہے اور اس نے پھر اس کے اوپر عمل نہ کیا تو پھر اس کے اوپر ہم سوچ سکتے ہیں لیکن بہتر یہ طریقہ ہے، کیونکہ اگر ہم اس طرح Slow slow جائیں تو Already بہت سارا کام Slow ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر بابک صاحب یہ بتائیں کہ وہ منسٹر صاحب کے پاس گئے ہیں یا وہ ان کے ساتھ ملے ہیں اور اپنا Concern show کیا ہے تو پھر ٹھیک ہے اس کے اوپر سوچ سکتے ہیں اور اگر ایسی بات نہیں ہے تو اگر ہر کوئسچن کو، Already ایک کوئسچن ہم کمیٹی کے حوالہ کر چکے ہیں تو کام بڑا Slow ہو جائے گا۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زه خو په دې خبره نه پوهېږم چې يو طرف ته حکومت د دې خبرې دعوې کوی او ډېرې لوئې لوئې نعرې وهی چې میرټ دے، انصاف دے، مساوات دی۔ دې کمیټئ ته د دې ایجوکیشن ګومره سوالونه هلته تلی دی او ته د منسټر صاحب خبره کوې، ما ورته یو پینځه ځله وئیلی دی چې مهربانی وکړه، تا ته پته نشته او په دغه بونیر کښې دا، مولانا صاحب هم راغلو، زما د دې خبرې به ملګرتیا وکړی، دا ډېر په احترام سره چې دا منسټر صاحب دومره زیات په انتقام باندې لګیا دے، زه بیا په دې خبره نه پوهېږم چې حکومت د دې خبرې نه ولې یرېږی چې دا کوئسچن د کمیټئ ته لاړ شی او هلته د Thrash out شی؟ زه خو په دې خبره نه پوهېږم، دا یوه ایشو ده، حکومت دا خبره منی چې دا یو ایشو ده۔ تاسو دا خبره کوئ چې دا صحیح شوی دی، زه دا خبره کوم چې دا صحیح نه دی شوی، اوس دا فیصله خو په دې هاؤس کښې په یوه ګهنټه کښې نشی کیدے، ښه خبره دا ده، غوره خبره دا ده، تجویز زما دا دے چې دا کوئسچن د کمیټئ ته لاړ شی نو چې تاسو صحیح یئ خو صحیح به ثابت شی کنه، تاسو بیا د دې خبرې نه ولې یرېږئ؟

وزیر زکواۃ وعشر: سپیکر صاحب! خبره مونږ دا کوؤ چې دوئ په ما، زه خدائے ګواه کوم چې که په دې انتقامی، زما د طرف نه، یعنی هغه کارونه چې خدائے ته ئے علم دے ما ته نشته، زما د طرف نه هیڅ قسم انتقامی کارروائی نشته، که انتقامی کارروائی وی، زه چې کله ایم پی اے شوم نو ما دا اووئیل چې په تیر ځل کښې په 385 کسانو کښې یعنی په هغې ایډجسمنټ کښې زیاتے شوے وو، د هغې زیاتی د لرې کولو د پاره ما ډی سی او ای ډی او ته اووئیل چې تاسو کښینئ، د پالیسئ مطابق دا خلق ایډجسټ کړئ، زه خدائے ګواه کوم که ما

پکښې د سنګل پرسن د پاره وئیلی وی چې دا سړے هلته کړه، دا دې پله کړه۔ هغوی د پالیسئ مطابق دې 158 کسانو کښې غلطی شوی وه، هغه غلطی ئے Reinstate کړه۔ زما مطلب دا دے یواځې د ایجوکیشن خبره نه کوم زه Generally خبره کوم چې هر سوال مونږه، مونږه ورونړه یو، مونږ به کښینو، دا دریواړه مونږ د بونیر به کښینو، دے به ما ته پکښې ګوته کیږدی چې دا غلط شوے دے، زه به ورسره دغه وکړم خو زه دا وایم چې هسې د پیسو د ضیاع په بنیاد باندې چې مونږ هره خبره کمیټئ ته وړو نو د کمیټئ دومره Lengthy procedure دے چې په هغې کښې په کروړونو روپئ لګی، زه په دې بنیاد خبره کوم۔ زه د دوئ سره کښینم چې کوم وخت کښې دوئ وائی، زه دې سردار حسین بابک له هم ځم، زه دې خپل بل ورور له هم ځم، کښیبنو دریواړه چې کوم ځائې کښې دوئ وائی، ما ته به پوائنټ آؤټ کړی، زه بالکل د هغې سره ورته تیار یم خو کمیټئ ته حواله کول زه په دې خبره کوم۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ٹھیک شوه، دا خو بیا بهتره خبره شوه جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: زه د دې منسټر صاحب به دا خبره اومنم چې ده به انتقام نه وی کړے، زما د دا خبره ریکویسټ اومنی چې دا سوال به کمیټئ ته کړو۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Is it the desire of the House that Question No. 877, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Members</u>: Yes.

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Those who are against it may say ‘No’.

<u>Members</u>: No.

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ووٹنگ، جو اس کو کمیٹی کو بھیجنے کے حق میں ہیں، They stand up please۔ پلیز، تاسو کښینئ، پلیز پلیز۔ پلیز میڈم! آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Those who are against, please.

(Counting was carried)

(The motion was defeated)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Defeated.

(Applause)

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زه دا منم چې په دې هاؤس کښې، په دې هاؤس کښې زه دا منم چې عددی شماره د حکومت د بنچونو سیوا ده او زه دا منم چې نن په دې کوئسچن باندې دې اپوزیشن ته په عددی شماره کښې شکست وشوخو دا به ما سره حکومت منی چې دوئ د نن دا نعرې نه وهی چې ما شکایات سیل جوړ کړے دے، دوئ د نن دا خبره نه کوی چې مونږ به د Merit violation نه کوؤ، خلقو سره څه خبره نشته دے چې زمونږه خلاف وکړی۔ اخلاقی طور باندې دوئ له نن دا پکار وو چې په دې هاؤس کښې په دې څيز باندې نن دومره خبره وه چې دا کميټئ ته تلے وے، دا به نن دوئ منی۔

(تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: میں حبیب الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ سردار حسین بابک کے ساتھ اس معاملے پر۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جی میں اس معاملے پر کوئی بات کرنا نہیں چاہتا، حکومت جو کرنا چاہے وہ کرلے۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو جی۔ کوئسچن نمبر793، سید جعفر شاہ، پلیز۔

حزب اختلاف کے اراکین: کوئسچن پر بات نہ کریں۔

جناب جعفر شاہ: نہیں نہیں، میں نے کرنی ہے، یار! یہ بہت Importantہے۔ سپیکر صاحب! زه دې ځلورو سوالونو باندې يو ځائې خبره کوم، ما ته بنکاری چې د انصاف دا تقاضا وی نو زما د سوالونو به هم ان شاء الله دا۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: يو يو کوئسچن کوئ جی۔

جناب جعفر شاہ: بنه 793۔

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچن نمبر793۔

* 793 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سوات یونیورسٹی کیلئے کل وقتی عملہ بشمول وائس چانسلر کی تقرری عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) مذکورہ عملے کو کہاں کہاں سرکاری رہائش گاہیں فراہم کی گئی ہیں؛
(ii) مذکورہ رہائش گاہوں کے کرایہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یونیورسٹی آف سوات کیلئے کل وقتی عملہ بشمول وائس چانسلر کی تقرری عمل میں لائی جاچکی ہیں۔
(ب) (i) چونکہ یونیورسٹی آف سوات نئی یونیورسٹی ہے اور ابھی تک کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہے، اسلئے یونیورسٹی کے عملے کیلئے کوئی سرکاری رہائش موجود نہیں۔ایک زنانہ ہاسٹل ہے جس میں سٹوڈنٹس اور ٹیچرز رہائش پذیر ہیں اور ان سے یونیورسٹی کے منظور کردہ ریٹس کے مطابق پیسے کٹتے ہیں۔ایک کرایہ کا گیسٹ ہاؤس جس میں یونیورسٹی کی اعلیٰ سطح میٹنگز کیلئے آئے ہوئے مہمان اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد سے آئے ہوئے مہمان آکر ٹھہرتے ہیں۔ وائس چانسلر کی فیملی پشاور یونیورسٹی کی سرکاری رہائش گاہ میں رہتی ہے اور اس رہائش گاہ کا ماہانہ کرایہ وائس چانسلر اپنی جیب سے دیتے ہیں۔ ملک کے اکثر سرکاری جامعات نے وائس چانسلر کیلئے سرکاری رہائش گاہ مہیا کی ہوئی ہے۔چونکہ یونیورسٹی آف سوات کے پاس اپنی سرکاری رہائش گاہ موجود نہیں اسلئے وائس چانسلر یونیورسٹی آف سوات اپنی سوات موجودگی کے دوران گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرتے ہیں جس کے چارجز صوبوں کی دوسری یونیورسٹیز کے مروجہ طریقہ کار اور سنڈیکیٹ کے حکم کے مطابق وائس چانسلر کی تنخواہ سے کٹ جاتے ہیں۔
(ii) جواب ندارد۔

جناب جعفر شاہ: دا سوات یونیورسټی چې هغه د تباهئ په مخ باندې روانه ده، د دې انصاف په دور کښې جناب سپیکر صاحب، په 75 هزار روپئ باندې یو ګیسټ هاؤس وائس چانسلر ځان له په کرایه باندې اخستے دے او د هغه د تنخواه نه پینځلس سوه روپئ کټ کیږی۔ زه وایم شیم شیم شیم۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! او هغه وائی چې دا ما د میلمنو د پاره اخستے دے۔ دا میلمانه چې دی جناب سپیکر صاحب، هغوی ته تی اے ډی اے ملاویږی که نه

ملاویږی؟ که نه دا به څی او هلته کښې به په ریسټ هاؤس کښې مزې کوی او شرابونه به څښکی؟ جناب والا، دا زه د دې چې دا سوات یونیورسټی زما، دا د سرکاری بنچز ایم پی اے ګان چې د تحریک انصاف سره د هغوی تعلق دے، هغوی دې وائس چانسلر له تلی وو او هغوی ترې راوتی دی او کومه ملنډه په هغوی پورې کړې ده او کوم Joke ئے په هغوی پورې کړے دے، هغوی به نن پخپله د دې خبرې ګواهی وکړی چې دا سوات یونیورسټی کومې تباهئ طرف ته روانه ده۔ جناب والا، دویم سوال ورسره زه که تاسو وایئ نو زه په 794 باندې هم بحث کوم، که تاسو اجازت را کړئ؟

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچن نمبر 794۔

جناب جعفر شاه: دا ټول به کمیټئ ته لیږئ۔ 794 کښې جناب والا، د سوات یونیورسټئ شل لاکهه روپئ، شل لاکهه روپئ۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: دا بهتر نه ده چې دا یو والا جواب د وشی لږ یو منټ کښې؟

جناب جعفر شاه: نو دا خو تاسو نه لیږئ جی، دا خو انصاف دے دلته، تاسو به ئے کمیټئ ته نه لیږئ ما ته پته ده۔

جناب قائمقام سپیکر: نه مونږه خو ئے لیږو، دا خو دا هاؤس ته، هاؤس ته۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: جناب سپیکر صاحب! حکومت به ئے نه لیږی، زه خلق پرې خبروم، زه د سوات عوام خبروم او زه به مخکښې یم او د سوات 19 لاکه عوام به ما پسې وی او د دې یونیورسټئ ګیټونه به ماتوم، دا زما اعلان دے په دې فلور باندې۔ دا د کمیټی ته واستولې شی۔

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچن نمبر 793، جی جواب څوک کوئ؟ شاه فرمان صاحب۔'سوری' جی عبیدالله مایار، پلیز۔

جناب عبیداللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے معدنی ترقی): جناب سپیکر صاحب! د آنریبل ایم پی اے صاحب چې کوم سوال دے چې د سوات یونیورسټی، دا 793 چې کوم سوال دے "یونیورسٹی کے کل وقتی عملہ بشمول وائس چانسلر کی تقرری عمل لائی گئی ہے؟" دا وو سوال، دلته کښې Written دا دی بهرحال دوئ خو پکښې ډیر مخکښې

مخکښې لاړل جي خو جواب د دې دا دے چې "جی ہاں، یونیورسٹی آف سوات کیلئے کل وقتی عملہ بشمول وائس چانسلر کی تقرری عمل میں لائی جاچکی ہیں" بل دوئ پکښې سوال کړے دے جي "چونکہ یونیورسٹی آف سوات نئی یونیورسٹی ہے اور ابھی تک کرایہ کی بلڈنگ میں کام کررہی ہے اسلئے یونیورسٹی کے عملے کیلئے کوئی سرکاری رہائش موجود نہیں، ایک زنانہ ہاسٹل" یو هاسټل چې کوم دے دوئ په رینټ باندې نیولے دے جس میں سٹوڈنٹس اور ٹیچرز رہائش پذیر ہیں اور ان سے یونیورسٹی کے منظور کردہ ریٹس کے مطابق پیسے کٹتے ہیں۔ ایک کرایہ کا گیسٹ ہاؤس جس میں یونیورسٹی کی اعلیٰ سطح میٹنگز کیلئے آئے ہوئے مہمان اور ہائرایجوکیشن کمیشن اسلام آباد سے آئے ہوئے مہمان آکر ٹھہرتے ہیں۔ وائس چانسلر کی فیملی پشاور یونیورسٹی کی سرکاری رہائش گاہ میں رہتی ہے اور اس رہائش گاہ کا ماہانہ کرایہ وائس چانسلر اپنی جیب سے دیتے ہیں۔ ملک کے اکثر سرکاری جامعات نے وائس چانسلر کیلئے سرکاری رہائش گاہ مہیا کی ہوئی ہے۔ چونکہ یونیورسٹی آف سوات کے پاس اپنی سرکاری رہائش گاہ موجود نہیں اسلئے وائس چانسلر یونیورسٹی آف سوات اپنی سوات موجودگی کے دوران گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرتے ہیں جس کے چار جز صوبوں کی دوسری یونیورسٹیز کے مروجہ طریقہ کار اور سنڈیکیٹ کے حکم کے مطابق وائس چانسلر کی تنخواہ سے کٹ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شوکت یوسفزئی، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جعفر شاه صاحب د دا کلیئر کړی چې په دیکښې اعتراض کوم ځائې کښې دے، مطلب هغه د جیبه پیسې ورکوی، په کرایه ئے ځائې اخستے دے، بل په کور کښې اوسیږی، د هغه د تنخواه نه پیسې کټ کیږی نو دیکښې اعتراض کوم ځائې کښې دے ؟

جناب قائمقام سپیکر: جی سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: په دې اعتراض دا دے چې سی ایم صاحب پخپله دلته کښې اعلان کړے وو چې ګیسټ هاؤسز او ریسټ هاؤسز باندې پابندی ده، سرکاری اهلکار به هلته نه اوسیږی، 15 سو روپئ کټ کیږی او په 75 هزار روپئ باندې هغه په کرایه باندې اخستے دے د یو سړی د پاره۔ زه وایم چې دا د وکتلې شی چې

هغوی د لته کښې نه دی لیکلی چې زه څومره، زما نه څومره کټ کیږی۔ یو کور د هغه سره د لته په پیښور کښې ملاؤ دے، یو کور هغه ته په سوات کښې ملاؤ دے په 75 هزار روپئ باندې، د خلقو پیسې، د دې قوم خزانه ولې خوری او دلته هغوی دا نه دی لیکلی چې زه څومره کرایه ورکوم۔ که تاسو ئے نه لیږئ مه ئے لیږئ، زما فرض وو، ما په فورم باندې کوئسچن وکړو، په ریکارډ راغله۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، پلیز۔

وزیر صحت: یونیورسټئ کښې سپیکر صاحب! د رهائش ځائې نشته او دا هم لږ وکتلې شی چې دا چا اپوائنټ کړے دے، د چا په دور کښې دا اپوائنټ شوے دے دا ولې؟ پکار دا ده چې یونیورسټی جوړیږی، د هغې د رهائش، د هغې انتظامات خو د مخکښې نه پکار وی هر څه، اوس که د هغه سره د رهائش د اوسیدو ځائې نه وی نو هغه به چرته کښې اوسیږی وائس چانسلر دے اخر؟ دیکښې کلیئرکټ ورکړی دی ډیپارټمنټ، که دا تاسو چیلنج کوئ نو چیلنج ئے کړئ، مونږ خو د ډیپارټمنټ دا دفاع نه کوؤ خو هغه وئیلی دی په جواب کښې چې هغه خپله کرایه ورکوی د جیبه، نو که تاسو د غه کوئ، تاسو ئے چیلنج کړئ، مونږ به د رسره ډیپارټمنټ کښینوؤ، که غلط جواب ئے راکړے وی، سزا به ورله ورکوؤ او که جواب صحیح وی نو بیا پکار ده چې تاسو دا Accept کړئ۔

جناب جعفر شاه: That`s my point، سوات یونیورسټی د پینځه شپیتو کالو د سوات د خلقو دا د هغوی ارمان وو او زه فخر کوم چې دا زما په دور کښې پوره شوے دے شوکت صاحب! خو دې له ئے نه ورکوم چې یو سړے د ئے لوټی، نو لهذا زما غرض هم دا دے چې دا خبره کومه شوې ده، دا ټهیک نه ده، 15 سو روپئ ماهانه د هغه د تنخواه نه کټ کیږی، 75 هزار د دې کرایه ده لهذا دا د کمیټئ ته حواله شی، هغه به ئے Thrash out کړی، Thrash out د شی، تاسو ته په دے څه؟ تهینک یو۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

وزیر صحت: د سبا پورې مونږ ته د غه راکړئ، زه به دا ډیپارټمنټ ته اوس د غه کړم، هغه به راشی، تاسو سره به کښینئ چې دا کلیئر کړی درته، که د جیبه

ورکوی نو بیا خو پکار ده چې مونږه، د هغې زمونږ سره خو څه کار نشته او که د جبیبه نه ورکوی نو بالکل زه تاسو سره اتفاق کوم، بیا خو څه مسئله پاتې نه شوه کنه۔

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: جعفر شاه صاحب! څه وکړو جی؟

جناب جعفر شاه: ودریږه منور خان څه وائی؟

جناب قائمقام سپیکر: سید جعفر شاه صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دے وائی چې کمیټۍ ته د ریفر شی نو دوئ ته په دې باندې څه Arguments ته او بحث ته څه ضرورت دے؟ هاؤس ته د اووائی چې یره کمیټۍ ته لاړ شی او که نه، صفا خبره ده۔

جناب جعفر شاه: کمیټۍ ته ئے ولیږئ، هغوی به ئے Thrash out کړی، خبره به خلاصه شی پته به ولګی کنه۔

جناب قائمقام سپیکر: هغه کمیټۍ ته استولو فیصله خو تاسو کوئ زه خو نشم کولې، زه خو به ئے ریفر کړم، هاؤس ته به ئے Put کړم۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسې ده چې په دې هاؤس کښې آنریبل ممبر چې دے چې په هر ډیپارټمنټ کښې وی، که د هغوی پخپله Constituency کښې وی یا که په دې صوبه کښې وی چې یوه ایشو چې هغه Raise کیږی، د هغې په شا باندې ظاهره خبره ده چې څه نه څه وجوهات وی۔ زه خو نن خدائے شته چې د حکومت په رویه باندې ډیر زیات خفه شوم چې ما ته خو نن دا معلومه شوه چې دوئ نه غواړی چې دلته دا کوم معاملات روان دی چې هغه Smooth وی۔ پکار خو دا وه چې نن که د اپوزیشن ټول غړی په هر ډیپارټمنټ کښې یو یو ایشو راؤړی او بیا دوئ د دې نه داسې د انا مسئله جوړوی، مقابله ترینه جوړوی چې یره هاؤس ته ئے Put کړئ تاسو چې په هغې باندې ګنتی وکړو، زما خیال دا دے

چې دا Approach چې دے ، دا صحیح نه دے۔ سپیکر صاحب، په دې صوبه کښې په هر ډیپارټمنټ کښې چې معاملات دی، زمونږ هم دا کوشش دے او بیا زمونږ دا نوی ملګری چې حکومت ته راغلی دی، دا چې څومره ایشوز دی دا خو د تیر حکومت دی نو یو طرف ته خو دوئ چغې وهی چې یره په تیر حکومت کښې کرپشن وو، په تیر حکومت کښې Mismanagement وو، په تیر حکومت کښې دا وه، په تیر حکومت کښې دا وه، نن د تیر حکومت خلق د هغه حکومت نه دا غوښتنه کوی چې راپاڅئ چې دغه مسئلې چې دی، هغه دغه کمیټو ته کیږدو، په هغې باندې بحث وکړو نو زه خو بیا په دې خبره باندې نه پوهیږم چې دا حکومت د دې خبرو نه دا دومره د انا مسئله جوړوی ولې؟ زه ریکویسټ کوم، شوکت صاحب ته هم ریکویسټ کوم، شاه فرمان صاحب ته هم ریکویسټ کوم، وزیرانو صاحبانو ته هم ریکویسټ کوم چې مهربانی د وکړی چې که ستاسو په نوټس کښې یو خبره نه وی او اپوزیشن هغه خبره ستاسو په نوټس کښې راولی، پکار دا ده چې په اخلاقی توګه ئے تاسو شکریه ادا کړئ۔ که هغه غلطی په تیر حکومت کښې وی یا په اوس حکومت کښې روانه وی چې هغه غلطی شا ته کیږی او هغه د حکومت معاملات چې دی، هغه Smoothly په مخکښې باندې ځی۔ مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز۔ شاہ فرمان، ہاں، جی قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): جناب سپیکر! یہ سردار صاحب بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کی یہ خواہش کیوں ہے کہ جو بات بھی ہم کہیں اسے گورنمنٹ من وعن تسلیم کرلے؟ دیکھیں یہاں پورا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے، اس کی طرف سے جواب آتا ہے، اس جواب کی طرف سے Satisfied نہیں ہیں تو اس کیلئے یہی ہوتا ہے کہ کمیٹی کو Put up کیا جاتا ہے، ووٹنگ کرائی جاتی ہے تو اس میں انہیں ناراض نہیں ہونا چاہیئے اور پھر ایک آدمی ہے، وائس چانسلر ہے، اس کا Status ہے، اس کے مطابق اس کو ہاؤس رینٹ وغیرہ ملے گا لیکن فرض کیا اس کو Government accommodation نہیں دے سکتی، اگر وہ ایک کمرے میں رہتا ہے تو اس سے کرایہ ایک کمرے کا ہی لیا جائے گا نا، اس میں تو کوئی بات نہیں کہ اس نے یہ کردیا۔ گورنمنٹ کے وسائل ہونگے تو اس کیلئے جب

گھر بنے گا تو پھر وہ گھر میں شفٹ ہو جائے گا تو اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں کہ اس میں ہر بات کو یہ لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی جو ہم کہیں گے، وہی کمیٹی کو جائے۔ کمیٹی کیا ہے، کتنی بنے گی، کتنا کام کرے گی کہ ہر چیز کو ہم کمیٹی کو بھیجتے جائیں گے، اس پر کتنا Expenditure آتا ہے؟ یہ ان کی بھی گورنمنٹ ہے، ان کا بھی صوبہ ہے تو اس پر بھی یہ سوچیں اور سارے ذمہ دار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں پتہ ہے کہ ہم کیا کیا کہہ رہے ہیں اور کیا کہنا چاہتے ہیں اور اس کا کیا ریزلٹ نکلے گا، باوجود اس کے اتنا Stress کرتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی۔ میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس چیز کو لائیں جس میں کوئی ایسی بات ہو، ہر چیز پہ Stress نہ کریں جی۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ بات نہیں کروں گا کہ آج جو کونسچنز ہیں، Concerned Minister یہاں پہ موجود نہیں ہیں ایک۔ دوسری بات جو پارلیمانی سیکرٹری یا کوئی منسٹر جواب دیدیتا ہے تو اس کی Help میں پھر دوسرا بندہ کھڑا ہو جاتا ہے، میں نے تو یہ بات نہیں کہی ہے، ہم اسی بات میں بالکل Insist نہیں کریں گے لیکن اگر اسی چیز پہ سوچا جائے تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ ان سارے معاملات کو ٹھیک کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وہاں پہ بیٹھ کے ٹھیک ٹھاک طریقے سے جو ممبران کمیٹی کے ہیں، جو آفیشلز ہیں، آفیسرز ہیں، وہ بھی آجائیں گے اور میرے خیال میں یہ جو ایشوز ہیں، جو مسائل ہیں، وہ ٹھیک ٹھاک طریقے سے آگے بڑھیں گے۔ اب آگے سے ایک بندہ جواب دیدیتا ہے، دوسری دفعہ دوسرا بندہ جو ہے وہ کھڑا ہو جاتا ہے، میں نے تو اس چیز کی نشاندہی نہیں کی ہے اور ہونا بھی نہیں چاہیئے، آج منسٹرز کے کونسچنز ہیں تو وہ کیوں سارے نہیں ہیں؟

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: جناب سپیکر، جو ماحول بن گیا ہے۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ کہیں اپوزیشن نے کسی بات کے اوپر Stress کیا ہو کہ یہ سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور وہ نہ کیا گیا ہو۔ میں بھی پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں، اگرچہ اس کے اندر کئی وجوہات ہیں، اگر Concerned Minister موجود

نہیں ہیں، ویسے بھی منسٹر کے ساتھ بیٹھ کے اگر ایشو کے اوپر بات کی جائے کہ منسٹر نہیں ہیں جواب موجود ہے اور اگر پہلی دفعہ حکومت نے کہا ہے کہ اس کو ہم کمیٹی کو نہیں بھیجتے تو اس کے اوپر اتنا بڑا اعتراض، مجھے بھی اس بات کی توقع نہیں تھی کیونکہ میں خود اپوزیشن کے دوستوں کی جو بھی بات ہوتی ہے، میں بالکل من و عن تسلیم کرتا ہوں اور کمیٹی کو ہم سارا سال، تو یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ اب اسمبلی کے اندر گورنمنٹ جوابدہ ہے، سوال کرتی ہے اپوزیشن، سارے ممبرز سوال کرتے ہیں، منسٹرز، گورنمنٹ نے Respond کرنا ہوتا ہے لیکن اگر ہم اس ڈیٹیل میں جائیں کہ کون کیا کر رہا ہے، کس نے کیا کیا ہے؟ ہم نے تو یہ بھی دیکھا ہے کہ کمیونٹی سنٹر کے نام پر حجرے بنے ہوئے ہیں، اگر گورنمنٹ کے پیسے کی اتنی ہی فکر ہوتی، وہ ساری چیز ہماری نظر میں ہے، اس سے پہلے گورنمنٹ کے اندر جو بات تھی، ایک Simple بات ہے، میں جعفر شاہ صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ Concerned Minister آجائیں، جس جواب کے اندر غلطی ہے، اگر اس جواب کے اندر غلطی ہے اور جیب سے پیسے نہیں دیتے تو میں اس فلور کے اوپر کہتا ہوں کہ جو جعفر شاہ صاحب کہتے ہیں، میں تابعدار ہوں اور ان کی بات مانی جائے گی لیکن کم از کم حکومت کے اوپر بھی تو تھوڑا بہت Trust کریں۔ اگر ہم کہیں کہ آپ بالکل ٹھیک ہیں اور اگر ہم کہیں کہ ہم ٹھیک ہیں تو یہ آپ نہ مانیں، Concerned Minister آجائیں، اگر جعفر شاہ صاحب کی یہی Concern ہے کہ یہ غلطی ہے تو میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ منسٹر کے ساتھ بیٹھ کے یہ ان شاءاللہ بات کریں گے، وہ مطمئن کریں گے، نہ ہوا تو میں جعفر شاہ صاحب کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریه جی۔ دا کوئسچن نمبر 793 پینډنګ، ټهیک شوه جی؟ جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاہ: پینډنګ نه جی، دا ډیر Important دے سر۔ جناب سپیکر! په دیکښې دا ده چې شل لکهه روپۍ د سوات یونیورسټۍ هغه پیښور یونیورسټۍ ته راوړې شوې دی او د هغې نه ټینډر شوے دے، نه د هغې د تعمیر طریقه کار۔۔۔۔

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: ټول لګیا دی۔

جناب جعفر شاہ: 794 pending, now I am discussing 793۔ ٹھیک ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

* 794 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سوات یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے پشاور یونیورسٹی میں اپنی رہائش گاہ پر سوات یونیورسٹی کے بجٹ سے تزئین وآرائش کی مد میں 20لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ کی ہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) مذکورہ رقم کی منظوری کس نے دی ہے؛

(ii) مذکورہ رہائش گاہ میں مرمت کیلئے دیئے گئے ٹینڈر کی کاپی فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی(معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔یونیورسٹی آف سوات کے وائس چانسلر نے یونیورسٹی آف پشاور میں اپنی رہائش گاہ پر یونیورسٹی آف سوات کے بجٹ سے تزئین وآرائش کی مد میں 20لاکھ روپے کی رقم خرچ نہیں کی ہے،البتہ یونیورسٹی آف سوات کے وائس چانسلر کے محافظین اور ڈرائیورز کیلئے کمرہ بنایا گیاہے جو کہ یونیورسٹی آف پشاوراور یونیورسٹی آف سوات کے درمیان ایک ایگریمنٹ کے تحت ہواہے جس کی مثال دوسری یونیورسٹیز میں موجود ہے اور یہ کام انتہائی کم خرچ پر کیا جاچکاہے جس کی منظوری یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ سے حاصل کی گئی تھی اور یہ کام ایمرجنسی میں ڈیپارٹمنٹل طریقہ کار کے مطابق انجام ہوا جس کی رولز میں گنجائش موجود ہے۔

(i) جواب ندارد۔

(ii) جواب ندارد۔

جناب جعفر شاہ: اس پہ میری متعلقہ منسٹر صاحب سے تفصیلی بات ہوئی ہے And he agreed that he will send it to the Standing Committee and he will conduct a full fledge detailed inquiry لیکن افسوس کے ساتھ کہ مشتاق غنی صاحب بہت Honest بندہ ہے، وہ آج نہیں ہیں اسلئے یہاں پہ یہ نخرے بنے ہوئے ہیں۔جناب والا! یہاں پہ 20لاکھ روپے انہوں نے سوات یونیورسٹی کے پیسے لا کے یہاں پہ پشاور یونیورسٹی میں لگائے ہیں اور یہاں پہ کہتے ہیں کہ According to the rules اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے 20لاکھ نہیں لگائے ہیں20لاکھ سے کم لگائے ہیں، 19لاکھ99ہزار999اعشاریہ 99 (قہقہے) جناب سپیکر، تو یہ سوال، میں شاہ فرمان سے

ریکویسٹ کرونگا کہ اس کو ہم نے ضرور کمیٹی کو بھجوانا ہے کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہوئے، اس کا کونسا طریقہ کار ہے، اس کی Approval کہاں سے ہوئی؟ کیونکہ یہ میرے بچوں کے پیسے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچن نمبر 794 کی بات کر رہے ہیں؟

Mr. Jafar Shah: Yes, Sir; yes, Sir.

جناب قائمقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر! جو Concerned Minister کے ساتھ میری بات ہوئی ہے، اس قسم کے ایشوز کے اوپر تو گورنمنٹ کا بھی Concern ہے اور اس کے اوپر بات بھی ہو رہی ہے کہ جو پیسے یونیورسٹیز کو چلے جاتے ہیں، ان کا خرچ کرنا، میں اس کے اوپر مزید ڈیٹیل مانگونگا کہ وہ کس طرح خرچ ہوتے ہیں، کیا ان کا آڈٹ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ اس کے اندر ہم ضرور، اور جعفر شاہ صاحب کا جو یہ سوال ہے تو میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن گورنمنٹ نے یہ ایشو اٹھایا ہوا ہے وائس چانسلرز کے ساتھ کہ جو پیسے ان کو دیئے جاتے ہیں، ان کا کوئی آڈٹ کا بھی ایشو ہوتا ہے، ان کے اوپر ان پیسوں پر گورنمنٹ کا اختیار بھی نہیں رہتا، تو اگر جعفر شاہ صاحب اس کی بھی Help کر کے بتا دیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ Genuine questions ہیں، اگر اس کے اوپر منسٹر کے ساتھ، میں صرف اس بات کے اوپر یہ سارے جوابات دیتے ہوئے میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر مجھے کسی چیز کی فکر ہو اور میں کم از کم ایک دفعہ ضرور ڈیپارٹمنٹ یا منسٹر سے بات ضرور کروں گا کہ یہ چیز ایسی ہے اس کو Rectify کریں۔ تو اگر جعفر شاہ صاحب نے منسٹر سے بات کی ہے یا اگر اس کے لیگل پوزیشن سے وہ واقف ہیں کہ اگر یہ پیسے خرچ کئے گئے ہیں تو اس کے اوپر پراونشل گورنمنٹ کا کتنا کنٹرول ہے، یہ بتا دیں تو ہم ان کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں کہ کیا کرنا ہے؟

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، شاہ فرمان صاحب هم ریکویستهونه کوی او زه هم ریکویستهونه کوم خو داسې د وکړی چې 793 او 794 باندې د ډیپارټمنټ 'کمپلیټ' انکوائری وکړی That's my request۔

جناب محب اللہ خان (پارلیمانی سیکرٹری برائے مال): جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی جناب محب اللہ خان۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال: زمونږ جعفر شاه صاحب چې د سوات یونیورسټۍ په باره کښې کوم کوئسچن کړے دے ، مونږ ټول ایم پی ایز د هغې حمایت کوؤ ، د هغه وی سی خلاف د د غه وشی ، (تالیاں) هغه ناسور دے د سوات د پاره ، د سوات د خلقو د پاره ، د سوات د سټوډنټانو د پاره ناسور دے او ټهیک ټهاک د دا د غه ته لاړ شی کمیټۍ ته لاړ شی۔

(تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جی بھیج دیں جی، شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: جناب سپیکر! اچھی بات ہے ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہو اور جو گورنمنٹ کے ایم پی ایز ہیں اور جو ایڈوائزرز ہیں، اگر کوئی Concerned Minister بھی ہے، محمود خان بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ خود اس کی چھان بین کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپوزیشن کیلئے اطمینان کی بات ہوگی کہ اگر گورنمنٹ کے بندے ان کے ساتھ ہیں تو ڈیپارٹمنٹل انکوائری کے اوپر کوئی اعتراض ان کو نہیں کرنا چاہیئے۔

Mr. Acting Speaker: Okay ji. The Question is referred to the concerned Committee, sorry to the department,

ٹھیک ہے، ڈیپارٹمنٹ، ڈیپارٹمنٹ کو، ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیتے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: ڈیپارٹمنٹل انکوائری۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

790 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2008 سے 2013 تک ضلع بونیر کے تمام گورنمنٹ پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں (مردانہ اور زنانہ) کو حکومت نے فرنیچر، چاک، بلیک بورڈز، ٹاٹ اور کمپیوٹرز خریدنے کیلئے رقم فراہم کی تھی جس کی خریداری ٹینڈرز کے ذریعے کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اشیاء کی خریداری کیلئے دی گئی رقم کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے، نیز ہر ٹینڈر کیلئے اخباری اشتہار کی نقول بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) 08-2007 سے Upgraded سکولوں اور اضافی کمرہ جات کیلئے فرنیچر کی مد میں محکمہ تعلیم نے -/11192002 روپے ضلع بونیر کو ریلیز کئے تھے جو SIDB تیمر گرہ (پاک جرمن) کو منتقل کئے گئے تھے۔ان کی طرف سے سکولوں کو فرنیچر کی تقریباً 80% سپلائی ہو چکی ہے۔ 08-2007 سے 2013 تک جیوٹ ٹاٹس کی مد میں محکمہ تعلیم نے مبلغ -/15291529 روپے ضلع بونیر کو ریلیز کئے تھے۔ سپلائی مکمل ہو چکی ہے۔(تمام کاغذات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

791 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ PK-79 بونیر میں کئی گورنمنٹ ہائر سیکنڈری، ہائی، مڈل اور پرائمری سکولز (برائے بوائز اینڈ گرلز) زیر تعمیر ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کی تعداد، ان کیلئے منظور شدہ فنڈز اور ٹینڈر کیلئے اخباری اشتہار کی فوٹو کاپیوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن سکولوں کی تعمیراتی کام بند ہیں، ان کی وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ PK-79 میں ہائر سیکنڈری، ہائی، مڈل اور پرائمری سکولز میں سے نو تعمیر ہو چکے ہیں جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، جس کے فنڈز اور اشتہارات محکمہ تعمیرات کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں ایسا سکول نہیں ہے جس پر تعمیراتی کام بند ہو۔اخباری اشتہارات کی فوٹو کاپیاں ملاحظہ کی گئیں۔

872 _ <u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پالیسی کے تحت بچوں کی تعداد کے حساب سے پرائمری سکولز کی عمارت کو دو کی بجائے تین کمروں کے کرنے اور بچوں کو ٹاٹ کی بجائے فرنیچر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ب) پرائمری سکولز کو دو کی بجائے تین کمروں کی تعمیر کا معاملہ اعلیٰ سطح پر زیر غور ہے اور جلد ہی اس سلسلے میں Planning criteria کو از سر نو مرتب کر کے نافذ العمل بنا دیا جائے گا۔ خیبر پختونخوا میں نئی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات کے تحت صوبے کے تمام اضلاع سے سکولوں کیلئے درکار فرنیچر کے بارے میں معلومات اکٹھی کی گئی ہیں اور اس تناظر میں وزیر اعلیٰ صاحب کو سکولوں کو فرنیچر کی فراہمی کے حوالے سے ہنگامی بنیادوں پر مرحلہ وار فرنیچر کی فراہمی کیلئے سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

873 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) ضلع ایبٹ آباد میں پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کی نئی بلڈنگز تیار ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-47 و 48 میں جن جن سکولوں کی نئی بلڈنگز تیار پڑی ہیں اور ان کی آسامیوں کی منظوری نہیں ہوئی ہیں، اگر منظوری ہوئی ہیں تو حکومت کب تک ان آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔
(ب) حلقہ PK-47 و 48 میں جن جن سکولوں کی نئی بلڈنگز تیاری پڑی ہیں اور محکمہ تعلیم کو ہینڈ اوور ہو چکی ہیں یا زیر تعمیر ہیں اور ان میں آسامیاں منظور ہوئی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

تعداد سکول جو زیر تعمیر ہیں	تعداد سکول جو محکمہ کے حوالے ہوئے	تعداد سکول برائے منظوری نئی آسامیاں	حلقہ
مردانہ 3	02	07	PK-47
زنانہ 3	---	---	PK-47

مردانہ 5	02	04	PK-48
زنانہ 1	---	---	PK-48

مردانہ وزنانہ سکولوں کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، نیز وہ سکولز جن میں آسامیاں منظور ہو چکی ہیں اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر چلادیا جاتا ہے، علاقہ میں کوئی ایسا سکول نہیں ہے جو کہ فنکشنل نہ ہو۔

876 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ایس ایس ٹی اور ایس ایس کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں ایس ایس ٹی اور ایس ایس کی کل کتنی آسامیاں خالی ہیں اور حکومت ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) صوبے میں ایس ایس ٹی کی کل 4340 اور ایس ایس کی کل 748 آسامیاں خالی ہیں۔ ان ایس ایس ٹی آسامیوں کو دو حصوں میں پر کیا جائے گا۔ محکمانہ طور پر پروموشن کیلئے رولز ابھی تک انڈر پراسیس ہیں، جونہی یہ رولز اور ریکروٹمنٹ پالیسی کا نوٹیفیکیشن ہو جائے تو ان شاءاللہ ان آسامیوں کو پر کیا جائے گا جبکہ ایس ایس کیلئے پبلک سروس کمیشن نے اشتہار دیا ہے، جونہی پبلک سروس کمیشن سے Recommendation آئے گی، ان کی تقرری کی جائے گی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی محترمہ معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب، یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ایجوکیشن ایمرجنسی لگائی گئی ہے اور دوسری۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب قائمقام سپیکر: معراج ہمایون صاحبہ۔ ایک دو منٹ کے بعد ان شاءاللہ پھر وقفہ نماز کیلئے کرتے ہیں، آپ بات کرلیں، بات کرلیں۔ معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جی صوبے میں ایجوکیشن ایمرجنسی لگائی گئی ہے اور یہ ایجنڈا ہمیں ملا تھا دو دن پہلے اور اس میں سارے سوالات جو ہیں، وہ ایجوکیشن سے Related ہیں، ایلیمنٹری اور ہائر ایجوکیشن سے، تو مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ آج حکومت کے وزراء اگر، پہلے تو سارے وزراء کیوں چلے گئے ہیں، اس کی Reason کیا ہے کہ آج Absent ہیں؟ یہاں سے اپنے کوئسچنز کیلئے وہ تھے کیوں نہیں؟ اور اگر وہ نہیں ہیں جی یہاں پہ، وہ UK trip پہ چلے گئے ہیں تو ان کی جگہ کوئی Prepared ہو کر کیوں نہیں آیا؟ ہمارا ٹائم کیوں Waste کیا گیا ہے، اتنا Precious time؟ ملک میں جو حالات ہیں، ایجوکیشن کے جو حالات ہیں، سارے Institutions breakdown ہیں، ٹیچرز، اساتذہ ناخوش ہیں، پڑھائی نہیں ہو رہی، امتحان سر پر آگئے ہیں اور یہاں پر منسٹرز صاحبان سارے غائب ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹریز جن کی ایک فوج تھی، وہ بھی جوابات نہیں دے سکتے تو برائے مہربانی حکومت کو اس کے بارے میں کچھ کرنا چاہیئے۔ شکریہ بہت بہت۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائمقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائمقام سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میرا خیال ہے ساڑھے چار بجے میں نے یہ بات کی ہوئی ہے سر کہ اگر یہ صوبہ رہے گا، اس صوبے میں امن وامان ہو گا، اس صوبے میں ہماری جان جو ہے، جو ہم لوگ روزانہ یہ خون کی لاشیں اٹھا رہے ہیں، اگر یہ ختم ہو نگی تو ہمارے یہ سوالات، ہمارے یہ توجہ دلاؤ نوٹسز، ہمارا یہ سارا کچھ بزنس پہ آتا رہے گا۔ سر، میں درخواست کرتی ہوں ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی کہ خدا کیلئے اس صوبے کے لوگوں پہ، کیونکہ پالیسی بن رہی ہے مرکز میں جناب سپیکر صاحب! اور یہاں پر ہم لوگ اس پر بحث ہی نہیں کر پا رہے ہیں کہ ہم نے اس صوبے میں کرنا کیا ہے جناب سپیکر صاحب؟ وہ ظالم درندے جناب سپیکر صاحب، ہر گلی محلے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں آپ کے ایک ممبر فضل الٰہی صاحب، ان کے گھر کے باہر بم رکھا ہوا تھا، اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا جناب سپیکر صاحب، یہ نہ

کہیں کہ ادھر کے ہیں یا ادھر کے ہیں، انہوں نے مارنا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، خدا کیلئے میں یہاں سے ریکویسٹ کر کر کے تھک گئی ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر اور اس پالیسی پر آپ آجائیں اور رولز کو Suspend کریں اور Suspension کے بعد جناب سپیکر صاحب، پلیز اس پر بحث کریں اور کل کے دن بھی اس پر بحث رکھیں، کل کا ایجنڈا ہی تقسیم نہ کریں تاکہ نہ تو کوئسچنز آئیں اور نہ ہی ایسی بات ہو، شروع سے ہی ہم لوگ لاء اینڈ آرڈر پر بات کر لیں جناب سپیکر صاحب۔ سر، یہ بہت زیادہ ضروری ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: میڈم! آپ کو میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ آپ موشن موو کریں، میں Put کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں موشن موو کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔

معمول کی کارروائی کا معطل کیا جانا

Ms. Nighat Orakzai: Mr. Speaker, I beg to move that the present agenda may be suspended and the rules may be relaxed and House may be allowed to discuss the important issue regarding Law and Order. سر! اس پر آپ کہیں تو میں دو چار لفظ بول دوں اور پھر اس کے بعد اس ہاؤس کو، اگر آپ پہلے پوچھ لیں تو-----

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the motion, moved by honorable Nighat Orakzai Sahiba, may be allowed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker The ‘Ayes’ have it. The proceedings of agenda is suspended-----

(Interruption)

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی محمد علی، پلیز۔ محمد علی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه ستاسو توجه یو اهم خبرې ته راګرځوم۔ زما حلقه PK-92 دیر اپر، پرون او هغه بله ورځ به جناب

سپیکر صاحب! تاسو اخبار اتو کښې کتلې وی، تقریباً په یوولس دولس اخبار اتو کښې زما د صوبائی حلقه PK-92 د یونین کونسل ګوالزئی چې په هغې کښې ډیر لوئې کلے دے "سندرئی" د هغې خلقو روډونه بلاک کړی وو او یو احتجاجی مظاهره ئے کړې وه او د هغوی کوریج ټوله صوبه کښې ټی وی او ټولو اخبار اتو راغستے وو، د هغوی دا مطالبه جناب سپیکر صاحب! چې زما په حلقه کښې په تیر شوی حکومت کښې د چیف منسټر ډائریکټیو، سی ایم ډی او تعمیر خیبر پختونخوا پروګرام۔۔۔۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> دا رولز خو د لاء اینډ آرډر د پاره Suspend شوی دی او دوئ په ایجنډا۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> شاه حسین خان صاحب! خیر دے دوئ د خبره وکړی بیا خو هسې هم Already، د دوئ خو د دې سره څه Related، د ایجنډې سره Related خبره نشته۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ:</u> شاه حسین صاحب! زما هم د دې سره Related ده، د نورې ایجنډې مطابق نه ده شاه حسین صاحب۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> ټهیک شوه، ټهیک شوه۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ:</u> جناب سپیکر صاحب! ځنګه چې تاسو هم د امن و امان او د لاء اینډ آرډر خبره وکړه، زه هم په دغه باندې خبره کوم جی۔ زما حلقه کښې د سابقه چیف منسټر ډائریکټیوز وو، د تعمیر پختونخوا پروګرام او د ډسټرکټ اے ډی پی تحت تقریباً 21 کروړ روپۍ زما په حلقه کښې خرچ شوې وے، په دیکښې دغه یونین کونسل ګوالزئی کښې دا مصیبت شوے دے چې په دې 21 کروړ کښې 21 لاکه روپۍ نه دی لګیدلی۔ دغه خلقو په دې باندې احتجاج کړے دے چې موجوده حکومت د کرپشن خلاف چې دے نو یو Stand اخستے دے لهذا د دې خلقو دا پیسې چې خوړلې شوې دی، د دې خلاف تاسو ایکشن واخلئ Otherwise، مونږه ډیر په منتونو باندې هغه حالات کنټرول کړی وو او هغوی کورونو ته تلی وو۔ ننۍ ورځ ئے ما سره ایښودې وه که تا زمونږ په حق کښې خبره ونکړله نو بیا به مونږ رااوځو دې روډونو ته او احتجاجونه به کوؤ، نو لهذا

سپیکر صاحب! زما تاسو ته دا درخواست دے چې فوری طور د په دیکښې د انکوائرئ حکم تاسو وکړئ چې په دیکښې څوک څوک Involve دی، په دې PK-92 زما صوبائی حلقه په یونین کونسل گوالزئی سندرئی کښې که په هغې کښې زید بکر، زما د جماعت اسلامی سړے دے یا د بلې پارټئ Anyone هر څوک چې وی نو فوری طور د په دې انکوائری وشی او هغه رپورټ د صوبائی اسمبلئ کښې پیش کړے شی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! ہم نے لاءاینڈ آرڈر کیلئےRule suspend کرنے کیلئے درخواست کی تھی اور وہSuspendہو گئے ہیں تو اس پر بات شروع کرلیں اور کل تک اس کو جاری رکھیں گے،لاء اینڈ آرڈر پہ ہماری بات ہونی ہے سپیکر صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: چونکه د تیر حکومت په حواله باندې خبره وشوله او زما یقین دا دے چې ډیر، وزیر اعلیٰ صاحب دلته کښې راغلے وو، محمد علی خان صاحب چونکه د هغې حلقې ایم پی اے دے، اول خو پکار دا وه چې که وزیر اعلیٰ صاحب له ئے درخواست ورکړے وے او پراونشل انسپکشن ټیم چې کوم دے پکار دا ده چې د وزیر اعلیٰ صاحب نه هغوی مطالبه کړې وے او هغوی پرې ډائریکټیوز اخستی وے او پراونشل انسپکشن ټیم تلے وے خو بیا هم ډیره ښه خبره ئے وکړله او پکار هم ده که'نیب' ورته ځی، که انټی کرپشن ورته، که پراونشل انسپکشن ټیم ورته ځی او که د هغې د پاره جدا انکوائری کمیټی چې ده هغه Constitute کیږی نو زما یقین دے چې دا به ډیره زیاته بهتره او ډیره زیاته غوره خبره وی۔

جناب عنایت اللہ(وزیر بلدیات): سر!

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ۔

وزیر بلدیات: سر، محترم ممبر صاحب چې کومه خبره وچته کړې ده او د سی ایم ډائریکټیوز عموماً لوکل گورنمنټ Implement کوی نو زه ورته ایشورنس

ورکوم چې دوئ هم کومه انکوائرئ باندې مطمئن کیږی نو زه او دوئ به کښینو نو دوئ د ما ته ډیټیلز راکړی نو ان شاء الله هغه شان انکوائری به پرې وکړو۔

جناب قائمقام سپیکر: تھیک شوه جی، محمدعلی صاحب!

جناب محمد علی: تھیک شوه۔

اراکین کی رخصت

جناب قائمقام سپیکر: معززاراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: جناب سرداراورنگزیب صاحب نلوٹھا20-01-2014؛جناب فریڈرک عظیم صاحب20-01-2014؛جناب وجیہہ الزمان صاحب،ایم پی اے20-01-2014؛محترمہ فوزیہ بی بی20-01-2014تا25-01-2014؛جناب سردار ظہوراحمد، ایم پی اے20-01-2014؛جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب،ایم پی اے20-01-2014؛جناب صالح محمد خان صاحب،ایم پی اے20-01-2014؛جناب محمد رشاد خان صاحب،ایم پی اے20-01-2014؛ جناب ملک بہرام خان،ایم پی اے20-01-2014و21-01-2014۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted.

جناب جعفرشاه: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی سید جعفرشاہ صاحب،پلیز۔

جناب جعفرشاه: تھینک یو سر۔ داسې ده جی چې لاء اینډ آرډر یقیناً ډیر Important issue ده او We should discuss now which is moved خو ما وئیل چې دا کوم زمونږ ډیر Important Questions دی، دا چې سبا نه بله ورځ ایجنډا کښې بیا تاسو راولئ نو ډیره به ښه وی۔

جناب مظفرسید: دا جعفرشاه صاحب To the point خبره وکړله، دا جی چې کوم کوئسچنز دی۔

جناب قائمقام سپیکر: 'کوئسچنز آور' خو ختم شو کنه جی۔

جناب جعفرشاه: نه بله ورځ ایجنډا کښې چې دا کوئسچنې چې بیا راولئ۔

جناب قائمقام سپیکر: ځه کوشش کوؤ، سیکرټری صاحب سره خبره کوؤ ان شاء اللّٰه۔

جناب جعفر شاہ: تاسو رولنگ ورکړئ جي نو بنه به وی۔

جناب قائمقام سپیکر: تھیک شوه جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔

جناب قائمقام سپیکر: دا لاء اینډ آرډر باندې بحث شروع کوؤ جی

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: اب آپ پانچ لوگ کھڑے ہیں، میں کیا کروں، سمجھ نہیں آرہی کہ میں کس کو ٹائم دوں اور کس کو کہہ دوں کہ آپ بیٹھ جائیں؟ ایک ایک بندہ آ کے بولے تو پھر ٹھیک ہے۔ جناب سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سر، میں ایک اہم ایشو کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سر ضلع چترال کی کوئی چھ لاکھ آبادی لواری ٹاپ کا روڈ بند ہونے کی وجہ سے مکمل محصور ہو چکی ہے اور پچھلے دنوں یہاں پر توجہ دلاؤ نوٹس بھی میں نے پیش کیا تھا اور منسٹر صاحب نے مجھے Assure بھی کرایا تھا، اس کے باوجود بھی ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوا ہے، لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں، احتجاجی مظاہرے بھی ہو رہے ہیں مگر کوئی سننے والا نہیں ہے۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ Rule 240 کے تحت 124 کو Suspend کرتے ہوئے مجھے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

مفتی سید جانان: رولز خو جی Already suspend شوی دی۔

جناب قائمقام سپیکر: سلیم خان صاحب! فل ایجنڈا لاء اینڈ آرڈر کیلئے Suspend ہو چکا ہے اسی لئے میری ریکویسٹ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے علاوہ کوئی مزید جو ہے اس وقت، اس ٹائم پر میں Allow نہیں کر سکتا، 'سوری' جی۔ لاء اینڈ آرڈر پہ بات ہو گی نا، آج، Already rules suspend ہو چکے ہیں، ایک فیصلہ آ گیا ہے نا۔ جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

امن وامان پر بحث

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر یہ بات ضرور ڈسکس کرنا چاہونگی کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے لیکن جس صوبے میں ہم رہ رہے ہیں خیبر پختونخوا، میں سمجھ لوں کہ یہاں پر ہم اب لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں، ہماری یہ دھرتی جو ہے اور دھرتی کی جو مٹی ہے، وہ خون سے بالکل سرخ ہو چکی ہے۔ کل کے بنوں کے واقعے کو آپ دیکھ لیں، اس کے علاوہ آپ پنڈی کے واقعے کو دیکھ لیں اور پے درپے جناب! جس طریقے سے ابھی مجھے ایک میسج آیا ہے کہ یہاں پر امن لشکر پر باڑہ میں جو ہے، خیبر ایجنسی میں کوئی حملہ ہوا اور اس میں دو لوگ شہید ہوئے اور کچھ لوگ زخمی ہوئے ہیں، اسی طرح نادرا کے بہت سے آفسز کو Threat ہے۔ سر، ہم سب لوگوں کی زندگیوں کو Threat ہے، ہمارے معصوم لوگوں کی زندگیوں کو Threats ہیں اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے بڑے کھلے الفاظ میں یہ بات ضرور کرنا چاہونگی کہ جو لوگ ہمارے اس ملک کے دشمن ہیں جن کو دہشت گردوں کے نام سے، کرایہ کے قاتلوں کے نام سے، سفاک لوگوں کے نام سے اور درندوں و جانوروں کے نام سے میں پکارتی ہوں، جناب سپیکر صاحب! اب ان کی طرف سے مختلف علاقوں میں، یہ میں ڈرانے کیلئے بات نہیں کر رہی ہوں لیکن بات یہ ہے کہ مختلف علاقوں میں انہوں نے گھر لے لئے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، کل جو ہے چوہدری نثار صاحب نے یہ بات کی ہے کہ ابھی ہم ایک Strategy بنا رہے ہیں تاکہ مذاکرات ہوں یا آپریشن ہو۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہاں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی وساطت سے میں یہ بات ضرور ان تک پہنچانا چاہونگی کہ یہاں صوبے کے لوگ چاہے وہ ادھر کے لوگ ہیں، چاہے وہ ادھر کے لوگ ہیں، چونکہ ہم سب لوگ ایک ہی دھرتی سے تعلق رکھتے ہیں، ایک ہی ملک سے ہمارا تعلق ہے تو جناب سپیکر صاحب، ہمارے تمام لوگوں کے Consensus سے، ہم لوگوں کو Onboard رکھ کر اور پھر اس کے بعد جو بھی Strategy بنائیں، اگر وہ مذاکرات کی حد تک، لیکن میرا خیال جو ہے، یہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ میرا پرسنل خیال ہے جناب سپیکر صاحب، باقی کام حکومتوں کے ہوتے ہیں کہ وہ کونسی سمت جاتی ہیں اور کونسی سمت نہیں جاتی ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ایک طرف تو ٹی ٹی پی کے لوگ ہمارے تقریباً 70، 80 ہزار لوگوں کو شہید کر چکے ہیں جن میں فورسز بھی شامل ہیں، جن میں جناب سپیکر صاحب، Innocent لوگ بھی شامل ہیں، جن میں ہمارے یہاں اسمبلی کے ممبران بھی شامل

ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہتی ہوں کہ وہ لوگ جو ٹی ٹی پی کی طرف سے اعلانات، ابھی انہوں نے جو ایک اعلان کیا ہے کہ اگر گورنمنٹ Sincere ہے، گورنمنٹ کے پاس کوئی اتھارٹی ہے، گورنمنٹ اگر سنجیدہ ہے تو وہ با مقصد مذاکرات کرنے کیلئے تیار ہیں اور جناب سپیکر صاحب، ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ Although 70 ہزار لوگوں کو ماردینا، ہمارے آئین کی خلاف ورزی کرنا، ہمارے لوگوں کو شہید کرنا اور بغیر کسی وجہ، اور پھر چھ چھ دن کے بعد کوئی تنظیمیں اس کو Own کرتی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ مذاکرات کی طرف اگر وہ بڑھنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، ہماری اس گورنمنٹ کو اور ہمارے اپوزیشن کے لوگوں کو Onboard لیا جائے جناب سپیکر صاحب! لیکن ہمارا یہاں سے ایک مطالبہ ضرور جانا چاہیئے ٹی ٹی پی کے لوگوں کو کہ اگر مذاکرات کرنے ہیں تو مذاکرات کیلئے ان کو اپنے یہ حملے روکوانا ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک طرف جنگ اور ایک طرف مذاکرات، یہ دونوں نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم ان کے خلاف نہیں لڑ رہے ہیں، وہ آ کے ہمارے لوگوں کو، معصوم لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر وہ ہمارے لوگوں پر یہ جو حملے ہیں، ہمارے معصوم لوگوں کو جو وہ قتل کر رہے ہیں، شہید کر رہے ہیں تو ان کو بھی یہاں سے ایک میسج جانا چاہیئے کہ ان لوگوں کو بھی اپنے جو یہ حملے ہیں، وہ بند کرنا ہونگے، اگر وہ مذاکرات کیلئے سنجیدہ ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت مذاکرات کیلئے سنجیدہ نہیں ہے تو سنجیدہ مجھے وہ نظر نہیں آتے ہیں کیونکہ ایک طرف مذاکرات کی بات اور ایک طرف گولی کی بات، تو یہ بھی سنجیدگی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ باقی باتیں وزراء بھی کرینگے، یہاں پہ اپوزیشن کے لوگ بھی کرینگے لیکن یہاں سے ایک میسج اور یہاں ایک قرارداد پاس ہونی چاہیئے اور یہ فیڈرل گورنمنٹ تک جانی چاہیئے کہ ان کی جو بھی Strategy بنتی ہے ان دہشت گردوں کے خلاف، تو میرا خیال ہے کہ اس میں تمام لوگوں کو اور ہمارے جو قائد ایوان ہیں، اپوزیشن لیڈر ہیں، ہمارے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، At least ان کو Onboard لیا جائے تاکہ ان کے جو خیالات ہیں، ان کی جو تجاویز ہیں، ان کو بھی سامنے رکھیں کیونکہ ہم اپنے صوبے کے، ہمارے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، ہمارے جو لوگ ہیں، وہ اپنے صوبے کے حالات، معروضی جوان کے حالات ہیں، ان کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں بجائے مرکز کے، تو میرا خیال ہے کہ اگر یہاں کے لوگوں کو بھی Onboard لیا جائے تو جناب سپیکر صاحب، یہ ایک

اچھی کاوش ہو گی اور اس کا جواب جتنا جلدی دیا جاسکے، وہ فیڈرل گورنمنٹ جو ہے تو اس صوبائی حکومت کو Onboard رکھ کے اور ان کو میسج دیا جائے کہ آپ بھی حملے بند کریں، تو ہم Onboard ہو کے آپ کے ساتھ مذاکرات کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر اس کے باوجود وہ پھر مذاکرات کی بات کو نہیں مانتے تو میرا خیال ہے جناب سپیکر صاحب، پھر اس کا آخری آپشن جو ہے، وہ آپریشن ہو گا جس کی میں کھلی طور حمایت کرتی ہوں۔ تو پہلے مذاکرات اور پھر اس کے بعد آپریشن، اس میں باقی لوگ بھی اپنی رائے دینگے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میری آپ سے درخواست ہے کیونکہ اس صوبے میں نہ تو کوئی یعنی Investors آرہے ہیں، نہ یہاں پہ جناب سپیکر صاحب! روزگار، کیونکہ انہی لوگوں کے نام پہ اب بھتہ خوری بھی شروع ہو گئی ہے، انہی لوگوں کے نام پہ اغوا (کیسز) بھی شروع ہو گئے ہیں، انہی لوگوں کی وجہ سے لوگوں کا روزگار چھینا جارہا ہے، انہی لوگوں کے ناموں کے پیڈوں سے جو ہے تو وہ لوگوں کو جاتے ہیں کہ بھئی! ایک کروڑ روپیہ دو اور پھر مک مکا 20 لاکھ میں، 25 لاکھ میں ہو جاتا ہے، یہ انہی لوگوں کے ہاتھ سے لکھے ہوئے، ان سے بچوں کو اٹھایا جاتا ہے، پھر اغوا برائے تاوان دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں سے بہت سے لوگ ہجرت کر کے چلے گئے ہیں، اس میں اس گورنمنٹ کو اور اپوزیشن کے جتنے بھی پارلیمانی پارٹیز کے پارلیمانی لیڈرز ہیں، اپوزیشن کے جتنے لوگ ہیں، وہاں پہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو اب سنجیدگی سے جناب سپیکر صاحب! اس کو انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے، اس کو کسی اور طرف نہیں لے جانا چاہیئے، پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیئے جناب سپیکر صاحب! کیونکہ یہ ہمارے دو کروڑ 40 لاکھ لوگوں کا سوال ہے اور جناب سپیکر صاحب، اس پہ سنجیدگی سے کوئی بات یہاں سے جائے تاکہ فیڈرل گورنمنٹ بھی ہمیں سنجیدگی سے لے اور ہم لوگوں کی بات کو وہ Own کرے اور ہمیں Own کرے، ہمارے مسائل کو Own کرے، ہمارے لوگوں کو Own کرے اور اس پہ ہم سے جو بھی تجاویز ہیں، وہ ہم دینے کیلئے تیار ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> جی مسٹر عنایت اللہ خان۔ جناب عبدالستار خان صاحب۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> تھینک یو سر۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ وَالتِّینِ وَالزَّیْتُونِ○ وَطُورِ سِینِینَ○ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِینِ○ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیمٍ۔

جناب سپیکر، آپ کا مشکور ہوں کہ میں پہلی بار اس اسمبلی میں امن وامان پہ، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن پہ پوری اسمبلی سے مخاطب ہوں۔ جناب سپیکر، ہمارے ساتھیوں نے کل پرسوں اس پر بحث کی ہے اسمبلی میں، آج ہم تھوڑا چاہ رہے تھے کہ ایک تو ہمارا میڈیا کارنر خالی ہے تو ان سے ہم نے بات کی تھی کہ جب وہ بھی ہوں اور لیڈر آف دی ہاؤس بھی ہوں، منسٹرز صاحبان بھی ہوں تو پھر ہم اس Sensitive topic پہ بات کرتے لیکن ہماری بہن نے پہلے رولز کو Suspend کرنے کی استدعا کی اور آپ نے موقع دیا، بہر حال پھر بھی جناب سپیکر! اس پہ بہت بات ہو رہی ہے، میں اسمبلی کا رکن ہوں، اس اسمبلی میں بیٹھا ہوں، میں نے گورنمنٹ کی طرف سے ان پانچ مہینوں میں، خصوصاً امن وامان کے لحاظ سے جو بات ہوتی ہے، میڈیا میں ٹی وی کارنر پہ جو بات ہو رہی ہے، سچے پاکستانی کی حیثیت سے، اس صوبے کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے میں ذاتی طور پر یہ سوچتا ہوں، میرا ایمان بھی یہ کہتا ہے کہ آج تک میں نے جتنے لوگوں کو سنا ہے، اس اسمبلی کے اندر بھی، اسمبلی سے باہر بھی، سوائے اس بات کے مجھے کوئی اور چیز نظر نہیں آئی کہ اس نازک اور اس Important issue کو لوگ سیاسی مقاصد کیلئے، پولیٹکل سکورنگ کیلئے استعمال کرتے ہیں، ہمارا Main problem بھی یہی ہے۔ جناب سپیکر، امن جان کا ہو، مال کا ہو، زمین کا ہو، یہ ہم سب کا حق ہے اور گورنمنٹ ذمہ دار ہے، گورنمنٹ کی Responsibility ہے کہ اس ملک میں رہنے والے، اس صوبے میں رہنے والے تمام لوگوں کی جان اور مال کا امان، ان کی حفاظت گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن جو حالات ہم نے اپنے ملک میں، اپنے صوبے میں جو بغاوت اور Insurgency ہم نے گزشتہ ادوار میں بھی دیکھی ہے اور آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں اور محسوس کر رہے ہیں، کیا ایسے مسئلے میں میں ایک فرد ہونے کی حیثیت سے، ایک ممبر اسمبلی ہونے کی حیثیت سے، ایک جماعت سے میری وابستگی ہونے کی حیثیت سے، یا کوئی اور اس سے سیاسی فوائد کیلئے بات کرے تو میرے خیال میں یہ بہت بڑی زیادتی ہے، ہم نے Fair ہو کر، سیاسی جماعتوں سے بالاتر ہو کر، قومیتوں سے بالاتر ہو کر اس پہ بات کرنی بھی ہے اور یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ پورے ملک میں Countrywide اس پہ Deliberations ہو رہی ہیں اور اس میں کوئی برائی نہیں لیکن ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ہم نے مد نظر رکھنا ہے کہ دنیا کی وہ سپر پاور جس کا عالمی ایجنڈا ہے، افغانستان میں آکر بیٹھا ہے اس سرزمین پر، اس بات سے ہم انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ افغانستان کے معاملات

کے ساتھ ہمارے ٹرائبل ایریاز کا تعلق ہے، ٹرائبل ایریاز کے معاملات کے ساتھ ہمارے خیبر پختونخوا کا تعلق ہے اور خیبر پختونخوا کے معالات کے ساتھ پورے ملک کا تعلق ہے، جب ایک جگہ پہ امن ہو گا تو اس پورے ریجن میں امن ہو گا، جب ایک جگہ پہ امن نہیں ہو گا تو ہمارے پورے ملک میں امن نہیں ہو گا، اس بات سے کوئی بھی میرے خیال میں اس اسمبلی میں انکار نہیں کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک بات، گزشتہ اسمبلی میں میرے خیال میں اس صوبائی اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار ہمارے پریذیڈنٹ صاحب اسی اسمبلی میں آئے تھے، یہاں اپنے Presidential address میں زرداری صاحب نے ایک بات کی ہے اسی کارنر میں کھڑے ہو کر، آج کل ہمارے بڑے جب بھی بات کرتے ہیں تو اس بات کو ہمیشہ میں نے ذہن میں بٹھایا ہے، کیا بات کی جناب سپیکر؟ کہ ہم نے چالیس سال تک تیار رہنا ہے۔ جب پاکستان تحریک انصاف، مسلم لیگ نون، جمعیت وغیرہ وغیرہ، جماعت اسلامی یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ہمارے قومی ایشوز ہیں، یہ معاملات ہیں، یہ مشکلات ہیں تو پھر اس پہ سیاست کیوں کی جاتی ہے؟ جناب سپیکر، یہ ایک بہت بڑا سوال ہے۔ ہم نے قربانی دی، عوام نے قربانی دی، مانتے ہیں کہ Law Enforcement Agencies نے قربانی دی، مانتے ہیں ہمارے اسمبلی کے ممبران، بہت سے ہمارے دوست، گزشتہ اسمبلی کے بھی اور اس اسمبلی کے، انہوں نے قربانی دی ایک Cause کیلئے، ایک مقصد کیلئے قربانی ہے یہ، مجھے افسوس ہے کہ اس پہ بہت بحث ہو چکی، بہت سے لوگوں نے رائے دی، بہت سے ہمارے ملکی لیڈروں نے، ہمارے قائدین نے اس بات کو پتے کی طرح سیاسی مقاصد کیلئے اور لوگوں کی ہمدریاں حاصل کرنے کیلئے استعمال کیا، تو کم از کم کسی کو احساس ہوتا ہے نہیں ہوتا ہے، میں کوہستان کے ان پہاڑوں کا رہنے والا ہوں، میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ اس صوبے کے ساتھ اور یہ اس ملک کے ساتھ زیادتی ہے۔ جو سیچویشن ہے، جو حالات ہیں، مشکلات ہیں، ہم سب نے اس کا ادارک بھی کرنا ہے اور اس کیلئے تیار بھی ہونا ہے اور اسے قبول بھی کرنا ہے۔ جناب سپیکر، لوگ طالبان کی بات کرتے ہیں، تبلیغی مرکز پشاور میں جو حملہ ہوا، کیا تبلیغی مرکز میں، تبلیغی تحریک میں، جو عالمی تحریک ہے، جو اسلام کے مبلغین ہیں، جو اسلام کے سفیر ہیں، یہ کسی سیاسی عمل کا اثر ہے، کسی عمل کا؟ نہیں، یہ اللہ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے، ان پر حملہ کیا طالبان نے کیا؟ کیا کسی اور پاکستانی نے کیا؟ نہیں، میں نہیں مانتا اس بات کو، اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمارے ملک کے خلاف عالمی سازشیں،

ہمارے ملک کے خلاف جو اے این پی دور میں ہمیں جو 'ان کیمرہ' بریفنگ دی گئی تھی، اس میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ 44 قونصل خانے افغانستان میں صرف اس ملک کے خلاف ان مقاصد کیلئے بنائے گئے ہیں جس میں 'را' بھی ہے، 'موساد' بھی ہے، 'سی آئی اے' بھی ہے، ان کے مراکز ہیں اور وہاں سے Executers، ان کو Train کرتے ہیں اور یہاں پہ مختلف ناموں سے وہ ہمارے ملک میں، تو اس وقت تو ہم نے یہ سبق لیا تھا، ہم نے پڑھا تھا، ہم نے سنا تھا، ہم نے سمجھا تھا، جب اس بات کو بار بار اسمبلی کے اس مقدس ایوان میں، یا تو سیریس بات کرنی ہے، بہت سے لوگوں سے سنتے ہیں ہم، بہت سے لوگ ہمارے ساتھی فیڈرل گورنمنٹ پہ تنقید کرتے ہیں، ہم مانتے ہیں، ہم سینے پہ لیتے ہیں لیکن یہ بات نہیں ہو سکتی کہ پالیسی Formulate کرنا جس طرح مرکزی گورنمنٹ کے فرائض ہیں، اس کی Responsibility ہے، ان کو Implement کرنا بھی ان کی ذمہ داری ہے، اسی طرح جو بھی پالیسی ہو گی اور اس پالیسی کو صوبائی گورنمنٹ نے بھی، عوام نے بھی اور مختلف سیاسی جماعتوں نے بھی اس کو Own کرنا، یہ ہماری بھی ذمہ داری ہے، یہ بات نہیں ہو سکتی کہ ایک صوبے کے لوگ کہیں کہ پولیس Depoliticized کر دی ہم نے، نہیں نہیں، ان مقاصد کیلئے پولیس بالکل الگ کر لیں، ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے لیکن آج جب امن و امان کی بات ہو اور ذمہ داری کی بات ہو تو حکومت کی طرف سے بات آئے کہ پولیس کو ہم نے چھوڑا اپنی مرضی پر، نہیں نہیں، پولیس ایک فورس ہے اس صوبے کی، گورنمنٹ کے Under ہے، ان مقاصد کیلئے ان کو چلانا ہے، اس طرح سے جان خلاصی نہ فیڈرل گورنمنٹ اور نہ صوبائی گورنمنٹ (کر سکتی ہے)، میں کلیئر بات کرتا ہوں، نہ ہمارے منسٹرز صاحبان، نہ ہم اور میں خود، ہم اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے اور یہ بات میں کلیئر اور واضح کر لوں کہ بہت سی باتیں ہو رہی تھیں ہماری حکومت کی طرف سے کہ فیڈرل گورنمنٹ کوئی پالیسی نہیں دے رہی ہے، آج نیشنل سیکورٹی پالیسی آئی ہے، بڑی واضح پالیسی ہے اور اس میں تین Components ہیں جو آپ نے بھی سنا ہو گا_ خفیہ، سٹریٹیجک، آپریشنل_ تینوں باتیں ہیں، مذاکرات کی بات بھی ہے، ایکشن کی بات بھی ہے، تو یا تو ہم نے اس پالیسی کو، ہم سب نے، صوبائی حکومت ہو، فیڈرل گورنمنٹ ہو، اس اسمبلی کا ہاؤس ہو، اس کو Own کرنا ہے اور اس پہ ہم نے ایک Page پہ آکر آگے آنا ہے، اس میں سیاست کی بات کی گئی تو میں جناب سپیکر، زرداری صاحب کی اس بات کی طرف اشارہ

کرتا ہوں کہ چالیس سال تک ہم نے اس کیلئے تیار ہونا ہے جس طرح باقی ممالک میں ہوا تھا، لہذا میں آج ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ اس نازک مسئلے کو خدارا Politicized بھی نہ کریں، جماعتیں بھی نہ بنائیں سر، مرکز اور صوبائی حکومت کی بات بھی نہ بنائیں، اس کو پاکستان کا مسئلہ بھی قرار دیں، اس کو پاکستان کا مسئلہ سمجھیں اور اس کے حل کی طرف آگے بڑھیں، میں بھی بڑھوں اور سارے ہم بڑھیں اس میں نیک ارادے کے ساتھ، جذبے کے ساتھ، ہم نے چالیس سال تک اس Insurgency کے خلاف برداشت بھی کرنا ہے، لڑنا بھی ہے اور اس کیلئے حکمت عملی بھی بنانی ہے۔ وآخِرُالدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

جناب قائمقام سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم موضوع ہے اور میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس میں بہتر فیصلہ کرتے ہوئے امن عامہ کے حوالے سے آج کی جو بحث ہے، اس کے انعقاد کی اجازت دی، ہاؤس کی خاص طور پر شکر گزار ہوں، نگہت اورکزئی صاحبہ کی کہ انہوں نے یہ موشن موو کی اور وہ اس کیلئے صبح سے Lobbying کر رہی تھی۔ جناب سپیکر، ویسے تو تمام Sittings میں کہیں نہ کہیں امن عامہ کے حوالے سے، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمارے ممبران صاحبان نکات اٹھاتے رہتے ہیں اور یہ بھی اب ایک وطیرہ ہو گیا ہے، باقاعدہ ریگولر پریکٹس ہو گئی ہے کہ ہم اس ایوان میں بدقسمتی سے ان واقعات کی وجوہات پر Regularly فاتحہ خوانی بھی کر رہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جب ہم کسی کی، کسی واقعہ کی مذمت نہ کر رہے ہوں اور اب تو مذمت کرتے کرتے بھی خود ہمارے جو اپنے معاملات ہیں، وہ بھی قابل مذمت ہو گئے ہیں۔ حکومت سخت دل نظر آ رہی ہے، صرف پروپیگنڈا مشینری کی Basis پر اسی بات پہ قائم ہے کہ سب اچھا ہے اور اگر کچھ اچھا نہیں ہے تو وہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ وفاق اور صوبے میں جو تناؤ کی کیفیت ہے، جو Confrontation ہے، وہ خود اس مصیبت زدہ صوبے کیلئے پریشانی کا باعث ہے اور لاء اینڈ آرڈر کی جو ابتری ہے، اس کی ایک بڑی وجہ بن رہی ہے۔ بہت افسوس ہے آج کے واقعے کا، گزشتہ دن کا، اس سے پہلے کا، مدارس پہ حملے ہو رہے ہیں، عبادت گاہوں پہ حملے ہو رہے ہیں، ہماری افواج پہ حملے ہو رہے ہیں، سیاسی زعماء پہ حملے ہو رہے ہیں، ہمارے

اہم تاجر، ڈاکٹرز، لائرز، پروفیسرز اغوا ہو رہے ہیں اور آج تک ان میں سے کچھ کا بالکل پتہ ہی نہیں اور حکومت اس سلسلے میں کسی معاملے پہ کچھ بہت باخبر نظر نہیں آ رہی، نہ ہی یہ شیئر کر رہی ہے کہ ان مسائل کیلئے کیا کیا جا رہا ہے؟ ہمارے معزز وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں کہ صوبے میں لاشیں گر رہی ہیں اور مرکز تماشا دیکھ رہا ہے۔ مرکزی حکومت کہتی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور صوبائی حکومت اس کو مکمل طور پر، اس پر اس کی گرفت اتنی آسان نہیں، نہ ہی انہوں نے مضبوطی سے اس عمل کو یقینی بنایا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بالکل بجا بات ہے کہ امن وامان مرکز کی نہیں صوبے کی ذمہ داری ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ جو تحقیقات ہوئیں، چاہے وہ ڈیرہ جیل کی ہیں، چاہے وہ کسی اور ہمارے سیاسی اکابرین پر حملوں کی ہیں، ان کی تحقیقات کیلئے کمیٹیاں بھی بنتی ہیں لیکن وہ تحقیقات سامنے نہیں آتیں اور کبھی شیئر نہیں کی گئیں۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ کیا جو تحقیقات گزشتہ دنوں تبلیغی مرکز پر یا اس سے پہلے اے این پی کے لیڈر میاں مشتاق پر یا جو ہمارے امان گڑھ میں ملنے والی نامعلوم لاشوں کے حوالے سے، تو یہ کیا مرکز آ کے کریگا جناب سپیکر؟ یہ صوبائی حکومت کے کام ہیں کہ چوری، ڈکیتی، بھتہ خوری، سٹریٹ کرائمز، ان کیلئے ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں، میں نے اس دن بھی تعریف کی، آئی جی پی صاحب بہت Credibility والی شخصیت ہیں، بہت ہی صاف کردار ہے ان کا، ان کا اپنا ایک اچھا ریکارڈ ہے لیکن ابھی نئے آئے ہیں، اس سے پہلے کبھی خیبر پختونخوا میں، اس ایریا میں کبھی Serve نہیں کیا، ان کو حالات جانچنے کیلئے وقت بھی درکار تھا اور یہ شکایت بھی تھی کہ افسران جو ہیں، وہ Up to the mark نہیں ہیں، کم ہے تعداد، ہماری رپورٹ کے مطابق کوئی 35، 36 ہزار پولیس کی نفری کم ہے، افسران نہیں آ رہے، مرکز کے اوپر پھر کہا جاتا ہے کہ وفاق صحیح افسران کو ادھر بھجوا نہیں رہا، میرا یہ ہے کہ پولیس ٹریننگ سکول میں آپ ٹریننگ دے رہے ہیں، صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور پچھلی حکومتوں پہ ہم یہ وقتاً فوقتاً تنقید کرتے رہے ہیں کہ انہوں نے اس صورتحال کو، دہشت گردی کی یہ جو ایک انتہائی ڈراؤنی صورتحال ہے، اس سے نبرد آزما ہونے کیلئے انہوں نے پولیس کو اور دوسرے ہمارے جو ادارے ہیں Law Enforcement Agencies ہیں، ان کو انہوں نے مکمل طور پہ لیس نہیں کیا، Properly equipped نہیں کیا، انٹیلی جنس نیٹ ورک کو انہوں نے اتنا Sophisticated نہیں کیا۔ آج بھی آپ کی پولیس کے پاس بہتر، اگر دیکھا جائے تو بلٹ پروف

جیکٹس کی کمی ہے، بہت بڑا ہم نے کارنامہ کیا کہ ہم نے 40 کتے اور منگوالئے لیکن ہمارے پاس Metal detectors نہیں ہیں، ہمارے پاس Night vision equipments نہیں ہیں، ہم آج تک ایک اچھا وائرلس سسٹم یہاں پہ اپنی پولیس کو اگر دیا بھی ہے تو صرف لوکل بنیادوں پہ، آپ کے پاس ایک پورے صوبے کے حوالے سے Networking نہیں ہے، پھر ہمارا (صوبہ) بہت Contiguous، جڑا ہوا ہے فاٹا ایریا سے جو کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان ایک Buffer zone ہمیشہ سے رہا ہے۔ اس کے اندر آپ کی جو Cross border infiltration ہے، آمد ورفت ہے، اس کیلئے صحیح نظام نہیں ہے۔ میں اس ذاتی تنقید کے حق میں نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے یہ اچھا لگتا ہے لیکن پروٹوکول کے خلاف باتیں کرنے والی آج کی ہماری حکومت، اگر آپ دیکھیں تو ان کے پروٹوکول اب نظر آتے ہیں لیکن ہمارے جہاں پہ ممکنہ ٹارگٹ ایریاز ہیں، وہاں پہ آپ کو پولیس کی نفری بہت کم تعداد میں نظر آئے گی۔ اس مشکل صورتحال میں وزراء بیرون ملک دوروں کو ترجیح دے رہے ہیں جبکہ وزیر اعظم نے بھی اپنا ایک دورہ کینسل کر دیا ہے۔ مقصد کہنے کا ہے کہ Serious mindedly اور پھر میرے بھائی بہت اکثر کہتے ہیں کہ جی آج فلاں نہیں ہے اور یہ مسئلہ آج نہیں ہے، کیبنٹ آپ کی Collectively responsible ہے، جوابدہ ہے اس اسمبلی کو، سارے مل بیٹھ کے ایک Strategy دیں، اپوزیشن کو Onboard لیں، ہم آپ کی سپورٹ کیلئے حاضر ہیں۔ اپوزیشن کا ہر ممبر ایک حلقے کی نمائندگی کر رہا ہے اور وہ حلقے اس خیبر پختونخوا میں، ہر علاقے اور ہر ڈویژن میں موجود ہیں، آپ ان کو Onboard لیں نہ کہ ہم صرف اور صرف ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بنا کے ہم یہ سمجھ رہے ہیں شاید کہ ہم اپنا Role ادا کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے۔ اگر اس وقت موجودہ حکومت سمجھتی ہے کہ مذاکرات ہی واحد حل ہے اور جس کے متعلق کسی کو بھی انکار نہیں تو پھر وہ مذاکرات کیلئے Proactive role ادا کرے۔ بہت سے معاملات ایسے ہیں جہاں پہ حکومت یہ کہتی ہے کہ مرکز کی Responsibility ہے، ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے لیکن ہم نے دیکھا کہ بنیادی طور پر مرکز کی جو ذمہ داری ہے، آپ کا انٹرنیشنل ٹریڈ، International treaties جس کے مطابق نیٹو سپلائی کیلئے سلالہ کے واقعے کے بعد ایک ایگریمنٹ ہوا تھا اور آپ نے صوبے میں اپنے طور پر آگے بڑھ کر اور اس چیز کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس پر جا کے اپنا ایکشن لیا اور آج تک بھی کوئی 50، 60

دن ہو گئے ہیں، وہ سلسلہ جاری ہے جس کا ایک Negative effect، Negative effect کہ یہاں پہ Already مشکلوں میں گرے ہوئے صوبے میں جو اکانومی ہے اس کو اور نیچے لے کے گئے، مہنگائی ہے اس کو اور اوپر لے کے گئے لیکن انہوں نے مرکز کا جو اختیار ہے، وہ اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ آپ کو کون روک رہا ہے؟ آپ آگے جائیں اے پی سی میں، جو گزشتہ اے پی سی ہوئی تھی، آپ نے اس وقت کوئی بات نہیں کی تھی وہاں پہ نیٹو سپلائی کے حوالے سے لیکن آپ نے پھر اپنے ہاتھ میں لیا، تو آج آپ کو مذاکرات سے کون روک رہا ہے؟ آپ جائیں اور آپ مذاکرات شروع کریں۔ اگر مرکز اس میں کوئی لیت و لعل کر رہا ہے، جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پہ اس دن کہا کہ بڑے مشکل حالات ہیں، بڑی بیچار گی ہے، وزیر اعظم نے چار مہینے سے ٹائم نہیں دیا اور وزیر اعظم صاحب آپ کے صوبے میں تشریف لاتے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ گوارہ نہیں کہ وہ جائیں، سارا دن وہ جا کے وزیر اعظم کے ساتھ اس مسئلے کے اوپر اس میں دو چار گھنٹے کی بات ہے کم از کم، روایات بھی ہیں پختونوں کی کہ ہم اپنے مہمانوں کی عزت کرتے ہیں اور وہ تو ملک کا وزیر اعظم یہاں پہ آرہا ہے، اس کا مطلب ہے آپ کے پاس بھی ٹائم نہیں ہے ان کیلئے، اس کا مطلب ہے آپ بھی اپنے ایشوز کو Seriously اٹھا کے نہیں لے کے جا رہے۔ ابھی تک ہمیں کچھ کلیئر نہیں ہے، کوئی ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے، سب چیزیں اس وقت تک یا اخباری بیانات میں ہیں یا پھر کہ وہ زبانی اسمبلی کے فلور پہ ہیں۔ یقیناً بہت کچھ ان کے پلان میں ہو گا لیکن آٹھ مہینے کے قریب ہو چکے ہیں جناب سپیکر، یہ چیزیں نظر آنی چاہیئے تھیں۔ آپ کا آج تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو رہا کہ آپ نے ٹرانسپورٹ جو ہے، وہ ٹریفک سے لے کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کو دی، لائسنسنگ کا اختیار بھی اپنے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کو، ٹریفک پولیس سے اٹھا کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کو دیا اور وزیر اعلیٰ ہاؤس سے کئی کئی خطوط جا رہے ہیں کہ اس پر عمل کرو، اس پر عمل کرو، اس پر عمل کرواور ٹریفک پولیس کہتی ہے کہ ہم نہیں دیتے اختیار، جواب ہی نہیں دے رہی، Is it good governance؟ یہ سب Related ہے۔ یہی موٹر سائیکل جو بغیر پرمٹوں کے جس کا اس دن نگہت اور گزئی صاحبہ نے یہاں پر مختصراً پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ بات اٹھائی بھی، لیکن Nobody is taking things seriously جناب سپیکر، یہاں پہ پھر آپ وہ والے تمام دعوے، وہ وعدے سب ایک خیال خام کے طور پر نظر آتے ہیں جن میں کہا گیا تھا کہ اب ہم تبدیلی دیکھیں

گے۔ لاء اینڈ آرڈر ایک Strong resolve کے بغیر حل نہیں ہو سکتا، اس کو ہمیں Out of the way جاکے ایک Proactive طریقے سے سارے ہاؤس کو Onboard لے کے Resolve کرنا ہوگا، یہ نہیں کہ اوپر سے آپ نعرے دعوے کریں گے اور اندر سے وہی صورتحال چلتی رہے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ہم نے پولیس کو صاف کر دیا، اب پولیس میں کوئی فیصلے ہمارے عمل دخل سے نہیں ہوتے، افسوس ان کا یہ خیال ہے کہ شاید لوگ اس بات کو نہیں سن رہے یا شاید میڈیا نے اپنا بائیکاٹ ختم نہ کیا ہو تو یہ چیز نہیں لکھی جائے گی لیکن عوام ان کے منہ سے نکلی ہوئی ایک ایک بات کو نوٹ کر رہے ہیں جناب سپیکر، ایسا نہیں ہے، Ground realities totally different ہیں۔ میری تقریر لمبی ہو جائے گی، میں اسے مختصر کر دیتی ہوں، ہمارے باقی مقررین نے بھی اس پہ بات کرنی ہے لیکن میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ بتادونگی اپنے ضلع کے حساب سے کہ ہری پور میں ایک ڈی ایس پی ہے جس کے حوالے سے ایک ممبر کی ذاتی شکایت تھی اور اس کیلئے ہم سب نے جاکے اپنے طور پہ کوشش کی کہ اس ڈی ایس پی کو چونکہ اس کا ذاتی عناد تھا ایک ممبر کے ساتھ اور مشکل سیچویشن تھی تو ہم سب نے کہا لیکن وہ نہیں ہوا، واقعی ہمیں یہ لگا کہ جی اب پولیس کی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن پھر ہم نے خود ہی اس بندے کو کہا کہ آپ پی ٹی آئی کے کسی ممبر سے کہیں اور پی ٹی آئی کے ایک ممبر صاحب کو کہا تو اسی دن اس کی تبدیلی ہوگئی، اس نے کہا مجھے یہ جگہ نہیں پسند، میں نے یہاں نہیں کرنا، دوسرے دن اس کی دوسری جگہ تبدیلی کر دی گئی، یہ تمام چیزیں دیکھ رہے ہیں لوگ۔ افسوس کی بات ہے کوئی بھی نہیں مانتا White collar crime is not easy to catch، آپ نہیں پکڑ سکتے لیکن زبان زد عام میں جاکے دیکھیں اور پوچھیں، آج بھی لوگوں کا خیال ہے کہ ہر بھرتی یا ہر تبدیلی کسی نہ کسی Against کے Gratification ہو رہی ہے، اس سے چینج نہیں آئے گی۔ بالکل میں مانتی ہوں کہ بالکل Clean record ہوگا ہمارے منسٹرز کا، وہ بالکل صاف ستھرے ہیں، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بہت اچھا ریکارڈ رکھ رہے ہونگے، بہترین کر رہے ہونگے لیکن صرف مقصد ان کا Clean رہنا نہیں ہے، جس طرح انہوں نے کہا تھا کہ ہم ڈیویلپمنٹل ورک اسلئے نہیں شروع کر رہے ہیں کہ اس سے کرپشن بڑھ جائے گی۔ یہ مقصد نہیں ہوتا حکومت کا، حکومت کا مقصد ہوتا ہے کہ ایک گورننس اپنی ایک Writ قائم کرے، ایک طریقہ کار طے کرے اور پھر اس کے مطابق جائے۔ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن اس کے

ساتھ بھی Directly related ہے کیونکہ لوگوں میں وہ Frustration بڑھ رہی ہے کہ آپ نے نہ ہی Income generation کی اور آگے سے ڈیولپمنٹ کے کام روکے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ نہیں ہے، Jobs یہاں پہ ہیں نہیں، انڈسٹری آپ کی Pathetic ہے، ٹرانسپورٹ پہ آپ نے Already، جو ٹریڈر وہاں سے لاتا ہے، اب لاتے ہوئے بھی مال کا ڈبل کرایہ لیتا ہے کہ جی خیبر پختونخوا میں بہت زیادہ آپ کا رگڑا لگتا ہے، یہ تمام چیزیں Directly affected ہیں، صرف فاتح خوانیاں کرنے سے اور مذمت کرنے سے کام نہیں ہوگا، We have to have a very strong resolve اور اس کیلئے میں سمجھتی ہوں کہ اب ٹائم آگیا ہے کہ ایک Concrete strategy، سب سے پہلے مرکز کے ساتھ Confrontation ختم کی جائے اور پھر بیٹھ کے آج جس طریقے سے نیشنل سیکورٹی پالیسی آئی ہے، اس پالیسی کے مطابق ہمارے صوبے میں بھی ہماری جو Law Enforcement Agencies ہیں، ان کو مضبوط سے مضبوط کیا جائے اور واقعی Autonomy دی جائے۔ پولیس کے جو چیف ہیں، انسپکٹر جنرل آف پولیس یا اس کے ساتھ جو باقی ادارے ہیں کہ ان کو وہ Serious autonomy دی جائے اور پھر تب دیکھا جائے کہ اس میں کسی کا عمل دخل، چاہے وہ حکومتی اہلکار ہو، حکومتی ممبر ہو، تو تب کام ہوگا، آپ کی بھرتی جو ہوگی، آپ کے ٹریننگ سکولز جو ہیں، پولیس کے ایلیٹ ٹریننگ سکول، یہ سب باتوں میں نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کی حیات آباد میں یہ بہت بڑی Recommendation تھی کہ حیات آباد کے گرد جو دیوار بنائی گئی تھی، آج تک اس کی کنسٹرکشن، اس کا تھوڑا سا حصہ ٹوٹا ہوا تھا، وہ ابھی تک ان سے نہیں حل ہو رہا، آج تک وہ بن نہیں رہی وہ دیوار۔ آپ یہ دیکھیں کہ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ جی ہم سینہ سپر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہیں دہشگردی کے سامنے، وہ کیسے؟ جو سکولز دہشت گردی سے تباہ حال ہوئے، مزہ تو تب ہے کہ اگر وہ ایک سکول تباہ کرتے ہیں، ایک ادارہ تو آپ دوسرے دن اس پر کام شروع کریں اور کہیں کہ ہم اور بنائیں گے، تم کتنے سکولوں کو آگ لگاؤ گے؟ بندوبست کریں لیکن وہ ویسے کے ویسے، ان میں سے اکثر آج بھی انتظار میں ہیں کہ ان کو دوبارہ تعمیر کیا جائے اور ہم کہتے ہیں کہ ہم نے ایجوکیشن ایمرجنسی لگادی ہے۔ جناب سپیکر، تقریر کرنے کو ہو تو پھر تو یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس میں سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ We have to take things seriously، یہ حکومت، حکمرانی جو ہے یہ

کوئی مذاق نہیں ہے، یہ اللہ کے حضور بھی اس کا بہت بڑا حساب ہے اور دنیا میں بھی اور عوام میں بھی اور بہت جلدی آنے والا ہے۔ آپ لوکل گورنمنٹ الیکشنز کو جتنا دور تک لے جائیں، ایک ٹائم پہ تو ہونگے، آپ کو فضاء سازگار کرنا ہوگی اور قول و فعل کے تضاد میں کبھی بھی معاملہ اپنے صحیح مثبت اختتام تک نہیں پہنچتا اسلئے ان تمام چیزوں کیلئے ضرورت ہے اور یہ ہم نے اس دن بھی کہا کہ جیسے تبلیغی جماعت پر حملہ ہوا تھا اور ہم سب یہاں مذمت کر رہے تھے کہ مرکز بھی آئے اور صوبائی جو ہماری ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے اور جو Agencies ہیں، وہ 'ان کیمرہ' ہمیں بریف کریں کہ Actually مسائل ہیں کہاں پہ اور کیا وجہ ہے کہ وہ حل نہیں ہو رہے ہیں؟ اور میں یہ بھی نوید دیدوں کیونکہ آج ہمیں تو یہ لیٹر مل گیا ہے کہ شکر الحمدللہ آٹھ مہینوں بعد یہ کمیٹیاں آخر کار بن گئی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز کی جو کمیٹی ہے، وہ اس پر سوموٹو ایکشن نوٹس لے گی حالانکہ ابھی کمیٹی کا بزنس کب شروع ہوتا ہے، اس میں بھی ٹائم لگے گا لیکن اس چیز کو بہت جلدی کرنا ہوگا۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ پوری اسمبلی کیلئے وہ بریفنگ مشکل ہے تو پارلیمانی لیڈرز کو چاہیئے کہ ان کیلئے یہ 'ان کیمرہ' بریفنگ رکھی جائے تاکہ ہمیں پتہ لگے کہ تازہ ترین صورتحال، کہ کیا وجہ ہے باہر گراؤنڈ پر کیوں چینج نظر نہیں آ رہی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ہماری جو لاء اینڈ آرڈر کی Worst condition ہے، کہیں پر کیوں اس وقت آپ کو بہتری نظر نہیں آ رہی ہے؟ Afghan refugees کے حوالے سے ہمارے کیا حالات ہیں؟ جو اس وقت پولیس کو دی گئی Facilities ہیں، اس کے حوالے سے ہماری صوبائی حکومت نے کیا ابھی تک ایکشن لیا ہے؟ یہ تمام چیزیں اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے انٹیلی جنس نیٹ ورک کو اس قسم کے معاملات کا پہلے کیوں پتہ نہیں چلتا اور اگر پتہ چل بھی جاتا ہے تو اس کا تدارک کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ یہ تمام سوالات ہیں جناب سپیکر! جن کا جواب دیئے بغیر ہم لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کے حوالے سے کسی بھی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ قومی وطن پارٹی اور اس کے ممبران اس معاملے میں پوری امید رکھتے ہیں کہ ہم اپوزیشن کے ساتھ مل کے حکومت کو اس بات پر مجبور کرینگے کہ وہ واقعی ایک بہتر طرز حکمرانی لے کر آئے اور آ کے ان وعدوں اور ان دعووں کو حقیقی رنگ دیں۔ اس معاملے میں اور ہر اچھے کام میں حکومتی بنچوں کے ساتھ ہماری سپورٹ ہوگی لیکن اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ باہر آگ لگ گئی ہوگی اور یہ یہاں پر بیٹھ کر بانسریاں بجائیں گے تو یہ قطعاً ہمیں قبول نہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ اول خو سپیکر صاحب، د نگهت بی بی شکریه هم ادا کوم چې په دې دومره اهمه مسئله باندې ئے د ټول هاؤس او بیا ستاسو توجه دې اهمې مسئلې طرف ته راوړوله۔ سپیکر صاحب، ستاسو نوټس کښې هم راولم او د ټول هاؤس نوټس کښې هم راولم چې کله هم په هاؤس کښې په لاء اینډ آرډر باندې خبره کیږی، پکار خو دا وه چې دلته آئی جی صاحب ناست وے یا د پولیس نور افسران ناست وے او چې د دې هاؤس ټولو ممبرانو صاحبانو په ذهن کښې کوم تجاویز وو، پکار دا وه چې هغه نوټ کیدے او چونکه د ننی ډسکشن د پاره نگهت بی بی تاسو ته ډیر وختی وئیلی وو، ریکویسټ ئے تاسو ته کړے وو خو پکار دا وه چې هغوی نن دلته کښې ناست وے۔ که هغه بله ورځ ډسکشن وو نو هم هغوی دلته موجود نه وو او بد قسمتی هم دا ده چې نن دلته میډیا والا هم نشته، زه نه پوهیږم چې دا انیسه بی بی یا دې نورو معززو اراکینو چې کوم تجاویز ورکړل چې دا به څنگه هغه سرکل ته رسی چې کوم ته رسیدل پکار دی؟ او بیا ډیره د خفگان خبره دا ده چې د څو ورځو نه خیبر پختونخوا کښې دهشت گردی چې ده، هغه ډیره زیاته سیوا شوې ده۔ اوس به هم تاسو ته اطلاع راغلی وی، د چارسدې ملگری ناست دی چې مونږ ته اطلاع راغله چې په سرډهیرو کښې غالباً ډیره بده پیښه شوې ده او که مونږ د دهشت گردئ دې لړئ ته پام وکړو، مونږ ورته فکر وکړو نو هغه دهشت گردو اعلان کړے وو څو ورځې مخکښې چې دا لړئ چې ده، دیکښې به مونږ تیز والے راولو او دې حملو کښې به مونږ اضافه کوؤ۔ اوس دلته زه هرگز تنقید کول نه غواړم خو زه نه پوهیږم چې بیا دا حکومت څومره سنجیده دے۔ د کله نه چې دا نوے آئی جی صاحب راغلے دے، ما خو کم از کم په دې هاؤس کښې نه دے لیدلے چې هغه دلته راغلے وی او که زما دې نورو ممبرانو شاید چې لیدلے وی نو زه نشم وئیلے، دا خو ډیره غیر سنجیده رویه ده۔ یو طرف ته حکومت دا خبره کوی او تیرو حکومتونو له پیغورونه ورکوی چې د تیرو لسو کالو نه په دې وطن کښې آپریشن روان دے، نتیجه ئے څه راغله او بیا ډیر په دلیلونو باندې دا خبره کوی

چې دا آپریشن چې دے یا دا کارروائی چې ده، دا د دې مسئلې مستقل حل نه دے خو که مونږ نن د دې حکومت نه دا تپوس وکړو چې آیا د دوئ دا غیر سنجیده رویه د دې مسئلې مستقل حل دا دے ؟ سپیکر صاحب، د بنوں واقعې ته که مونږ سوچ وکړو، زه دا ګڼړم چې دا د خپل نوعیت ډیره منفرده واقعه ده چې کوم ګاډے هائر شوے دے ، هغه ګاډے چا هائر کړے دے ؟ ډیر زیات سوالیه نشان دے۔ دا خو لګی داسې، ډیره عجیبه خبره لګی چې دا ګاډے د بهر نه نه دے راغلے ، دا ګاډے چا هائر کړے دے او دومره قیمتی ځوانان او دومره قیمتی ځواکونه شهیدان شول۔ دا حالات چې دی، پکار دا ده چې حکومت چې دے ، دا غوږونه کهلاؤ کړی، حکومت له پکار دا ده چې د خپلو مازغو نه کار واخلی او نن دلته د میډیا ملګری نشته، د انټیلی جنس ملګری به دلته ناست وی۔ سپیکر صاحب، تاسو ته اووایم چې پیښور، خاصکر پیښور چې دې په باندې د طالبانو قبضه ده، قبضه ده د دهشت ګردو، هغوی نن راغلی دی، که ته د حیات آباد ذکر کوې، که ته پیښور کښې د کومې حصې ذکر کوې، هغوی نن راغلی دی، هغوی خپل کورونه په کرایه اخستی دی، هغوی دلته پراته دی او مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې آیا بیا د دې صوبې هغه انټیلی جنس ادارې چې دی سپیکر صاحب! د پیښور دا حالت دے چې د پیښور په هره کونه کښې، په هره حصه کښې هغه خلق چې راغلی دی، هغه باقاعده میشته شوی دی او زه دا وایم چې اکثریتی تاجران چې دی یا شته مند خلق چې دی یا سپین روبی خلق چې دی، هغوی یا د پیښور نه هجرت کړے دے او یا د دې خبرې په اراده کښې دی چې د دې پیښور نه هجرت چې دے ، هغه روان دے او نن به تاسو ټولو خپل اخبارونه به کتلی وی، نن مونږ د دې ملک ټول نیشنل اخبارونه که وګورو یا ریجنل اخبارات که مونږ وګورو په فرنټ پیج باندې، هغه Militants چې دی، کهلاؤ، که یو طرف ته زمونږ د وزیر اعلیٰ صاحب تصویر دے ، که بل طرف ته زمونږ د دې وطن د وزیر اعظم تصویر دے او یا د اعلیٰ عهدیدارانو تصویران دی، نن په کهلاؤ ډاګه باندې په فرنټ پیج باندې تصویرونه لګیدلی دی سپیکر صاحب! مونږ حیران په دې خبره باندې یو چې یو طرف ته خو مونږ اؤرو چې افغانستان به فتح کوؤ، ایران به فتح کوؤ، هندوستان به فتح کوؤ، چین به فتح کوؤ، پکار دا ده چې نن څنګه چې زما یقین دا

دے چې نیشنل سیکورټي چې کوم پلان دے، هغه اعلان شوے وو، مونږ به دا تجویز هم د دې ملک دې حکمرانانو له ورکوؤ چې په ځائې د دې چې مونږ دا ګاؤنډیان فتح کړو، راځئ چې ټول کښینو او په دې خپل ګریوان کښې سوچ وکړو چې زمونږ په دې وطن کښې، زمونږ په دې ملک کښې چې کوم باغیان دی باغیان، چې هغوی نن ټوپکې راختستی دی، آیا مونږ د خپلو باغیانو مقابله کولې شو؟ آیا مونږه هغه خپل باغیان چې دی، هغوی ختمولې شو؟ دا که په مذاکراتو وی او دا که په کارروایئ باندې وی او دا که په آپریشن باندې وی خو لګی داسې چې نه صوبائی حکومت دې خبرې ته سنجیده دے او نه مرکزی حکومت دې خبرې ته سنجیده دے او بیا زمونږ د صوبې د خلقو د پاره خو دا ډیره لویه المیه په دې شکل باندې ده چې د ټولو نه لوئې تاوان چې دے، د ټولو نه لوئې نقصان چې دے، هغه زمونږ صوبې ته دے او بیا زمونږ د صوبې حکمرانان چې دی، هغوی په ډیرو لنډو ټکو کښې دا خبره کوی چې پکار دا ده، پرون هم زمونږ د تحریک انصاف مشر عمران خان صاحب راغلے وو، په هری پور کښې وائی چې که ما سره دا اختیار وے او زه د دې ملک وزیر اعظم وے نو زه به تلے وم او ډائریکټ به ما د طالبانو سره یا د هغه دهشت ګردو سره خبرې کړې وے، نو زه به ورته دعا کوم چې خدائے د د دې ملک وزیر اعظم کړی-----

اراکین: آمین۔

جناب سردار حسین: خو په دې یو خبره خو د سوچ وکړی چې نن د دې صوبې حکومت ستا په لاس کښې دے او په دې پاکستان کښې د ټولو نه سیوا تاوان چې دے، هغه د دې صوبې د خلقو وشو نو آیا اخلاقی طور باندې ستا ذمه واری نه جوړیږی، که ته پخپله نه ځې، د دې صوبې وزیر اعلیٰ ته حکم وکړه چې هغه لاړ شی او د دغه دهشت ګردو سره خبره وکړی او د دې صوبې اولس د دې بد امنئ نه خلاص کړی۔ (تالیاں) د دې صوبې خلق به دې ته انتظار کوی پینځه کاله چې عمران خان صاحب به د دې ملک وزیر اعظم کیږی او دا خلق به ژړاګانې بندوی، د دې صوبې غریب اولس به دې خبرې ته انتظار کوی چې عمران خان صاحب پینځه کاله وزیر اعظم کیږی نو د دلته به جنازې نه اوځی، آیا دا کوم منطق دے؟ سپیکر صاحب، نن به صوبائی حکومت دا خبره په جار منی په

جار، نن دا صوبائی حکومت ځان د دې خبرې نه مبرا کولې نشی، ده د الیکشن نه مخکښې د دې قام سره وعده کړې ده چې بد امنی به ختموؤ، نن به دا ذمه واری په خپل سر اخلی، دا که په مذاکرات وی او دا که د هرې لارې وی، دا ذمه واری د دې صوبائی حکومت ده، د ټول اپوزیشن ملګری به ورسره وی خو دا ذمه واری د دوئ ده. قام دوئ له ووټ ورکړے دے، قام دوئ له حکومت ورکړے دے. (تالیاں) سپیکر صاحب، دا خو ډیره زیاته اسانه خبره ده چې دلته ئے خپل کارکنان رااوښکلی دی او روډونه ئے بند کړی دی او د هغوی نه ئے د پولیس سپاهیان جوړ کړی دی، د هر ټرک تلاشی کوی، دا کار خو ډیر زیات اسان دے خو مونږ په دې خبره پوهیږو چې نن که په قصه خوانئ کښې دهماکه کیږی او د یو کور نه اتلس جنازې اوځی نو بیا حکمران جماعت نه روډ بندوی، دے نه دهرنا کوی او دے نه احتجاج کوی، د نیټو سپلائی او د ډرون خلاف چې دهرنې ورکوئ او پنځوس ورځې وشوې په دې صوبه کښې دوئ د سول نافرمانئ اعلان کړے دے، په دې صوبه کښې ستا حکومت دے او سپاهیان نه اودروئ، خپل د تحریک انصاف سپاهیان د ورته اودرولی دی نو بیا مونږ په دې خبره پوهیږو چې ته دهشتګرد سره خوشحاله ئے ځکه چې دهشتګرد د ډرون نه تنګ دی نو دا په دې نور نه کیږی، دهشتګرد که تاسو خوشحاله کوئ، په دې قیمت ئے مه خوشحاله کوئ چې خپل قام پرې اوژنئ، نن دې قام تاسو له مشری درکړې ده، دې قام تاسو له حکومت درکړے دے، نن به راپاځئ، دا که په هر قیمت ده، د بد امنئ په نوم باندې تاسو ووټ اخستے دے، نن به راپاځئ او دې قام له به امن ورکوئ. دا په دې نه کیږی چې پینځه کاله خو دوئ دې قام ته دا خبره وکړله، وائی دې نیشنلیانو دا خلق په امریکې خرځ کړے دے ځکه دهماکې کیږی، دا قصې ډیرې وشوې. نن خو نیشنلیان په حکومت کښې نه دی، نن خو پیپلیان په حکومت کښې نه دی، نن ولې جماتونه نه معاف کیږی؟ نن ولې د تبلیغ مرکز نه معاف کیږی، نن ولې بې ګناه خلق نه معاف کیږی او بیا د هغه خلقو د پاره چې کوم په دې وطن کښې د بې ګناه وژلو ذمه واری قبلوی نو شاید چې دوئ تیار دی چې هغې خلقو خوئیلی وو چې مونږ له عمران خان ضمانت کښې راکړئ نو نن هغه خلقو ته هم دا خبره کوؤ چې څوک د په ضمانت کښې غوښتو، د

هغه نن په دې صوبه کښې حکومت دے ، غوږ یو بل سره وجنګوئ خو دې قام له امن ورکړئ، دې وطن له امن ورکړئ، دې صوبې له امن ورکړئ۔ (تالیاں)

سپیکر صاحب! ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې حکومت وائی مونږه سنجیده یو، مونږ ته مخامخ خو نیم حکومت نشته، نیم حکومت او زه نن خبریدم چې دا صوبه دا په هور کښې سوزی په هور کښې، څنګه چې دا هغوی اعلان کړے دے دهشتګردو، سحر دهماکه کیږی او ماښام دهماکه کیږی، ما ته نن پته ولګیده چې د چا خلاف دهرنې کیږی، چې د چا نیټو سپلائی بندیږی سپیکر صاحب، نیم حکومت هلته په دوره نن لاړو، دا به تاسو ته هم شاید چې پته وی۔ دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده، یو طرف ته خو چې په سټیج ودریږئ، هغوی ته کنځل کوئ، یو طرف ته خو چې په سټیج باندې ودریږئ دې قام ته دا خبره کوئ چې هغه خلق د دې اولس دشمنانان دی، یو طرف ته خو دا خبره کوئ چې مونږ به کچکول په لتو وهو، یو طرف ته خو دا خبره کوئ چې مونږ به د چا نه سوال نه کوؤ، یو طرف ته خو دا خبره کوئ چې دا قام مونږ د هغوی د غلامئ نه آزادوؤ، یو طرف ته خو نن تاسو وګورئ چې د دې وطن خلق خو په وینو کښې ککړ دے او نن نیم حکومت تلے دے د هغوی یاترا کوی، د دې جواب د مونږ له حکومت راکړی چې دا کوم منطق دے ؟ سپیکرصاحب، دا ډرامې چلیدې خو د الیکشن نه مخکښې، دا ټولې خبرې چلیدې خو د الیکشن نه مخکښې، هغه د پښتو متل دے وائی" تماشائی د نخښې مینځ ولی، مینځ" نن خو ان شاء الله په خپلو اوږو باندې مو ده، په خپل سر باندې مو ده، دا ذمه واری به قبلوئ چې د دې وطن او د دې صوبې خلقو له امن ورکول دا ستاسو ذمه واری ده، دا د بل چا ذمه واری نه ده۔ سپیکر صاحب، حقیقت هم دا دے چې زمونږ د دهشتګردئ دې ټولې لړئ ته وګورو، د دهشتګردئ په دې ټولې نړئ کښې د خیبر پختونخوا او بیا د قبائلی سیمې یوه غاړه داسې نه ده، یو طرف داسې نه دے چې هغه د دې بدامنئ نه بچ پاتې شوے دے۔ مونږ سپیکر صاحب، دا خواست به کوؤ حکومت ته چې بس دے اته میاشتې تاسو په مخالفو باندې ډیر الزامونه ولګول او دا خبره هم کوئ چې دا د غلطو پالیسو نتیجه ده یا د غلطو فیصلو نتیجه ده، چې د چا غلطې فیصلې چې د چا غلطې پالیسئ بقول ستاسو وې، نن هغه خلق په اقتدار کښې ناست نه دے ، اته

میاشتې وشوې په دې صوبه کښې انقلاب وروستو راولئ خو کښینئ اول او دا غلطې پالیسئ او غلطې فیصلې صحیح کړئ چې د هغې په نتیجه کښې دې قام ته امن ملاؤ شی او ستاسو وعده د قام سره برابر شی۔ سپیکر صاحب، ما ته په دې خبره باندې حقیقت دا دے چې ډیر زیات افسوس دے، ډیر زیات افسوس، پکار خو دا ده ما هغه ورځ هم دلته په خپلو خبرو کښې دا خبره کړې وه، پکار دا ده وزیر اعلیٰ صاحب له، د دې صوبې حکومت له چې هغه پهل وکړی او د دې صوبې د ټولو سیاسی مشرانو، د علماء کرامو، د سول سوسائټئ او د Opinion Leaders یوه لویه جرګه رااوغواړی او د هغوی نه تجاویز واخلی چې آیا دا کومه مسئله یا دې کومې مسئلې سره دا صوبه او د دې صوبې خلق چې کوم دے هغه مخ دے، د دې حل څه دے، حکومت ته څه کول پکار دی، اپوزیشن له څه کول پکار دی او عامو خلقو له څه کول پکار دی؟ زما یقین دا دے سپیکر صاحب! چې د هغې په وجه باندې به یو مؤثر حل رااوځی۔ سپیکر صاحب، نور ډیر وخت نه اخلم، دا مختصرې خبرې مې کولې، غواړو دا چې باید چې دا صوبائی حکومت چې دے، د دې مسئلې طرف ته ډیر زیات سنجیده شی، پکار دا ده چې دې مسئلې طرف ته پام وکړی او چې د دې هر ممکن حل چې وی چې هغه رااوځی، دا به ډیره زیاته مهربانی وی او ډیره زیاته شکریه سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه خو به جی د تقریر شروع کولو نه مخکښې به زما یو درخواست وی تاسو ته، که دا اجلاس د دې وخت په ځائې باندې دا سبائی وخت ته شی ډیره مهربانی به وی۔ دیکښې ډیر خلق داسې وی چې هغوی کورونو ته نشی رسیدلے، غریبان خلق دی که سبائی دس بجې مو رااوغوښتلو تقریباً یوې بجې ته به یا دوه بجو ته به ختمیدلو نو دا ټول خلق به تلے شو۔ جناب سپیکر صاحب، حدیث مبارک دے، رسول الله ﷺ فرمائی "النحوس تکون فتن" جبرائیل آمین راغلو رسول الله ﷺ ته ئے وفرمائیل چې اے پیغمبره! عنقریبې زمانې کښې فتنې راروانې دی۔ رسول الله ﷺ جبرائیل آمین ته اووئیل چې اے جبرائیل آمینه! د دې به حل څه وی، د دغه فتنو؟ هغه ورته اووئیل چې یا رسول الله! ما ته معلومات نشته دے خو زه ځم زه د الله رب العالمین نه تپوس وکړم چې چا ما ته

دا خبر را کړے دے چې فتنې به د دغه امت باندې راځی۔ جبرائیل آمین لاړو د الله رب العالمین د عرش لاندې ودریدلو، ورته ئے اووئیل چې یا الله! زه پیغمبر علیه الصلواة والسلام راستولے یم، دا ستا پیغام مې ورلے وو، تا راته وئیلی وو چې "النحوس تکون فتن" عنقریبه زمانې کښې به فتنې راوریږی، داسې فتنې به وی، بل حدیث کښې راځی لکه د سرې تسبیح وشلیږی، دا څنګه توئیږی داسې فتنې به وی، یا الله! رسول الله ﷺ وائی چې د دغه فتنو حل به څه وی؟ الله رب العالمین ورته وفرمائیل چې اے جبرائیل آمین! لاړ شه زما پیغمبر ته دا اووایه چې د دغه فتنو حل د دغه امت لاس کښې دے، دغه فتنې د دغه امت د لاسو شے دے، که زمکه کښې د خیر کارونه کیږی، زمکه کښې د الله د رضامندئ کارونه کیږی، زمکه کښې د پیغمبر د رضا کارونه کیږی، بیا به د بره نه د خیر فیصلې راځی او که چرې دغه خلق زمکه کښې د خیر کار نه کوی، زمکه کښې د مسلمانئ او د اسلام کار نه کوی، بیا به دا فیصلې د دلته نه خیژی، الله رب العالمین به د بره نه د شر فیصلې راستوی۔ جناب سپیکر صاحب! کیدې شی ما سره دا ملګری اختلاف ولری خو زه دا ملک داسې ګورم لکه افغانستان ملک هغسې، کیدې شی ډیر ملګری د ووټونو نه بعد د عوامو، خلقو سره نه وی ملاؤ شوی، تاسو ډیر بازارو کښې چا سره نه وئ ناست، زه د دغه خلقو کښې یم او زه ئے ګورم۔ خلق په خله نه وائی خو د خلقو د چهرو او د خلقو د زړونو نه دا معلومیږی چې خدایا چې څه آفت وی په مونږ باندې راشی خو مطلب دا دے چې مونږ مړه شو او یا امن راشی۔ جناب سپیکر صاحب، پرون نه هغه بله ورځې خبره زه درته کوم، د دوآبې بازار دے، هغه بازار کښې هائی سیکنډری سکول دے، یو کس راځی، هغه د هیډ ماسټر چې کومه کمره ده، په هغې کښې روشندان سره بارود کیږدی او نو بجې سکول شروع کیږی، د استاذانو میټنګ وی هلته او هغه ځائې کښې ټهیک په نو او ساړهې نو بجې باندې بم بلاسټ شولو، چې څومره کمره، میزونه، کرسئ او پنکهې بالکلاً ټکړې ټکړې دی خو هغه هیډ ماسټر صاحب نور کلاس ته لاړ وو، هغه ځائې کښې نه وو ناست، الله رب العالمین دا خیر کړے وو۔ جناب سپیکر صاحب، زه خو ډیر په معذرت سره دا خبره کوم، دا شے ما ډیر نزدې نه دا مذاکرات ما لیدلی دی، دا د امن خبرې دا ما ډیرې د

نزدې نه ليدلی دی خو جناب سپيکر صاحب، زما ملگری زما نه به نه خفه کيږی، مونږ او تاسو اقتدار کښې يو، دا زه منم، شاه فرمان صاحب منسټر دے، عنايت الله صاحب منسټر دے، زما دا ملگری مونږ ايم اے گان يو خو اختيار د بل چا لاس کښې دے، زمونږ او ستاسو لاس کښې اختيار نشته دے، کيدې شی ما سره ملگری اختلاف وکړی. ما يوه مرحله ليدلې ده، ما مذاکرات کړی دی درې ديرش ورځې خو چې کله مونږ يو ځائې ته خبره رااورسوله، هغه خبره بيا د نمائندگانو خلقو بيخی د اختيار نه وه. زه دا گزارش کوم چې په دې باندې مه دهوکه کيږئ، تاريخ، هغه خلق چې هغوی د عوامو سره دهوکه کړې ده، هغه نه دی معاف کړی. مونږ کله وايو چې دا د مرکز سوال دے، ثمرقند او بخارا جناب سپيکر صاحب! دا د علم مرکز تير شوے دے، امام بخاری هلته دفن دے او امام بخاری لوئې محدث تير شوے دے. ثمرقند چې کله ړنگيدو کله په هغه باندې تسلط راتلو، د هغه خلقو ئے په مينځ کښې دا اختلاف وو چې د کارغه غوښه حلاله ده او که مرداره ده؟ جناب سپيکر صاحب، مونږ هغه شی کښې لگيا يو، صوبه وائی چې د مرکز کار دے او مرکز وائی چې د صوبې کار دے. جناب سپيکر صاحب، دلته اکثر ملگری داسې خبرې کوی ما ته دکھ کيږی وربانديې. زه والله باالله قسم خورم چې تاسو خو د هغه قبائلو خبرې خو واؤرئ، تاسو د هغه قبائلو درد خو واؤرئ، تاسو د هغه قبائلو دا مظلوميت خو لږ واؤرئ چې هغه څه وائی؟ داسې د هغه قبائلی خور، هلته خو جناب سپيکر صاحب! مونږه دا وليدل، هغه خو د دغه ملک غدار خلق نه دی، هغه هم د دې خاورې خلق دی، هغه زما په دې خاوره باندې ځان مړکونکی خلق دی، هغه محب وطن خلق دی، چې کله په ملک تکليف راغلے دے قبائل د ټولو نه مخکښې شوی دی. جناب سپيکر صاحب، قبائل دهشتگرد نه دی، د قبائلو زنانه دهشتگردې نه دی، والله ما ته هغه ورځې يادې دی چې د قبائلو زنانۀ بچی په لاره کښې مړه شوی دی او بيا ئے په گټو باندې ايښودې دی، کفن ئے نه دے موندے. جناب سپيکر صاحب، قبائل دهشتگرد نه دی، دا جنگ په مونږ باندې چا مسلط کړے دے جناب سپيکر صاحب، زه بيگاه خبره درته کوم، زما په کور باندې تمامه شپه ډرون جهاز تاؤ شوے دے، زما علاقې کښې. جناب سپيکر صاحب چې يو کور ته وران کړے، د

سړی بچی مړه کړي، د سړی کور والا مړه کړي، د سړی خاندان مړ کړي، د هغوی غوښې نه دی معلوم، د هغه نه به ته څه د خیر توقع کوې۔ جناب سپیکر صاحب، کښنیئ د دغ خلقو سره، د دغ خلقو درد واؤرئ او دا فلم، دا فلم سازی، دا ډرامه بازی دا بنده کړئ ګني والله باالله هغه خلق به هم نه وی محفوظ او مونږ او تاسو به هم نه یو محفوظ، دغه خاوره به هم نه وی محفوظه، چې د یو سړی خاندان نه وی، د هغه به څه شے وی؟ جناب سپیکر صاحب، زه درته خپله خبره کوم۔ د پولیټکلئ یو دور تیر شوے دے، درې درې ګهنټې به هغه ځائې ته ګاډی کښې مزل وو چې پولیټکل به یو خط یو سړی پسې راواستولو، د هغه به مجال نه وو چې هغه سړے به صوبائی پولیټکل ته نه وو حاضر۔ چې لویه نه لویه واقعه وشوله، قومونو به بګاړ شولو، درې علماء به ورغلل او د هغوی مینځ کښې به ئے کانړې کښنیښودلو، معامله به لنډه شوه۔ جناب سپیکرصاحب، لږ حقیقت معلوم کړئ چې څه حقیقت دے؟ دا قبائل د سن 2000ء نه مخکښې آباد وو دا قبائل، د سن 2000ء نه مخکښې هم دا مدرسې وې، د سن 2000ء نه مخکښې هم دغه خلق وو، د سن 2000ء نه مخکښې دا خلق موجود وو او یوه خبره جناب سپیکر صاحب! زه بله کوم۔ روس سره پرون هم مونږ جهاد کړے دے، په دې زه فخر کوم او نن به هم ان شاء اللّٰه، زه علی الاعلان دا وایم چې اسلام کښې د جبر فلسفه نشته خو اسلام کښې د غلامئ فلسفه هم نشته دے چې اود کړی څوک او ته راځې مطلب دا دے زما اسلام، زما زنانه او زما خویندې بې عزته کوې، اسلام کښې د دغې خبرې تصور هم نشته دے۔ ان شاء اللّٰه لکه روس چې څنګه نیست و نابود لاړ دے، ان شاء اللّٰه العزیز امریکه او د امریکې ملګری ان شاء اللّٰه چې یو مسلمان ژوندے وی، دا به د افغانستان نه نیست و نابود غائب و قاصر به ان شاء اللّٰه العزیز ځی۔ وآخِرُالدَّعْوَانَا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ ایک انتہائی اہم بلکہ سب سے زیادہ اہم مسئلے پر جو بحث کی گئی اور سب نے یہ Concern show کیا کہ یہ جو امن ہے، سب ہی کا یہ Objective ہے کہ یہ کیسے آئے گا اور اس صوبے کے اندر میں پچھلے 35 سال کی بات کرتا ہوں، شاید

لوگ دس گیارہ سال کی بات کر رہے ہوں، تھوڑا سا تاریخ میں جا کے ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کس کی کہاں غلطی تھی، کدھر تھی اور ان حالات تک ہم کیسے پہنچے؟ اس میں ہم سب ذمہ دار ہیں، جو آج ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ افغانستان کے اندر روس کی افواج تھیں، Bipolar World کے اندر ہم SEATO/ CENTO کے ممبر تھے، امریکہ کے ساتھ تھے اور یہ وہ زمانہ تھا کہ جب سات پولیٹکل پارٹیز افغانستان کے اندر Russian forces کے خلاف عمل پیرا تھیں اور ہمارا بھی یہ انٹرسٹ تھا کہ Russian forces پاکستان کے بارڈر تک نہ پہنچیں تو جناب! اس لیڈرشپ کو امریکہ نے، پریزیڈنٹ ریگن نے اپنے وائٹ ہاؤس میں بٹھایا اور یہ الفاظ ادا کئے کہ You are equivalent to our forefathers، یہ وائٹ ہاؤس کے اندر افغانستان کے اس وقت کی لیڈرشپ کیلئے ایک امریکی صدر کے الفاظ تھے اور ہم سٹوڈنٹس تھے، نئے نئے کالج گئے تھے اور جو یونیورسٹی کی لیڈرشپ تھی، اس وقت پولیٹکل تنظیموں کے اوپر بھی پابندی نہیں تھی تو میں نے یہ نعرہ بابک صاحب کی پارٹی سے سیکھا کہ "امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے" ہم بھی دیکھتے رہے، ایک جنگ لڑی گئی اور اس جنگ کا اختتام یوں ہوا کہ 1988 کے اندر Genewa Accord ہوتا ہے، 1989 کے اندر USSR کی ساری فوج Withdraw ہو جاتی ہے اور 1990 میں، ایک سال بعد امریکن کانگریس ایک بل پاس کرتا ہے جس کو کہتے ہیں Pressler Amendment جس کے تحت امریکن پریزیڈنٹ کو یہ یقینی دہانی کرانا پڑتی ہے امریکن کانگریس کو کہ یہ ملک ایٹم بم نہیں بنا رہا اور 1990 سے ہمارے اوپر وہ ساری Aid جو ہم ان کے دوست تھے، یہ اس ملک کے ساتھ ہماری تاریخ، ہمارا رشتہ، ہماری دوستی اور یہ کہا گیا کہ ساؤتھ ویسٹ ایشیاء کے اندر امریکن انٹرسٹ ختم ہو چکا ہے، ہمیں اس وقت سیکھنا چاہیئے تھا، وہ 40، 50 لاکھ افغان مہاجرین کا کوئی Solution نہیں آیا، کوئی حل نہیں پیش کیا گیا، افغانستان کے اندر چھ سات سال تک Mines blast ہوتے رہے، Rehabilitation اور Reconstruction نام کی کوئی چیز نظر نہیں آئی اور ہم سب کو یہ بات کلیئر ہو گئی کہ جن کے ساتھ ہماری دوستی تھی، وہ آج ہمیں بھول گئے۔ نائن الیون کے واقعے میں کوئی پاکستانی شامل نہیں تھا، کوئی افغانی شامل نہیں تھا لیکن اگر انہوں نے اس ایریا کے اوپر حملہ کیا تو یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو Aid، 80ء کے دہائی میں یہاں پر جو بدامنی تھی، اس ایریا کے اندر جو Public

places کے اندر دھماکے ہوتے رہے ہیں، ان لوگوں کو افغانستان کے اندر اتنے زیادہ قونصلیٹ کیوں دیئے گئے؟ میں نہیں سمجھتا کہ انڈیا اور افغانستان کے اندر اتنی بڑی تجارت ہے کہ 30، 40 قونصلیٹ وہ افغانستان کے اندر کھول دے، وہ بتائے کہ ان کا ادھر مقصد کیا تھا اور میں پچھلے دونوں حکومتوں کو اے این پی، پی پی پی اور پرویز مشرف دونوں حکومتوں سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ امریکن پالیسی کے حامی رہے لیکن یہ سوال ان سے کیوں نہیں پوچھا گیا کہ اگر آپ افغانستان کے اندر ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے اوپر حملہ ہوا ہے تو یہاں پر وہ لوگ جو اس ایریا میں دھماکوں کے ایکسپرٹس ہیں، ان کو کیوں لایا گیا؟ یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا۔ تحریک انصاف شروع دن سے جو بات کرتی ہے امن کی، مجھے کوئی یہ بتائے کہ تحریک انصاف کا کوئی ایک ورکر اگر کسی دھماکے میں پکڑا گیا ہو یا اس کے اوپر کسی نے الزام لگایا ہو۔ سیاسی جماعتوں کے ورکرز پکڑے جا چکے ہیں، میں آج یہ بات کلیئر کر دوں کہ آل پارٹیز کے اندر ہمیں اختیار نہیں ملا کہ تحریک انصاف مذاکرات کرے، عمران خان کو نہیں ملا اختیار کہ مذاکرات کریں اور میں ایک بات ذرا درست کر دوں، سردار بابک صاحب سے میں یہ کہہ دوں کہ جب طالبان نے گارنٹی مانگی تو اس میں عمران خان کا نام نہیں تھا، جن تین لیڈرشپ کے نام لیے گئے ہیں، وہ دو آج Alive ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مذاکرات کی بات مولانا فضل الرحمان صاحب بھی کرتے ہیں، مذاکرات کی بات میاں نواز شریف نے بھی کی، آج وہ مرکزی حکومت میں اکٹھے بھی ہیں اور پچھلی حکومت سے ان دونوں کی گارنٹی بھی مانگی گئی تھی تو مسئلہ کدھر ہے، کیا مسئلہ ہے مذاکرات میں؟ اب پالیسی بنائی گئی، یہ پالیسی ہمیں اخبار کے تھرو پتہ چلا کہ فیڈرل گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے، پوچھنا تو درکنار Officially inform بھی نہیں کیا گیا ہمیں، ہمیں Consult بھی نہیں کیا گیا، اس ہاؤس کی Opinion بھی نہیں مانگی گئی۔ اس ہاؤس کے ممبران نے، اپوزیشن نے ریزولیوشن موؤ کی دو تین دن پہلے کہ ہمیں کچھ تو بتایا جائے، ہمیں اخبار کے ذریعے بتاتے ہیں تو اگر پچھلی حکومت سے ڈیمانڈ یہی تھی کہ مولانا فضل الرحمان صاحب اور میاں نواز شریف صاحب گارنٹی دیں تو اب تو گارنٹر خود اقتدار میں ہیں تو مسئلہ کیا ہے؟ ہم دہشت گردی کے حوالے خط لکھتے ہیں اور وزیر اعظم چار مہینے تک جواب نہیں دیتے تو آپ ہمیں وہ Constitutional اختیار بتائیں، اس ہاؤس میں حل کی طرف جاتے ہیں، حل کی طرف جاتے ہیں آپ ہمیں Constitutional اختیار بتائیں کہ کتنا اختیار ہے

ہمارے پاس اور کتنا ہم Utilized کر سکتے ہیں؟ آپ سے یہ وعدہ ہے کہ آخری حد تک جائیں گے، آپ بیٹھیں اور آپ ہمارے ساتھ، ہم نہ مذاکرات کے ایشو سے پیچھے ہٹ رہے ہیں یا فیڈرل گورنمنٹ ہمیں بتائے کم از کم کہ آپ مذاکرات کرو لیکن Official capacity میں بتائے، وہ اختیارات Delegate کرے کہ جس کے اندر اگر ہم فیصلہ کریں تو وہ پیچھے ہٹنے کی پوزیشن میں نہ ہو اور جیسے ہم روتے ہیں کہ ہمارے پاس اختیار بھی نہیں ہے اور ہمیں کوئی کچھ بتاتا بھی نہیں ہے، فیڈرل گورنمنٹ کا بھی یہ حال ہے کہ ہمارے پاس بھی اختیار نہیں ہے اور ہمیں بھی کچھ کوئی نہیں بتاتا، ڈرون آ جاتا ہے، New colonialism کی Definition یہی ہے کہ If you are economically dependent you can never be independent politically۔ (تالیاں) ہم بھیک مانگتے ہیں، ہمارے اوپر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، ہم اس کیلئے تیار ہیں، پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ فارن پالیسی ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے، فیڈرل گورنمنٹ ہمارے اوپر Responsibility ڈالنے کو تیار نہیں ہے، یہ ہاؤس فیصلہ کرلے لیکن اس صوبے کے اندر ہر حال میں امن چاہتے ہیں۔۔۔۔

<u>اراکین</u>: کس طرح جی، کس طرح؟

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات</u>: اور اس کیلئے Stand یہی ہے کہ جو کچھ آزمایا گیا، اس سے دہشت گردی بڑھ گئی۔ میں ایک ٹی وی پروگرام میں چلا گیا اور مجھ سے اس اینکر نے سوال کیا ایک ایک کمانڈر کا نام لے کر کہ اس کی اتنی تعلیم ہے، اس کی اتنی تعلیم ہے، اس کی اتنی تعلیم ہے، اس کی اتنی تعلیم ہے، آپ مجھے بتائیں کہ یہ کہاں کے علماء ہیں اور کہاں کے جہادی ہیں اور اس سے تین دن پہلے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا تھا کہ کتنے بچے اور کتنے خواتین مارے گئے ہیں تو میں نے اس اینکر سے یہ پوچھا کہ یا تو آپ نے کتاب میں یہ Chapter پڑھا ہی نہیں ہے یا آپ لوگوں کو بتانا نہیں چاہتے، جن لوگوں کو لڑوایا گیا دس سال، ان کی حالت سنبھلی نہیں تھی ابھی کہ ان کو یہ بتایا گیا کہ جو دس سال آپ لڑے ہو اور ایک Supper power disintegrate ہو گیا، یہ اصل میں دہشت گردی ہے، جہاد نہیں ہے۔ جس طرح مفتی جانان صاحب نے کہا، میں اتفاق کرتا ہوں کہ آپ ان کی جگہ کھڑے ہو کر سوچیں، یہاں یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ امن کیلئے انصاف کی ضرورت ہے، جان چھڑانے کی بات نہیں ہے، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے ڈیمانڈ کی، سارے

حقائق آپ کے سامنے ہیں، اب بھی یہ ہاؤس فیصلہ کر لے جو اس ہاؤس کا فیصلہ ہوا، مذاکرات کی بات ہے، بالکل ہم کرنے کو تیار ہیں اور ان شاء اللہ یہ وقت اب دور نہیں ہے، ان حالات کے اندر ہم رہ نہیں سکتے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب سے تحریک انصاف کی حکومت بنی ہے تو اس صوبے کے اندر دھماکوں کی نوعیت تبدیل، بموں کی شکلیں تبدیل، دھماکے کی جگہ تبدیل۔۔۔۔

اراکین: تبدیلی ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: دھماکوں کے اندر بھی تبدیلی ہے، اب یہ کہاں سے کون یہ فیصلہ کرے گا، یہ کون فیصلہ کرے گا کہ وہ دھماکے کون کر رہا تھا اور یہ دھماکے کون کر رہا ہے؟ مذاکرات کا ماحول بن جاتا ہے اور یہ حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس صوبے کے اندر اور اس دھرتی پر دھماکے نئی بات نہیں ہے، سب سے زیادہ دھماکے 80ء کے اندر ہوئے ہیں، بہر حال میں اس ہاؤس کی طرف سے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے بالکل تفصیلاً بحث کی، ہم یہی چاہتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کتنے مذاکرات کئے، کس کس کے ساتھ کئے، آپ میں سے کسی کو نہ پتہ ہے اور نہ مجھے پتہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے پالیسی بنائی، کس کے ساتھ بیٹھ کر بنائی، کس سے مشورہ لیا؟ آپ کو بھی نہیں پتہ، مجھے بھی نہیں پتہ، لہذا میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں کہ Policy finalize کرنے سے پہلے اس ہاؤس کو بتایا جائے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسیز کی بنیاد کیا ہے، حقائق کیا ہیں اور ہم پھر سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ جس طرح اس ریزولیوشن کے اندر ہوا تھا کہ کوئی آکر ہمیں بتائے کہ حالات کیا ہیں اور معاملات کیا ہیں؟ میں ہاؤس کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ چھپیں گے نہیں، بنکر میں نہیں بیٹھیں گے، بھاگیں گے نہیں اور جو سب کا حال ہوگا وہ ہمارا بھی ہوگا ان شاء اللہ اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ حق کے اوپر اگر آپ کھڑے ہیں تو ان شاء اللہ امن ضرور آئے گا۔ (تالیاں) میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بحث لمبی ہو گئی لیکن اگر اپوزیشن کا یہ خیال ہے کہ ہم جان چھڑا رہے ہیں تو نہیں اور عنقریب جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، کوئی کہے یا نہ کہے صوبائی حکومت نے بھی ایک فیصلہ ضرور کرنا ہے کہ ہم نے کس ڈائریکشن میں جانا ہے، کس طرف جانا ہے لیکن یہ آپ کے ساتھ وعدہ ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہو گی کہ ہم بیٹھیں کہیں اور ہوں اور

بات کہیں اور کر رہے ہوں، نہ کوئی بنکر سے آواز آئے گی، نہ کوئی چیکے سے آواز آئے گی، عوام کے ساتھ کھڑے ہونگے، آپ کے سامنے ہونگے اور جو قوم کا حال ہو گا وہ ہمارا حال ہو گا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ زه د منسټر صاحب ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې هغوی ډیر زیات د فراخ دلئ نه کار واخستو او زما یقین دا دے چې په دې هاؤس کښې چې څومره ډسکشن وشو، د حکومت د دې مؤقف سره ډیر زیات اتفاق لرو او دې ته ډیر په ښه نظر ګورو او بیا هغوی د دې هاؤس نه دا غوښتنه وکړه چې دا هاؤس د فیصله وکړی چې په دې لړ کښې څه کول پکار دی۔ بیشکه ښکه چې چیف منسټر صاحب په خپلو خبرو کښې هم دا خبره وکړه چې دا یو قامی مسئله ده او د ټول قام د نمائندګانو په هغې کښې خپل خپل کردار کیدې شی نو زه به تجویز ورکوم چې که مونږ یو قرارداد پیش کړو، بیا ئے پاس کړو او دا ټول هاؤس بشمول زما د اپوزیشن چې څومره ملګری دی، مونږ ټول دا خواهش هم لرو او دا اختیار مونږ صوبائی حکومت له ورکړو چې د دې صوبې دا بې دردی چې ده، دا په بې دردئ سره چې قتل عام روان دے چې دا که په کوم شکل باندې وی خو چې په دې صوبه کښې امن راشی او دا مونږ قرارداد پاس کړو د دې هاؤس نه، زمونږ د حکومت ملګری که زمونږ سره په دیکښې اتفاق کوی او زه به غوښتنه کوم د ټول اپوزیشن د ملګرو نه چې دا ټول هاؤس مونږ حکومت له اختیار ورکړو چه څنګه هغوی مناسب ګنړی او په دې صوبه کښې امن راتلے شی نو مونږ حکومت سره شانه بشانه په هغه کوشش کښې ولاړ یو۔

(تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: شکریہ جناب سپیکر۔ میں سردار صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں، صرف اتنی ریکویسٹ ضرور کرتا ہوں کہ اگر ہم صبح اس کے اوپر بیٹھ کر تفصیل کے ساتھ بنالیں تاکہ

کسی کی کوئی بات نہ رہ جائے اور ہم سب ایک Consensus کے ساتھ اس کو کریں تو اچھی بات ہے، میں اتفاق کرتا ہوں لیکن صبح اس کیلئے کمیٹی بنالیں وہ کرلے گی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہیئے کہ یہ جس طرح مفتی جانان نے کہا ہے کہ صبح کے ٹائم اجلاس بلالیا کریں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اگر آپ کو اعتراض نہیں تو اس میں تو عصر کی نماز ہوتی ہے، پھر اس کے بعد شام کی نماز آجاتی ہے تو بہتر یہ ہوگا کہ تین بجے کی بجائے صبح گیارہ بجے اجلاس بلالیا کریں تو اس میں وقت کی بچت بھی ہوگی اور لوگ ٹائم پر گھروں کو بھی جاسکیں گے۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب قائمقام سپیکر: میں اناؤنسمنٹ بھی کرنے والا ہوں کیونکہ یہ معزز چیئرمین جتنے بھی قائمہ کمیٹیز کے ہیں، ان کیلئے اطلاع ہے کہ کل صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ نے قائمہ کمیٹیوں کا نوٹیفیکیشن جاری کردیا ہے اور اس سلسلے میں سیکرٹریٹ نے تمام چیئرمین صاحبان کیلئے قائمہ کمیٹیوں میں ان کے کردار اور ذمہ داریوں کے حوالے سے بریفنگ کا انعقاد کل بروز منگل مورخہ 21 جنوری 2014 کو بوقت دو بجے بعد از دوپہر اسمبلی سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم نمبر 2 میں کیا ہے، لہذا آپ تمام صاحبان سے استدعا کی جاتی ہے کہ مذکورہ بریفنگ میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں تاکہ بحیثیت چیئرمین قائمہ کمیٹی اپنے کارہائے منصبی کو بہتر طور پر سرانجام دے سکیں اور اس ضمن میں سیکرٹریٹ ہذا نے پہلے بھی ایک مراسلہ Already جاری کیا ہوا ہے تو اس وجہ سے میں یہی عرض کرتا ہوں کہ آیا کل یہ مناسب ہوگا، اتنا ٹائم ہوگا کہ یہ مسئلہ بھی ساتھ ساتھ چل جائے؟

جناب سردار حسین: زه یو خبره کوم سپیکر صاحب! ستا سو ډیره زیاته مننه۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: زه سپیکر صاحب، ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې مونږ ته سټینډنګ کمیټۍ چې څومره کمپوزیشن دے ، دا نن مونږ ته ملاؤ شو ، ما تقریباً د ټولو پارلیمانی لیډرانو سره په دې حواله باندې خبره هم وکړه او زه شکریه ستا سو ادا کوم چې تاسو نن دا ضرورت محسوسوئ چې مونږ راغواړئ خو پکار

دا وه چې په څه وخت کښې د دې سټینډنګ کمېټو دا سلیکشن کیدو د چیئرمین شپ او پلس چې دا کوم کوم ملګری په کومه کمېټۍ کښې As a member وی، که په هغه وخت کښې آنریبل سپیکر صاحب دا مناسب ګنړلی وے او پارلیمانی لیډران ئے راغوښتې وے او بیا هغه پارلیمانی لیډرانو د خپلې پارټۍ سره مشاورت کړے وے نو زما یقین دا دے چې دا به ډیره زیاته ښه وه، لهذا ډیر په معذرت سره دا خبره کوم چې بالکل به زمونږ د دې نه بائیکاټ وی، د ټول اپوزیشن به د دې نه بائیکاټ وی ځکه چې دا هیڅ څه خبره نه شوه چې مونږ په دې هاؤس کښې سپیکر صاحب له اختیار ورکړو، اختیار خو په دې شرط مونږ ورکړو چې سپیکر صاحب به زمونږ سره مشاورت کوی او سپیکر صاحب مونږ سره په هغه مرحله کښې مشاورت ونکړو، زه ډیر په بخښنې سره او ډیر په معذرت سره دا خبره کوم چې زمونږ د ټول اپوزیشن به د دې میټنګ نه بائیکاټ وی۔ مهربانی جی۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> شکریہ جی۔ میں آخر میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، ہمارا ایک معزز رکن اسمبلی سلیم خان صاحب کی طرف سے بار بار ایک استدعا آرہی ہے، ایک بہت اہم ایشو پہ انہوں نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے، میرے خیال میں اس کو اجازت دیدیتے ہیں کیونکہ لواری ٹنل کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سلیم خان:</u> تھینک یو۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن:</u> Rule suspend کریں۔

قرارداد

<u>جناب سلیم خان:</u> Rule suspend ہے Already جی۔ Thank you so much۔ جناب سپیکر صاحب، جو سب سے اہم ایشو ہے ہمارا اس وقت ضلع چترال کا جو کہ اس صوبے کا حصہ ہے اور سارے لوگ وہاں پہ پریشانی کے عالم میں ہیں، یہ بھی وہاں پہ لاء اینڈ آرڈر سیچویشن Create ہو رہی ہے، روز بروز حالات خراب ہو رہے ہیں تو آپ کی مہربانی کہ آپ نے یہ قرارداد پیش کرنے کیلئے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہماری ایک مشترکہ قرارداد ہے، اس میں میرے ساتھ جو ہیں، میرے محترم شاہ فرمان صاحب

ہیں، اس میں محمد علی صاحب رکن اسمبلی ہیں، سید جعفر شاہ صاحب ہیں، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ہیں، سکندر خان شیر پاؤ صاحب ہیں، مفتی سید جانان صاحب ہیں اور محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ ہیں اور محترمہ بی بی فوزیہ صاحبہ، تو یہ سر! ہمارے ساتھ سب نے مشترکہ اس ایشو پہ Agree کیا ہوا ہے اور سر، میں یہ قرارداد اسمبلی کے فلور پر پیش کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ سب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کو متفقہ طور پر پاس کرایا جائے۔

سر، یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ لواری ٹاپ پر برفباری کی وجہ سے ضلع چترال کا زمینی رابطہ ملک کے دیگر حصوں سے کٹ کر رہ گیا ہے اور ضلع چترال کی چھ لاکھ آبادی مکمل طور محصور ہو کر رہ گئی ہے۔ بازاروں کے اندر غذائی اجناس اور دیگر اشیاء ضرورت کی قلت کی وجہ سے قحط کی صورتحال پیدا ہو چکی ہے اور مہنگائی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ آمدورفت کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے بیمار، طالب علم، ملازمین اور کاروباری حضرات بروقت بھی نہیں پہنچ پاتے ہیں جس کی وجہ سے علاقے کے عوام میں شدید بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ آئے دن ضلع چترال کے اندر اور باہر یعنی اسلام آباد، پشاور اور دیر میں احتجاجی جلوسوں اور دھرنوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور کل سے عوام 'چترال تجارتی یونین اور ڈرائیور یونین' نے ضلع کے اندر مکمل پہیہ جام ہڑتال کی Call دیدی ہے جس کی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ بھی خراب ہوتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ چونکہ زیر تعمیر لواری ٹنل کو گزشتہ تین سالوں سے پانچ مہینوں کیلئے کھول دیا جاتا تھا روزانہ کے حساب سے مگر اس سال این ایچ اے نے لواری ٹنل کو ہفتے میں دو دن چار چار گھنٹوں کیلئے چھوٹی گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے اجازت دی ہے مگر بڑے ٹرکوں کی بندش کی وجہ سے اشیاء خورد و نوش چترال نہیں پہنچ پاتیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے پرزور سفارش کرے کہ لواری ٹنل کو روزانہ آٹھ گھنٹے کیلئے ہر قسم کی ٹریفک کیلئے کھولا جائے اور ساتھ ساتھ پشاور سے چترال کیلئے پی آئی اے کی پروازوں کو روزانہ کی بنیاد پر رعایتی ریٹس پر چلایا جائے تاکہ ضلع چترال کے عوام کی آمدورفت کا سنگین مسئلہ بروقت حل ہو سکے اور عوام پریشانی اور قحط سے بچ سکے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب خالد خان: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر خالد خان۔

جناب خالد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، په اسمبلئ کښې خو په لاء اینډ آرډر باندې ډیر تفصیلی ډسکشن وشو او دا ټول چې څومره زمونږ دلته کوم معزز اراکین اسمبلی دی نو هغوی دغه خبره وکړه چې بهئ دا جنګ چې کوم دے دا په مونږ باندې د بهر ملک یا د بل چا جنګ چې کوم دے دا مسلط شوے دے خو زه د لاء اینډ آرډر متعلق ستاسو په نوټس کښې یو خبره راولم چې زمونږ حلقه PK-20 کښې په علاقه مندنی په شکور کښې د پولیس ګردئ یو ډیره زیاته افسوسناکه واقعه شوې وه چې په تیر شوې11 تاریخ د پیر په ورځ باندې د مندنی ایس ایچ او د وارنټ دخل نه بغیر، د مجسټریټ د آرډر نه بغیر په یو کور باندې سحر پینځه بجې کښېRaid وکړو او د هغې کور چې کوم دے ټول سامان ئے بهر راوغورزولو، د هغې نه ئے هغه ماشومان بهر ته راوویستل او بیا ئے دغه ټائم کښې چې کله خلق خبر شو دغه کلی والا نو دغه ټائم کښې سحر کښې ډیره زیاته یخنی وه، د یخنئ په دغه دغه باندې خلقو دا کوشش وکړو چې بهئ د دې کور دا سامان چې کوم دے یا دا ماشومان دغې کور ته دننه کړو چې کله هغوی دغه کوشش وکړو چې دغه سامان ئے دغه کور ته دننه کولو او دغه ماشومان ئے چې دغه کور ته دننه کول نو د چا په Approach چې دا پولیس راغلی وو یا د کوم فریق چې په دې کور باندې تنازعه وه نو د هغې نه په هغوی باندې فائرنګ وشو چې یو کس پکښې زخمی شو، بیا خلق په اشتعال کښې راغلل او دا فائرنګ چې کوم دے تقریباً آتهـ، دس ګهنټې دا فائرنګ روان وو۔ ایس ایچ او صاحب چې دغه ټائم کښې د کوم غفلت او د کومې غیر ذمه وارئ نه کار اخستے وو نو د هغه د دغې پولیس ګردئ په وجه باندې په دغه واقعه کښې تقریباً دوه کسان چې کوم دے یو ښځه او یو سړے په

موقع باندې پکښې شهيدان شو، څلور کسان پکښې نور چې په هغې کښې يو د سکول ټيچره هم شامله وه، هغه هم پکښې زخمی شوله او درې نور کسان چې کوم دی هغه هم پکښې زخمی شو۔ نو جناب سپيکر صاحب، زه به دا وايم چې کم از کم دا کوم ديکښې جانی نقصان وشو، کوم چې پکښې مالی وشو، د دې ذمه وار دغه متعلقه ايس ايچ او دے نو زه وايم چې د ده خلاف د انکوائری وشی، دغه د تهانړې نه بدل شوے دے خو د بدلولو په ځائې زه دا وايم چې دے بالکل معطل شی او دا کومه واقعه چې وه، دا تقريباً يو دغه واقعه وه لکه دا به زه نه وايم، ټهيک شوه دلته بمBlast هم کيږی، د دهشتګردئ واقعات به هم راځی خو جناب سپيکر صاحب، دا واقعه چې کومه ده، دا هم ډيره زياته افسوسناکه واقعه وه، ديکښې چې کوم خلق شهيدان شوی دی، د خدائے عاجز، مسکين، غريب خلق وو، کوم کسان چې پکښې زخميان دی، تاسو په خدائے تعالیٰ يقين وکړئ چې د هغوی د علاج معالجې د پاره خلقو چندې کړې دی نو زه به دا ستاسو په وساطت سره ريکويسټ کوم چې کم از کم هغوی ته هم يو معاوضه ملاؤ شی، هغوی ته د هم يو ګرانټ ملاؤ شی او هغوی ته د هم يو ريليف ملاؤ شی او کم از کم چې دا کوم پوليس افسر په ديکښې ملوث وو، کوم ايس ايچ او په ديکښې ملوث وو نو د هغه خلاف د انکوائری شروع شی او هغه که واقعی په ديکښې ملوث قرار شو او دا کوم دغه چې وائی چې بهئ په دغې متعلقه کښې چې کوم که د ايډمنسټريشن والا اے سی دے، ډی سی دے، هغه بالکل د دغې نه د لا علمئ اظهار کوی چې بهئ د دې نه مونږ هډو خبر هم نه يو، نه مونږ ورته څه وئيلی دی، نه ئے مونږ په اعتماد کښې اخستی يو۔ دوئ يو آپريشن داسې کړے دے نو مهربانی د وکړی د دې خلاف د يو انکوائری مقرر شی او کم از کم دا کوم جانی او مالی نقصان چې شوے دے نو د دغې ايس ايچ او چې کوم دے، دے د قرار وګرځولے شی او کم از کم دغه خلقو ته د مهربانی وکړی چې معاوضه ورته ملاؤ شی۔

جناب قائمقام سپيکر: جی مسٹر عنايت اللہ خان صاحب، پليز۔

جناب عارف يوسف (پارليمانی سيکرٹری برائے سی اينڈ ڈبليو): سپيکر صاحب! زه هم دې سلسله کښې يو څو خبرې کول غواړم که ستاسو اجازت وی؟

جناب قائمقام سپیکر: عارف، محمد عارف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سی اینڈ ڈبلیو: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ خالد خان چې کوم ذکر وکړو، د کومې واقعې، زه پخپله هم د هغې چشم دید گواه خو نشم وئیلے خو زه د هغې نه پس ورغلے یم۔ واقعی دا ډیره افسوسناکه واقعه وه، هغه ټائم د بې دخلئ ټائم هم نه وو، دغې کښې زه به دا اووایم چې یو داسې انکوائری مقرر شی چې په هغې کښې صرف دا مونږ نه شو وئیلې چې یره په دیکښې یو کس ملوث دے، مونږ دا وایو چې په دغې کښې څوک هم ملوث وی، که هغه د ډسترکټ پولیس افسر وی، که هغه یو بل کس وی، بل څوک هم چې په دیکښې ملوث وی، مونږ دا وایو چې د دې د پاره یو داسې انکوائری کمیټی جوړه شی چې، بهتره خو به دا وی چې جوډیشل کمیټی جوړه شی خو تاسو چې څنگه بهتر گنړئ د هغې یو دغه ورکړئ چې دیکښې یو کمیټی جوړه شی او د دې انکوائری وشی چې دغې کښې ملوث کسان ځکه چې دا قیمتی کسان په هغې کښې چې کوم دے شهیدان شوی دی او په هغې کښې چې کوم زخمیان دی، زه به د هغوی د پاره یو خبره دا وکړم چې هغه زخمیان په ایل آر ایچ کښې یا په مختلفو هسپتالونو کښې پراته دی نو چې د هغوی د علاج معالجې د پاره هم څه دغه وشی چې د هغوی فری علاج معالجه وشی او بل په هغې کښې کوم یو تصفیه چې کوم دے هغه هم پکښې وشی۔ دا یو مستقل حل غواړی، په دغه ځائې کښې دا مسائل چې کوم دی، دا د ډیر وخت نه شروع دی چې د دې یو مستقل حل رااوځی خو اوس په دې واقعه کښې یو انکوائری مقررول پکار دی، زه د دې خبرې حمایت کوم خو چې هغې کښې څوک هم ملوث وی چې د هغوی خلاف کارروائی وشی۔ شکریه جی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان!

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میرا تو خیال تھا کہ یہ، اور میں یہ کہنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے بھی سپورٹ کر دیا کہ ایم پی اے صاحب اگر Proper call attention notice لے آتے اور آج ہی لے آئیں اور اس پہ ڈیپارٹمنٹ سے Response ہم مانگیں، پولیس ڈیپارٹمنٹ سے، یہ مناسب طریقہ ہے۔ اسمبلی کے جو رولز آف بزنس ہیں اور جو طریقہ کار ہے، اس کے

مطابق یہی مناسب طریقہ ہے کہ ایک Proper call attention notice لے آئیں اور وہ ہم پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف ریفر کریں، ان سے جواب مانگیں۔ اس جواب سے اگر یہ مطمئن نہ ہوں تو پھر آگے اس پہ انکوائری کمیٹی بھی بنائی جاسکتی ہے اور جوڈیشل انکوائری بھی کی جاسکتی ہے، جو کچھ بھی، جس پہ بھی یہ مطمئن ہوں، وہ کیا جاسکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ان کی طرف سے ایک Proper response آنا چاہیئے، پولیس کی طرف سے ایک Response آنا چاہیئے اور ان کو یہ موقع دینا چاہیئے۔ کال اٹینشن نوٹس لے آئیں، آج ہی لے آئیں اور آپ پولیس ڈیپاٹمنٹ کو ریفر کریں، وہ ہمیں سن رہے ہیں، حکومت کے سرکاری افسران یہاں اہلکاران بیٹھے ہوئے ہیں، میں خود بھی یہاں سے جاکر آئی جی آفس سے رابطہ بھی کروں گا تو اس پر Proper ان کا جواب آجائے گا اور اس کے بعد اگر انکوائری کمیٹی کی ضرورت پڑی تو ان شاءاللہ انکوائری کمیٹی بنائیں گے۔ (مداخلت) یہ سٹینڈنگ کمیٹیز کا سر، میں، میں، میں سٹینڈنگ کمیٹیز کے ایشو پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں، بابک صاحب نکل چکے ہیں لیکن اس پر باقاعدہ مشاورت ہوئی ہے، جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کو بلایا گیا ہے کیونکہ بابک صاحب اس وقت امریکہ میں تھے، اس وجہ سے ان سے مشاورت نہیں ہوسکی ہے اسلئے آپ اس کو کسی طریقے سے ایک Page پہ لے آئیں، ہوسکتا ہے کہ ان کی پارٹی کے کسی بندے کو بلایا گیا ہو لیکن ہمارے علم کے مطابق باقاعدہ اس پہ مشاورت ہوئی ہے۔ پارلیمانی لیڈرز کو بٹھایا گیا ہے اور اس کے بعد یہ پورا سلسلہ 'کمپلیٹ' ہوا ہے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ دا سې ده جې مونږ خو، زما یقین دا دے چې په دې هاؤس کښې هم Repeatedly دا خواست هم مونږ سپیکر صاحب ته کړے وو۔ سپیکر صاحب، تاسو ته هم چې کله تاسو په چیئر وئ، مونږ تاسو ته هم کړے وو دا ریکویسټ۔ هغه بله ورځ خو سپیکر صاحب بذات خود چې کله House preside کولو چې هغوی دا خبره وکړه چې مونږ د ټولو سره مشاورت کړے دے او زه دلته پاڅیدم، د پیپلز پارټۍ ملګری هم پاڅیدل۔ خبره دا ده سپیکر صاحب! چې زه بیا دا خبره کوم چې سټېنډنګ کمیټۍ چې دی، زه دا ګڼړم چې دا د حکومتی امورو تر ډیره حده پورې ټهیک ټهاک احتساب کولې شی او که واقعی

دا حکومت غواړی چې خپل احتساب وکړی، د حکومتی معاملاتو احتساب وکړی نو زمونږ د وینا نه او زمونږ د ریکویسټ نه بغیر پکار دا ده چې ډیر د فراخ دلئ نه ئے کار اخستے وے او د اپوزیشن ډیر ملګری ئے د کمیټیز چیئرمینان کړی وے یا د هغې کمیټو ممبران کړی ئے وے، نن چې دا کوم لسټ ما سره دے سپیکر صاحب! شاید چې ستاسو هم د نظره تیر شوے وی او که نه وی تیر شوے، تاسو ئے د خپل نظره تیر کړئ۔ تاسو به وګورئ چې په هغې کښې خو هغوی بیا میجارټی د حکومتی بنچز ملګری چې دی، هغه ئے Oblige کړی دی نو د خپل ځان احتساب به دا خلق پخپله څنګه کوی؟ مونږ خو په دې خبره نه پوهیږو ځکه مونږ دا وایو چې دا خو مهذبه طریقه ده، مونږ سره دغه لار ده سپیکر صاحب چې یا د دې اسمبلئ د اجلاس نه واک آؤټ وکړو او یا دا چې تاسو کوم بلنه مونږ ته راکړه، مونږ سره مهذبه لار هم دغه ده، د هغې نه علاوه خو مونږ سره بله لار نشته او که زمونږ حکومتی ورونړه به نه وایم، سپیکر صاحب به اووایم، که سپیکر صاحب بیا دا مناسب ګنړی او مونږ راغواړی چې څه ټائم تاسو مونږ د مشاورت د پاره راغواړئ نو زه دا وئیلې شم چې ان شاء الله ټول پارلیمانی لیډران چې دی، دا به راځو او تاسو سره به کښینو سپیکر صاحب! چې زمونږ کوم تحفظات دی، که هغه جائز وو واقعی نو تاسو ئے اومنئ او که جائز نه وو نو په هغې باندې به مونږ زور نه لګوؤ خو دا ده چې دا ډیر زیاتے دے چې مونږ د دې هاؤس نه سپیکر صاحب له اختیار دا ورکړو او اختیار په دې شرط ورکړو چې د دې کمپوزیشن کښې، د دې په جوړخت کښې به باقاعده مشاورت کوی او هغه کار ونشو ځکه زمونږ بائیکاټ دے سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جناب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! زه هم د دې سلسله کښې یو څو ګزارشات ستاسو په خدمت کښې وړاندې کوم، د دې کمیټو په جوړخت کښې۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریه جناب سپیکر۔ دا پارلیمانی کمیټئ، د سټینډنګ کمیټیز نه علاوه د فنانس کمیټی چې څنګه جوړه شوې ده، هغه ډیره Important

دہ۔ هغې کښې سپیکر صاحب رولنګ نه دے ورکړے او پکار وو چې موشن یو ممبر موؤ کوی، هغه موشن هم پخپله موؤ کړو، اچانک موؤ کړو او بیا پخپله دا نومونه، هغه لږ Complicated دے د آئین د آرټیکل 88 د لاندې او تاسو چې کوم د رول 193 هغه ریفرنس ورکوئ او بیا چې کوم 156 لاندې څنګه کمیټۍ جوړیږی، دا هم پکار دہ چې دا رولنګ پکار وو چې هغه ورکړے وے۔ ,Please you can give the ruling چې هغه هم دا طریقه نه دہ، The motion should have come from a Member او بیا هغه باندې هغه طریقې سره هغه ورکړے دے خو هغه دومره جلدئ سره پخپله موشن هم موؤ کړو او فوراً، ټول ممبرز هم موجوده وے خو بابک صاحب چې څنګه خبره کړې دہ، دا هم ډیر Important point دے چې هاؤس فنانس کمیټی هغه هم ریکارډ ته، سکندر شیرپاؤ صاحب هغه ورځ دا پوائنټ آؤټ کړې وه خو سپیکر صاحب دې لږ کښې هغه رولنګ نه دے ورکړے-----

جناب قائمقام سپیکر: ټهیک شو۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: او باقی سټینډنګ کمیټۍ هم مونږ سره بالکل ډسکس شوی نه دی، In detail، پکار وو چې پارلیمانی لیډرز سره ډسکس شوی وے۔

Mr. Acting Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow afternoon. Thank you.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 21 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)